سلسلہ : رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: پندرہویں

رسالہ نمبر 15

جزاء اللہ عدُوّہ بابائہٖ ختم النبوّۃ ۱۳۱۶ھ

دشمنِ خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء

پیشکش : مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ

جزاء اللّٰہ عدوّہ بابائہٖ ختم النبوّۃ ۱۳۱۶ھ

(دشمنِ خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء)

مسئلہ ۸۱: از شیخ خدا بخش اہلسنّت والجماعت محلّہ سوئی گری کی پول، ۱۹ رجب ۱۳۱۷ھ

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولید ساکن مشہد کہ اپنے آپ کو سید کہلواتا، اپنا عقیدہ بایں طور پر رکھتا ہے کہ حضرت علی و فاطمہ وحسنین رضی اللہ تعالٰی عنہم کو انبیاء ورسول کہنا ثابت ہے اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت حدیثوں سے بتاتا ہے، ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت وجماعت اولیائے کاملین سے ہے یا غالی رافضی کافر اولیائے شیاطین سے ہے؟ اور جو شخص عقیدہ کفریہ رکھے وہ سید ہوسکتا ہے، یا نہیں؟ اور اسے سید کہنا روا ہے یا نہیں؟ بَیِّنُوْا تُوجَرُوْا (بیان کیجئے اجر حاصل کیجئے۔ت)

الجواب:

الحمد للّٰہ رب العٰلمین وسلام علی المرسلین، ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولٰکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین وکان اللّٰہ بکلّ شیئ علیما۔	تمام خوبیاں اللہ تعالٰی رب العالمین کو اور سلام تمام رسولوں پر، محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تم میں سے کسی ایک مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کے پچھلے، اور اللہ تعالٰی ہر شئے کا عالم ہے

یا من یصلی علیہ ھو وملئکتہ صل علیہ وعلی الہ و صحبہ وبارك وسلم تسلیما اٰمین، ربّ انّی اعوذبك من ھمزات الشیطین واعوذبك ربّ ان یحضرون و صلی اللہ تعالٰی علٰی خاتم المرسلین اول الانبیاء خلقًا واٰخرھم بعثًا واٰلہ وصحبہ والتابعین ولعن وقتل واخزی وخذل مردۃ الجن وشٰیطین الانس و اعاذنا ابدامن شرھم اجمعین اٰمین۔	اے وہ ذات جس پر اللہ تعالٰی اور اس کے فرشتوں کے درود اور اس کے آل واصحاب پر اور سلام کامل۔آمین۔اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیاطین کے وسوسوں سے،اور اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں،اور صلوٰۃ اللہ خاتم المرسلین پر جو تمام انبیاء سے پیدائش میں اول اور بعثت میں ان سے آخر اور اس کی آل واصحاب اور تابعین پر،اور لعنت اور ہلاکت،رسوائی اور ذلت ہو اللہ تعالٰی کی طرف سے سرکش جنّوں اور انسانی شیطانوں پر،اور ان سب کے شر سے ہمیشہ ہمیں پناہ دے،آمین۔ت)

اللہ عزوجل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لا الٰہ الا اللہ ماننا اللہ سبحٰنہ وتعالٰی کو احد صمد لا شریك لہ جاننا فرضِ اوّل ومناط ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقینا محال وباطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے "وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ "[1] (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ت) نص قطعی قرآن ہے،اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنٰی ضعیف احتمال خفیف سے توہّم خلاف رکھنے والا قطعًا اجماعًا کافر ملعون مخلد فی النیران ہے،نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر،جو اس کے کافر ہونے میں شک وتردّد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکافر جلی الکفران ہے،ولید پلید جس کا قول نجس تراز بول،سوال میں مذکور،ضرور ولی ہے بیشک ضرور مگر حاشانہ ولی الرحمٰن بلکہ عدو الرحمٰن ولی الشیطان ہے،یہ جو میں کہہ رہا ہوں میرا فتوی نہیں اللہ واحد قہار کا فتوی ہے،خاتم الانبیاء الاخیار کا فتوی ہے،علی مرتضٰی وبتول زہرا وحسن مجتبٰی وشہید کربلا تمام ائمہ اطہار کا فتوی ہے صلی اللہ تعالٰی علٰی سیدھم ومولاھم وعلیھم وسلّم۔شفاء شریف واعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

یکفر ایضامن کذب بشیئ مماصرح	نیز تکفیر کی جائیگی جس نے قرآن کے صریح حکم یا خبر

[1] القرآن الکریم ۳۳/ ۴۰

فی القراٰن من حکم او خبر. او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبتہ علٰی علم منہ بذٰلک. اوشك فی شیئ من ذٰلک [2]	کی تکذیب کی، یا جس نے علم کے باوجود اس کی نفی کردہ کا اثبات کیا یا اس کے ثابت کردہ کی نفی کی، یا جس نے اس میں شک کیا۔ت۔

فتاوٰی حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے:

التردد فی المعلوم من الدین بالضرورۃ کالانکار [3]	بدیہی ضروری دینی معلوم چیز میں تردد کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کا انکار کرنا ہے۔ت

شفاء میں ہے:

وقع الاجماع علٰی تکفیر کل من دافع نص الکتاب او خص حدیثا مجمعا علٰی نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ علی ظاھرہ ولھذا نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام اووقف فیھم اوشک (فی کفرھم) اوصحح مذھبھم، وان اظھر الاسلام واعتقدہ واعتقد ابطال کل مذھب سواہ فھو کافر باظھار ما اظھر من خلاف ذٰلک اھ [4] مختصرا مزیدا من نسیم الریاض ما بین الھلالین۔	ایسے شخص کے کفر پر امت مسلمہ کا اجماع ہے جو کتاب اللہ کی نص کا انکار کرے یا ایسی حدیث جس کے نقل پر یقین ہے اس کی تخصیص کرے حالانکہ اجماع کے مطابق اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے۔اسی لئے ہم ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو اسلام کے غیر کسی دین والے کی تکفیر نہ کرے یا توقف یا شک کرے (ان کے کفر میں) یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھے، اگرچہ ایسا شخص اسلام کا اظہار کرے اور عقیدہ رکھے اور اسلام کے سوا ہر مذہب کے بطلان کا عقیدہ رکھے اس سبب سے کہ وہ اپنے ظاہر کئے کا خلاف ظاہر کرتا ہے لٰہذا وہ کافر ہے اھ مختصراً، ہلالین کے درمیان نسیم الریاض کی طرف سے زائد ہے۔(ت)

اسی میں ہے:

اجماع علٰی کفر من لم یکفر کل من	اسلام سے علیحدگی اختیار کرنے والے کی تکفیر نہ کرنے والے

[2] اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ. فصل آخر فی الخطاء مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول، ص ۳۸۱

[3] فتاوٰی حدیثیہ. باب اصول الدین. مطبعہ جمالیہ مصر، ص ۱۴۶

[4] الشفاء للقاضی عیاض فصل فی بیان ما ھو من المقالات. مطبعۃ شرکۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲ /۲۷۱، نسیم الریاض شرح الشفاء فصل فی بیان ما ھو من المقالات. دار الفکر بیروت، ۴/ ۵۰۹-۵۱۰

فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیر هم اوشک[5] مختصرًا۔	یا ان کی تکفیر میں توقف یا شک کرنے والے کی تکفیر نہ کرنے والے کے کفر پر اجماع ہے، مختصرًا۔ (ت)

بزازیہ و در مختار وغیرہما میں ہے:

من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر[6]	جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ کافر ہے۔ (ت)

بلکہ شخص مذکور پر لازم و ضرور ہے کہ اپنے آپ ہی اپنے کفر والحاد و زندقہ وارتداد کا فتوٰی لکھے، آخر یہ تو بداہۃً ضرورۃً موافقین ومخالفین حتی کہ کفار و مشرکین سب کو معلوم و مسلم کہ حضرات حسنین اور ان کے والدین کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہم مسلمان تھے، قرآن عظیم پر ایمان رکھتے اور بلاشبہ اسے کلام اللہ جانتے، اس کے ایک ایک حرف کو حق مانتے، اور اسی قرآن کا ارشاد ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم **خاتم النبیین** ہیں تو قطعًا وہ بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خاتم النبیین اعتقاد کرتے تو قطعًا یقینًا اپنے آپ کو نبی ورسول نہ جانتے اور اس ادعائے ملعون کو باطل وملعون ہی مانتے کہ قول بالمتنافیین کسی عاقل سے معقول نہیں، اب یہ شخص کہ انہیں نبی ورسول مانتا ہے خود اپنے ہی ساختہ رسولوں کو کاذب ومبطل جانتا ہے اور رسولوں کی تکذیب کفرِ ظاہر ہے تو خود ہی اپنے عقیدے کی رو سے کافر ہے، غرض انہیں رسول کہہ کر اعتقاد ختم نبوت میں سچا جانا تو اس ایمانی عقیدے کا منکر ہو کر کافر ہوا، اور جھوٹا مانا تو اپنے ہی رسولوں کی آپ تکذیب کرکے کافر ہوا مفر کدھر، **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الاکبر**۔

ولید کے مقابل ذکرِ احادیث ونصوص علمائے قدیم وحدیث کا کیا موقع کہ جو نص قطعی قرآن کو نہ مانے حدیث وعلماء کی کیا قدر جانے، مگر **بحمد اللہ تعالٰی** مسلمانوں کے لئے متعدد منافع ظاہر و بین ہیں، قرآن وحدیث دونوں ایمانِ مومن ہیں، احادیث کا بار بار تکرار اظہار دلوں میں ایمان کی جڑ جمائے گا، آیہ کریمہ میں وساوسِ ملعونہ

ف: اہل بیت کرام خواہ کسی امتی کو نبی ماننے والا خود اپنے اقرار سے بھی کافر ہے۔

---

[5] الشفاء للقاضی فصل فی تحقیق القول فی اکفار المتاؤلین، مطبعۃ شرکۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲/۲۶۷

[6] درمختار، باب المرتد، مطبع مجتبائی دہلی، ۱/۳۵۶

بعض شیاطین نجدیہ کا استیصال فرمائے گا، ختم نبوت و خاتم النّبیین کے صحیح و نجیح معنی بتائے گا، بعض قاسمان کفر و مجون کے اختراع جنون کو مردود و ملعون بنائے گا۔

ولید پلید کے ادعائے خبیث ثبوت بالحدیث کا بطلان دکھائے گا، نصوصِ ائمہ سے اہلِ ایمان کو صحت فتوٰی پر زیادہ تر اعتبار و اعتماد آئے گا معہذا ذکر محبوب راحتِ قلوب ہے، ان کی یاد سے مسلمانوں کا دل چین پائے گا۔

بریت آدم اور ختم نبوّت:

فاقول: وبحول اللہ احول (ارشادات الٰہیہ)

طبرانی معجم کبیر میں اور حاکم بافادہ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں، جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی عرض کی یارب اسئلك بحق محمد ان غفرت لی (الٰہی! میں تجھے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما) ارشاد ہوا: اے آدم! تو نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو کیونکر پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا؟ عرض کی: الٰہی! جب تو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا لا الٰہ الاّ اللہ محمّد رسول اللہ تو میں نے جانا تو نے اسی کا نام اپنے نامِ پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا:

صدقت یاٰدم انہ لاحب الخلق الیّ واذ سألتنی بحقہ فقد غفرت لك ولو لا محمد ما خلقتک[7]۔ زاد الطبرانی وھو اٰخر الانبیاء من ذرّیتک[8]	اے آدم! تو نے سچ کہا بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لئے مغفرت فرمائی، اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا۔ طبرانی نے یہ اضافہ کیا: وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا نبی ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

حضرت موسٰی علیہ السلام اور ختم نبوّت:

ابونعیم ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان موسٰی لما نزلت علیہ التوراۃ وقرأھا	جب موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر توریت اتری اسے

[7] المستدرك للحاکم کتاب التاریخ، استغفار آدم علیہ السلام بحق محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار الفکر بیروت، ۲/ ۶۱۵، دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما جاء فی تحدث رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۵/ ۴۸۹

[8] المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث ۶۴۹۸، مکتبۃ المعارف ریاض، ۷/ ۲۵۹

وجد فیھا ذکر ھذہ الامۃ فقال یارب انی اجد فی الالواح امۃ ھم الاٰخرون السابقون فاجعلھا امتی قال تلك امّۃ احمد[9]	(پڑھا تو اس میں اس امّت کا ذکر پایا عرض کی: اے رب میرے! میں ان لوحوں میں ایک امت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے پچھلی اور مرتبے میں سب سے اگلی، تو یہ میری امت کر، فرمایا: یہ امت احمد کی ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔)

حضرت آدم علیہ السلام اور سرکار دو عالم:

ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما خلق اللہ اٰدم اخبرہ ببنیہ فجعل یرٰی فضائل بعضھم علٰی بعض فراٰی نورًا ساطعا فی اسفلھم، فقال یا رب من ھذا قال ھذا ابنك احمد و ھوالاول وھو الاٰخر وھو اول شافع واول مشفع[10]	جب اللہ تعالٰی نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا انہیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا، وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کئے تو ان سب کے آخر میں بلند و روشن نور دیکھا، عرض کی، الٰہی! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اوّل ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

خاتم النبیین:

نیز بطریق ابی الزبیر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، فرمایا:

بین کتفی اٰدم مکتوب، محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔[11]	آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

محمد اور دروازہ جنت:

ابن ابی شیبہ مصنف میں بطریق مصعب بن سعد حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

---

[9] دلائل النبوۃ لابی نعیم ذکر الفضیلۃ الرابعۃ. عالم الکتب بیروت ۱/ ۱۴

[10] مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ماورد فی اصطفائہ علی العالمین الخ دار الفکر بیروت ۲/ ۱۱۱، کنز العمال حدیث ۳۲۰۵۲، موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۱/ ۴۳۷

[11] مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ذکر ما خص بہ و شرف بہ الخ عالم الکتب بیروت ۲/ ۱۳۷

انه قال اول من یاخذ بحلقة باب الجنة فیفتح له محمد صلی الله تعالٰی علیه و سلم ثم قرأ اٰیة من التوراة اضرا باقدما یا نحن الاخرون الاولون[12]	یعنی انہوں نے کہا سب سے پہلے جو دروازہ جنت کی زنجیر پر ہاتھ رکھے گا پس اس کے لئے دروازہ کھولا جائے گا، وہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں، پھر توریت مقدس کی آیت پڑھی کہ سب سے پہلے مرتبے میں سابق زمانے میں لاحق، یعنی امتِ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

خاتم الانبیاء کی بشارت:

ابن سعد عامر شعبی سے راوی، سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحیفوں میں ارشاد ہوا:

انه کائن من ولدك شعوب وشعوب حتی یاتی النبی الامیّ الذی یکون خاتم الانبیاء[13]	بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی امّی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

یعقوب علیہ السلام و خاتم الانبیاء:

محمد بن کعب قرظی سے راوی:

اوحی الله تعالٰی الٰی یعقوب انی ابعث من ذریتك ملوکا وانبیاء حتی ابعث النبی الحرمی الذی تبنی امته هیکل بیت المقدس، وهو خاتم الانبیاء، واسمه احمد[14]	اللہ عزوجل نے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری اولاد سے سلاطین وانبیاء بھیجتا رہا کروں گا یہاں تک کہ ارسال فرماؤں اس حرم محترم والے نبی کو جس کی امت بیت المقدس کی بلند تعمیر بنائے گی اور اس کا نام احمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہے۔

اشعیاء اور احمد مجتبٰی:

ابن ابی حاتم وہب بن منبہ سے راوی:

قال اوحی الله تعالٰی الٰی اشعیاء انی باعث	اللہ عزوجل نے اشعیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی

---

[12] مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفضائل، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی، ۱۱/ ۴۳۴

[13] الطبقات الکبرٰی لابن سعد ذکر من تسمی فی الجاہلیہ بمحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار صادر بیروت، ۱/ ۱۶۳

[14] الطبقات الکبرٰی لابن سعد ذکر من تسمی فی الجاہلیہ بمحمد دار صادر بیروت، ۱/ ۱۶۳

نبیا امیا افتح بہ آذانا صما وقلوبا غلفا واعینا عمیا. مولدہ بمکۃ ومھاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام (وساق الحدیث فیہ)الکثیر الطیب من فضائلہ و شمائلہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم الٰی ان قال ولا جعلن امتہ خیر امۃ اخرجت للناس(وذکر صفاتھم الٰی ان قال)اختم بکتابھم الکتب بشریعتھم الشرائع و بدینھم الادیان[15] الحدیث الجلیل الجمیل۔	میں نبی اُمی کو بھیجنے والا ہوں،اس کے سبب بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا،اس کی پیدائش مکّے میں ہے اور ہجرت گاہ مدینہ اور اس کا تخت گاہ ملک شام، میں ضرور اس کی امت کو سب امتوں سے جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئیں بہتر و افضل کروں گا، میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم فرماؤں گا اور ان کی شریعت پر شریعتوں اور ان کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔

کتب سماوی میں اسم محمد:

ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

قال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کان یسمّی فی الکتب القدیمۃ احمد و محمد والماحی والمقفی ونبی الملاحم وحمطایا وفار قلیطا وماذماذ[16]	نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اگلی کتابوں میں میرے یہ نام تھے،احمد، محمد،ماحی (کفر و شرک کو مٹانے والے)، **مقفی** (سب پیغمبروں سے پیچھے تشریف لانے والے) **نبی الملاحم** (جہادوں کے پیغمبر)، حمطایا (حرم الٰہی کے حمایتی)، **فارقلیطا** (حق کو باطل سے جدا کرنے والے)، **ماذ ماذ** (ستھرے، پاکیزہ) صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم:

سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

ھبط جبریل فقال ان ربك یقول قد ختمت بك الانبیاء وما خلقت خلقا اکرم علی منك وقرنت اسمك مع اسمی	جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور

---

[15] الخصائص الکبرٰی، بحوالہ ابن ابی حاتم و ابو نعیم باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل الخ دار الکتب الحدیثیہ ۱/ ۳۳،۳۴، الدر المنثور، بحوالہ ابن ابی حاتم و ابو نعیم آیۃ الذی یجدونہ مکتوبا فی التوراۃ الخ منشورات مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ۳/ ۱۳۴

[16] الخصائص الکبرٰی، بحوالہ ابی نعیم عن ابن عباس باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ دار الکتب الحدیثیہ شارع الجمہوریہ، بعابدین ۱/ ۱۹۲

فلا اذکر نی موضع حتی تذکر معی، ولقد خلقت الدنیا واھلھالا عرفھم کرامتك علی ومنزلتك عندی، ولو لاك ما خلقت السمٰوٰت والارض وما بینھما لولاك ما خلقت الدنیا ھذا مختصر[17]	کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ، بیشک میں نے دنیا واہل دنیا سب کو اس لئے بنایا کہ تمہاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں،اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلًا نہ بناتا، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

آخر النبیین:

خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما اسری بی الی السماء قربنی حتی کان بینی وبینہ کقاب قوسین او ادنٰی، وقال لی یامحمد ھل غمك ان جعلتك اٰخر النبیین، قلت لا، قال فھل غم امتك ان جعلتھم اٰخر الامم قلت لا، قال اخبر امتك انی جعلتھم اٰخر الامم لافضح الامم عندہ ولا افضحھم عند الامم[18]۔	شب اسرٰی مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اور اس میں دو کمان بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا، میں نے عرض کی نہ۔ فرمایا: کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں کے پیچھے رکھا، میں عرض کی نہ۔ فرمایا: اپنی امت کو خبر دے دے کہ میں نے انہیں سب سے پیچھے اس لئے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں، والحمدللہ رب العالمین!

رحمۃٌ للعٰلمین:

ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وبزار وابویعلٰی وبیہقی بطریق ابوالعالیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث طویل اسرا میں راوی:

ثم لقی ارواح الانبیاء، فاثنوا علی	یعنی پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

[17] مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ذکر ما خصّ بہ وشرف بہ من بین الانبیاء دار الفکر بیروت، ۲/ ۱۳۶-۱۳۷

[18] تاریخ البغداد ترجمہ ۲۵۵۷، ابوعبداللہ احمد بن محمد النزلی، دارلکتب العربی، بیروت، ۵/ ۱۳۰

ربهم فقال ابراهيم ثم موسٰی ثم داؤد ثم سلیمٰن ثم عیسٰی ثم ان محمدا صلی الله تعالٰی علیه وسلم اثنٰی علی ربه فقال کلکم اثنی علی ربه وانی مُثن علی ربی الحمد لله الذی ارسلنی رحمة للعٰلمین وکافة للناس بشیرا ونذیرا و انزل علی الفرقان فیه تبیان لکل شیئ وجعل امتی خیر امة اخرجت للناس وجعل امة وسطا وجعل امتی هم الاولون وهم الاٰخرون ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحا و خاتما فقال ابراهیم بهذا فضلکم محمد صلی الله تعالٰی علیه وسلم ثم انتهٰی الی السدرة فکلمه تعالٰی عند ذٰلك فقال له قد اتخذتك خلیلا وهو مکتوب فی التوراة حبیب الرحمٰن ورفعت لك ذکرك فلا اذکر الا ان ذکرت معی وجعلت امتك هم الاولون والاٰخرون وجعلتك اوّل النبیین خلقا واٰخرهم بعثا وجعلتك فاتحا و خاتما[19] هذا مختصر ملتقطا۔	ارواحِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملے، پیغمبروں نے اپنے رب عزوجل کی حمد کی، ابراہیم پھر موسٰی پھر داؤد پھر سلیمان پھر عیسٰی علیہم الصلوٰۃ بترتیب حمد الٰہی بجالائے اور اس کے ضمن میں اپنے فضائل و خصائص بیان فرمائے سب کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے رب جل جلالہ کی ثنا کی اور فرمایا تم سب اپنے رب کی تعریف کرچکے اور اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دیتا اور ڈر سناتا مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن اتارا جس میں ہر شیئ کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور انہیں عدل و عدالت و اعتدال والی امت کیا اور انہیں کو اوّل اور انہیں کو آخر رکھا اور میرے واسطے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتحہ دیوان نبوت و خاتمہ دفتر رسالت بنایا، ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ان وجوہ سے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے پھر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سدرہ تک پہنچے، اس وقت رب عزجلالہ نے ان سے کلام کیا اور فرمایا میں نے تجھے اپنا خالص پیارا بنایا اور تیرا نام توریت میں حبیب الرحمٰن لکھا ہے، میں نے تیرے لئے تیرا ذکر اونچا کیا کہ میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ تیری یاد نہ آئے اور میں نے تیری امت کو یہ فضل دیا کہ وہی سب سے اگلے اور وہی سب سے پچھلے اور میں نے تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتح و خاتم کیا۔

[19] جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیة سبحان الذی اسرٰی الخ۔ المطبعة المیمنة مصر، ۱۵/ ۷ تا ۹

ارشاداتِ انبیاء و ملائکہ واقوال علماءِ کتب سابقہ

حدیث شفاعت:

امام احمد وابو داؤد طیالسی مطولاً اور ابن ماجہ مختصراً اور ابو یعلٰی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حدیث طویل شفاعتِ کبرٰی میں فرماتے ہیں:

فیأتون عیسٰی فیقولون اشفع لنا الٰی ربك فلیقض بیننا فیقول انی لست هنا کم انی اتخذت الهًا من دون الله، وانه لا یهمنی الیوم الانفسی ولکن ان کل متاع فی وعاء مختوم علیه أکان یقدر علی ما فی جوفه حتی یفض الخاتم، فیقولون لا فیقول ان محمدا صلی الله تعالٰی علیه وسلم فیأتونی فأقول انا لها فاذا اراد الله ان یقضی بین خلقه نادی مناد این احمد و امته فنحن الاخرون الاولون نحن اٰخر الامم واول من یحاسب، فتفرج لنا الامم عن طریقنا[20] الحدیث هذا مختصر۔	یعنی جب لوگ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حضور سے مایوس ہو کر پھریں گے تو سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے، مسیح فرمائیں گے میں اس منصب کا نہیں مجھے لوگوں نے اللہ کے سوا خدا بنایا تھا مجھے آج اپنی ہی فکر ہے مگر ہے یہ کہ جو چیز کسی سر بمہر برتن میں رکھی ہو کیا بے مہر اٹھائے اسے پاسکتے ہیں، لوگ کہیں گے نہ، فرمائیں گے تو محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہاں تشریف فرما ہیں، لوگ میرے حضور حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے میں فرماؤں گا میں ہوں شفاعت کے لئے، پھر جب اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، تو ہمیں پچھلے ہیں اور ہمیں اگلی سب امتوں سے پیچھے آئے اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا اور سب امتیں عرصاتِ محشر میں ہمارے لئے راستہ دیں گی۔

انبیاء کا التجائے شفاعت:

احمد وبخاری ومسلم وترمذی حدیث طویل شفاعت میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فیأتون محمدا فیقولون یا محمد	اولین وآخرین حضور خاتم النبیین افضل المرسلین

[20] مسند ابو یعلٰی حدیث ۲۳۲۴ عبداللہ ابن عباس، مؤسسۃ علوم القرآن بیروت، ۳/ ۶

انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء[21]	صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حضور آکر عرض کرینگے حضور اللہ تعالٰی کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔

حضرت آدم علیہ السلام اور اذان اوّل:

ابو نعیم حلیۃ الاولیا اور ابن عساکر دونوں بطریق عطاء حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نزل اٰدم بالھند واستوحش فنزل جبریل فنادی بالاذان اللہ اکبر اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، قال اٰدم من محمد، قال اٰخر ولدك من الانبیاء[22]	جب آدم علیہ الصلوٰۃ و السلام بہشت سے ہند میں اترے تو گھبرائے، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اتر کر اذان دی، جب نام پاک آیا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا: محمد کون ہیں، کہا: آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

انشراح صدر:

ابو نعیم دلائل میں یونس بن میسرہ بن حلبَس سے مرسلًا اور دارمی وابن عساکر بطریق یونس ھذا عن ابی ادریس الخولانی عبد الرحمٰن بن غنم اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موصولًا راوی وھذا لفظ المرسل رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: فرشتہ سونے کا طشت لے کر آیا اور میرا شکم مبارک چیر کر دل مقدس نکالا اور اسے دھو کر کچھ اس پر چھڑک دیا، پھر کہا:

انت محمد رسول اللہ المقفی الحاشر[23] (الحدیث ھذا مختصر)	حضور محمد رسول اللہ ہیں سب انبیاء کے بعد تشریف لانے والے تمام عالم کو حشر دینے والے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

حدیث متصل میں یوں ہے: جبریل نے اتر کر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا شکم چاک کیا، پھر کہا:

قلب وکیع فیہ اذنان سمیعتان و عینان بصیر تان محمد رسول اللہ	مضبوط و محکم دل ہے اس میں دو کان ہیں شنوا اور دو آنکھیں ہیں بینا، محمد اللہ کے رسول ہیں۔

[21] صحیح البخاری کتاب التفسیر، سورہ بنی اسرائیل، قدیمی کتب خانہ، کراچی ۲/ ۶۸۵

[22] حلیۃ الاولیاء ترجمہ عمرو بن قیس الملائی، دار الکتاب العربی بیروت، ۵/ ۱۰۷

[23] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم عن یونس باب ما جاء فی قلبہ الشریف دار الکتب الحدیثۃ، ۱/ ۱۶۲

المقفی الحاشر[24] (الحدیث)	انبیاء کے خاتم اور خلائق کو حشر دینے والے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم،

بشارت میلاد الرسول:

ابونعیم بطریق شہر بن حوشب اور ابن عساکر بطریق مسیب بن رافع وغیرہ حضرت کعب احبار سے راوی، انہوں نے فرمایا، میرے باپ اعلم علمائے توراۃ تھے، اللہ عزوجل نے جو کچھ موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتارا اس کا علم ان کے برابر کسی کو نہ تھا، وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے، جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا: اے میرے بیٹے! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ چھپائی مگر ہاں دو ورق رکھے ہیں ان میں ایک نبی کا بیان ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آپہنچا میں نے اس اندیشے سے تجھے ان دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہو، تو اس کی پیروی کرلے یہ طاق تیرے سامنے ہے میں نے اس میں وہ اوراق رکھ کر اوپر سے مٹی لگادی ہے ابھی ان سے تعرض نہ کرنا، نہ انہیں دیکھنا جب وہ نبی جلوہ فرما ہوا گر اللہ تعالٰی تیرا بھلا چاہے گا تو تو آپ ہی اس کا پیرو ہو جائے گا، یہ کہہ کر وہ مرگئے ہم ان کے دفن سے فارغ ہوئے مجھے ان دونوں ورقوں کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا ورق نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان میں لکھا ہے:

محمد رسو ل اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ مولدہ بمکۃ ومھاجرہ بطیبۃ[25] (الحدیث)	محمد اللہ کے رسول ہیں، سب انبیاء کے خاتم، ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کی پیدائش مکے میں اور ہجرت مدینے کو صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

راہب کا استفسار:

بیہقی و طبرانی وابونعیم اور خرائطی کتاب الہواتف میں خلیفہ بن عبدہ سے راوی، میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا، کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا، جواب دیا کہ بنی تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے، ایک میں اور سفیان بن مجاشع بن دارم اور عمر بن ربیعہ اور اسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اترے جس کے کنارے پیڑ تھے، ایک راہب نے

[24] الخصائص الکبرٰی باب ما جاء فی قلبہ الشریف صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار الحدیثۃ شارع الجمہوریۃ بعابدین، ۱/ ۱۶۲

[25] الخصائص الکبرٰی باب ما جاء فی قلبہ الشریف صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار الحدیثۃ شارع الجمہوریۃ بعابدین، ۱/ ۱۶۲، تہذیب تاریخ دمشق، باب تطہیر قلبہ من انعل الخ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱/ ۳۷۹، الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل، دار الحدیثہ شارع الجمہوریہ بعابدین، ۱/ ۳۶

اپنے دیر سے ہمیں جھانکااور کہاتم کون ہو؟ہم نے کہااولادِ مضر سے کچھ لوگ ہیں۔کہا:

اما انہ سوف یبعث منکم و شیکانبی فسارعوا الیہ و خذوابحظکم منہ ترشدوافانہ خاتم النبیین۔	سنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت واطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے۔

ہم نے کہااس کا نام پاک کیا ہوگا؟کہا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوااس کا نام محمد رکھا[26]۔انتھی،واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

قبل از ولادت شہادت ایمان:

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم وعنہ موحدان و مومنان عہد جاہلیت سے تھے طلوعِ آفتاب عالمتاب اسلام سے پہلے انتقال کیامگر اسی زمانے میں توحید الٰہی و رسالت حضرت ختم پناہی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شہادت دیتے،ابن سعد وابونعیم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی،میں زید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملاکہ معظّمہ سے کوہ حرا کو جاتے تھے،انہوں نے قریش کی مخالفت اور ان کے معبودانِ باطل سے جدائی کی تھی،اس پر آج ان سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہوچکی تھی،مجھے دیکھ کر بولے اے عامر!میں اپنی قوم کا مخالف اور ملت ابراہیم کا پیرو ہوااسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پوجتے تھے،میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسمٰعیل اور اولاد عبدالمطلب سے ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے میرے خیال میں میں ان کا زمانہ پاؤں گا میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا ان کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں،تمہیں اگراتنی عمر ملے کہ انہیں پاؤتو میرا اسلام انہیں پہنچانا،اے عامر!میں تم سے ان کی نعت وصفت بیان کئے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو،درمیانہ قد ہیں،سر کے بال کثرت و قلّت میں معتدل،ان کی آنکھوں میں ہمیشہ سرخ ڈورے رہیں گے،ان کی شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے،ان کا نام احمد،اور یہ شہر ان کا مولد ہے،یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی،ان کی قوم انہیں مکے میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا،وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے،وہاں سے ان کا دین ظاہر و غالب ہوگا،دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آکر ان کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔

فانی بلغت البلاد کلھا اطلب دین ابراھیم،	کہ میں دین ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا

[26] الخصائص الکبرٰی بحوالہ البیہقی والطبرانی والخرائطی باب اخبار الاحبار الخ دارالکتب الحدیثہ شارع الجمہوریۃ،بعابدین ۱/ ۵۸۔۵۷

وکل من اسأل من الیھود والنصارٰی و المجوس یقول ھذا الدین وراء ک، وینعتونہ مثل ما نعتہ لک، و یقولون لم یبق نبی غیرہ۔	یہود ونصارٰی مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمہارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا۔

عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں جب حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ظاہر ہوئی میں نے زید رضی اللہ تعالٰی عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں، حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد کیا **قد رأیتہ فی الجنۃ یسحب ذیلہ**[27] میں نے اسے جنت میں دامن کشاں دیکھا۔

انکار ختم نبوّت کی وجوہات:

اللہ اللہ اس زمانے کے یہود و نصارٰی و مجوس نے تو بالاتفاق حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو جانے کی شہادتیں دیں اور آج کل کے کذاب بدلگام مدعیان اسلام یہ شاخسانے نکالیں مگر ہے یہ کہ اس وقت تک ان فرقوں کو نہ حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے بغض وحسد تھا، نہ اپنے کسی پیشوائے مردود کا سخن مطرود بنانا مراد و مقصد، نہ اپنے کسی سگے بھائی کی بات رکھنی نہ بعد ظہور نور خاتمیت اپنے باپ دادا کی نبوت گھڑنی، وہ کیوں جھوٹ بولتے جو کچھ علوم انبیاء واخبار احبار ورہبان وعلماء سے پہنچا تھا صاف کہتے تھے، بعد ظہور اسلام ان ملاعنہ کے دل میں حسد و عناد کا پھوڑا پھوٹا اور ان مدعیان اسلام پر قہر ٹوٹا کہ کسی خبیث کا پیشوا خبیث **معاذ اللہ** آیہ کریمہ **وخاتم النبیین** میں خدا کا جھوٹ ممکن لکھ گیا، اب یہ جب تک اپنی سینہ زوری سے کچھ خاتم الانبیاء گھڑ کر نہ دکھائیں اگرچہ زمین کے **اسفل السافلین** طبقے میں تو گروجی پیشوا کی خدمت ہی کیا ہوئی، ہونہار سپوتوں کی سعادت ہی کیا ہوئی، کسی قاسم کفر وضلالت قسیم ومباین حق وہدایت کا کوئی بھائی لگتا ان نئے مرتدوں کے ہاتھ بک گیا۔ ساتھ **خاتم النبیین** کا فتوٰی لکھ گیا، اب یہ اگر تازی نبوتوں کا ٹھیکہ نہ لیں ختم نبوت کے معنی متواتر کو مہمل نہ کہیں تو اکلوتے بھیا کی حمایت ہی کیا ہوئی، اختراعی طبیعت کی جودت ہی کیا ہوئی، کسی مردک کو یہ دھن سمائی کہ سید بنے تو کیا بنے، کوئی گنے تو نبی کا نواسا ہی گنے، پانچے کا رشتہ کوئی بات نہیں، پیرجی پوتے نہ بن بیٹھے تو کچھ کرامات نہیں "**وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ**"[28] اور اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

---

[27] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابن سعد وابی نعیم عن عامر بن ربیعہ، باب اخبار الاحبار الخ، دار الکتب الحدیثہ شارع الجمہوریۃ بعابدین ۱/ ۶۱۔۶۲

[28] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

مقوقس شاہ مصر کی تصدیق ولادت:

امام واقدی وابونعیم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث طویل ملاقات مقوقس بادشاہ مصر میں راوی، جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مدح وتصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام سن کر اٹھے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے ذلیل وخاضع کردیا ہم نے کہا سلاطین عجم ان کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ ان سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم توان کے رشتہ دار ان کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بلانے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے، پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں جاکر محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو، ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اس سے پوچھا: ھل بقی احد من الانبیاء "آیا پیغمبروں میں سے کوئی باقی رہا؟ وہ بولا:

نعم وھو اٰخر الانبیاء لیس بینہ وبین عیسٰی نبی قد امر عیسٰی باتباعہ وھو النبی الامی العربی اسمہ احمد۔	ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور عیسٰی کے بیچ میں کوئی نبی نہیں، عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ نبی امّی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

پھر اس نے حلیہ شریفہ ودیگر فضائل لطیفہ ذکر کئے، مغیرہ نے فرمایا: اور بیان کر۔ اس نے اور بتائے، ازانجملہ کہا:

یخص بمالم یخصّ بہ الانبیاء قبلہ کان النبی یبعث الی قومہ وبعث الی الناس کافۃ۔	انہیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔

مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آکر اسلام لایا[29]

میلاد النبی پر خاص تارے کا طلوع:

ابونعیم حضرت حسّان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، میں سات برس کا تھا ایک دن پچھلی رات کو وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چیخ رہا ہے لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا:

ھذا کوکب احمد قد طلع ھذا الکوکب	یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا، یہ ستارہ کسی

[29] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الخامس عالم الکتب بیروت، ص۲۱و۲۲

لایطلع الا بالنبوۃ ولم یبق من الانبیاء الا احمد[30]	نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

یہودی علماء کے ہاں ذکرِ ولادت:

امام واقدی وابونعیم حضرت حویصر بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

قال کنا ویھود فینا کانوا یذکرون نبیا یبعث بمکۃ اسمہ احمد ولم یبق من الانبیاء غیرہ وھو فی کتبنا الحدیث[31]	یعنی میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کرتے جو مکے میں مبعوث ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔

احبار کی زبان پر نعتِ نبی:

ابونعیم سعد بن ثابت سے راوی:

قال کان احبار یھود بنی قریظۃ والنضیر یذکرون صفۃ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، فلما طلع الکوکب الاحمر اخبروا انہ نبی وانہ لا نبی بعدہ اسمہ احمد ومھاجرہ الٰی یثرب فلما قدم النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المدینۃ ونزلھا انکروا وحسدوا وبغوا[32] "فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ	یہود بنی قریظہ وبنی نضیر کے علماء حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے جب سرخ ستارہ چمکا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کا نام پاک احمد ہے، ان کی ہجرت گاہ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لا کر رونق افروز ہوئے یہود براہِ حسد وبغاوت منکر ہوگئے۔ توجب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس کے

[30] دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الخامس، عالم الکتب بیروت، ص ۱۷، الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم باب اخبار الاخبار الخ دار الکتب الحدیثۃ شارع الجمہوریۃ بعابدین، ۱/ ۶۴

[31] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم باب اخبار الاحبار الخ دار الکتب الحدیثۃ شارع الجمہوریۃ بعابدین، ۱/ ۶۴، دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الخامس، عالم الکتب بیروت، ص ۱۷

[32] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم باب اخبار الاحبار الخ دار الکتب الحدیثہ شارع الجمہوریہ بعابدین، ۱/ ۶۷

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ "[33]	منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔(ت)

اہل یثرب کو بشارت میلاد النبی:

زیاد بن لبید سے راوی، میں مدینہ طیبہ میں ایک ٹیلے پر تھا ناگاہ ایک آواز سنی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے:

یا اھل یثرب قد ذھبت واللہ نبوۃ بنی اسرائیل، ھذا نجم قد طلع بمولد احمد وھو نبی اٰخر الانبیاء و مھاجرہ الٰی یثرب[34]	اے اہل مدینہ! خدا کی قسم بنی اسرائیل کی نبوت گئی، ولادتِ احمد کا تارا چمکا، وہ سب سے پچھلے نبی ہیں، مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

یوشع کی زبان پر نعتِ رسول:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی میں نے مالک بن سنان رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کہتے سنا کہ میں ایک روز بنی عبدالاشہل میں بات چیت کرنے گیا، یوشع یہودی بولا اب وقت آ لگا ہے ایک نبی کے ظہور کا جس کا نام احمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرم سے تشریف لائیں گے ان کا حلیہ ووصف یہ ہوگا، میں اس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا وہاں بھی ایک شخص کو ایسا ہی بیان کرتے پایا، میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک مجمع میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ذکر پاک ہو رہا تھا ان میں سے زبیر بن باطا نے کہا:

قد طلع الکوکب الاحمر الذی لم یطلع الا لخروج نبی وظھورہ ولم یبق احد الا احمد وھذہ مھاجرہ[35]	بیشک سرخ ستارہ طلوع ہو کر آیا یہ تارا کسی نبی ہی کی ولادت و ظہور پر چمکتا ہے اور اب میں کوئی نبی نہیں پاتا سوا احمد کے، اور یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

تذییل:

ابن سعد و حاکم و بیہقی و ابو نعیم حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی مکہ معظمہ میں ایک یہودی بغرض تجارت رہتا جس رات حضور پُر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پیدا ہوئے قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا انہوں نے کہا ہمیں نہیں

---

[33] القرآن الکریم ۲ / ۸۹

[34] الخصائص الکبرٰی باب اخبار الاحبار بحوالہ ابی نعیم دار الکتب الحدیثہ شارع الجمہوریۃ بعابدین، ۱/ ۶۸

[35] الخصائص الکبرٰی باب اخبار الاحبار بحوالہ ابی نعیم دار الکتب الحدیثہ شارع الجمہوریۃ بعابدین، ۱/ ۶۵۔۶۶، دلائل النبوۃ، الفصل الخامس، عالم الکتب بیروت، ص۸

معلوم، کہا:

احفظوا ما اقول لکم، ولد ھذہ اللیلۃ نبی ھذہ الامۃ الاخیرۃ بین کتفیہ علامۃ[36] الحدیث	جو تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس پچھلی امت کا نبی پیدا ہوا اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ارشادات حضور ختم الانبیاء علیہم افضل الصلوۃ والثناء

وفیہا انواع فی اسماء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

اسماء النّبی:

اجلّہ ائمہ بخاری و مسلم وترمذی ونسائی وامام مالک وامام احمد وابوداؤد طیالسی وابن سعد و طبرانی وحاکم و بیہقی وابو نعیم وغیرہم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان لی اسماء انا محمد و انا احمد وانا الماحی الذی یمحوا اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علٰی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی[37]	بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالٰی میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

سبعہ اخیرہ الا الطبرانی کی روایت میں والخاتم[38] زائد ہے یعنی اور میں خاتم ہوں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

انا محمد واحمد:

امام احمد مسند اور مسلم صحیح اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا محمد واحمد والمقفی والحاشر	میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد

---

[36] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابن سعد و الحاکم والبیہقی وابی نعیم، باب ماظھر فی لیلۃ مولدہ الخ، دار الکتب الحدیثہ، بعابدین ۱/ ۱۲۳

[37] صحیح مسلم کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ، کراچی ۲/ ۲۶۱، شعب الایمان للبیہقی، فصل فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حدیث ۱۳۹۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۲/ ۱۴۱

[38] شعب الایمان للبیہقی فصل فی اسماء رسول صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۱۳۹۸، دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۱۴۱، الطبقات الکبرٰی ذکر اسماء رسول صلی اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۲/ ۱۰۴

ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ[39]	آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

نام مبارک نبی التوبۃ عجب جامع و کثیر المنافع نام پاک ہے، اس کی تیرہ توجیہیں فقیر غفرلہ المولی القدیر نے شرح صحیح مسلم للامام النووی و شرح الشفا للقاری والخفاجی و مرقاۃ واشعۃ اللمعات شروح مشکوٰۃ و تیسیر و سراج المنیر و حفنی شروح جامع صغیر و جمع الوسائل شرح شمائل و مطالع المسرات و مواہب و شرح زرقانی و مجمع البحار سے التقاط کیں اور چار بتوفیق اللہ تعالٰی اپنی طرف سے بڑھائیں سب سترہ ہوئیں، **بعضھا املح من بعض واحلی** (ان میں ہر ایک دوسری سے لذیذ اور میٹھی ہے۔ت)

خصائص مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

(۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ہدایت سے عالم نے توبہ و رجوع الی اللہ کی دولتیں پائیں حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں، مختلف امتیں اللہ عزوجل کی طرف پلٹ آئیں[40]۔

ذکرہ فی مطالع المسرات وقاری فی شرح الشفاء والشیخ المحقق فی اشعۃ اللمعات وعلیہ اقتصر فی المواھب اللدنیۃ شرح الاسماء العلیۃ وقبلہ شارحھا الزرقانی عند سردھا۔	(اس کو مطالع المسرات میں اور ملا علی قاری نے شرح شفاء میں، شیخ محقق نے اشعۃ اللمعات میں ذکر کیا۔ اور اسی پر مواہب لدنیہ کے شرح اسماء مبارکہ میں اور اس سے قبل اپنے بیان میں شارح زرقانی نے انحصار کیا۔ت)

(۲) ان کی برکت سے خلائق کو توبہ نصیب ہوئی[41]۔ **الشیخ فی اللمعات والاشعۃ۔ اقول: ولیس بالاول فان الھدایۃ دعوۃ وارائۃ و بالبرکۃ توفیق الوصول** (اقول یہ چیز اول یعنی ہدایت سے حاصل نہیں ہوتی کیونکہ ہدایت دعوت، راستہ دکھانے اور برکت سے وصول مقصود کی توفیق کا

---

[39] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۲/ ۲۶۱

[40] مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، ص ۱۰۱، شرح الشفا لعلی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل فی اسمائہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار الفکر بیروت، ۲/ ۳۹۳، شرح الزرقانی علی المواہب المقصد الثانی۔ الفصل الاول حرف ن۔ دار المعرفۃ۔ بیروت، ۳/ ۱۴۹

[41] اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ باب اسماء النبی وصفاتہ الخ فصل نمبر۱، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر، ۴/ ۴۸۲

نام ہے)

(۳) ان کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیائے کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی **الشیخ فی اللمعات واشار الیہ فی الاشعۃ حیث قال بعد ذکر الاولین** (شیخ نے لمعات میں اسے ذکر کیا اور اشعہ میں اس کی طرف اشارہ فرمایا جہاں انہوں نے پہلے دونوں کا ذکر کیا وہاں یہ ہے۔ت)

ایں صفت در جمیع انبیاء مشترک ست و در ذات شریف آں حضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم از ہمہ بیشتر و وافر و کامل ترست [42]	تمام انبیاء میں یہ صفت مشترک ہے اور آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذات میں یہ سب سے زیادہ اور وافر اور کامل تر ہے۔

صحیح حدیثوں سے ثابت کہ روز قیامت یہ امت سب امتوں سے شمار میں زیادہ ہوگی، نہ فقط ہر ایک امت جداگانہ بلکہ مجموع جمیع امم سے، اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں بحمد اللہ تعالٰی اسی ۸۰ ہماری اور چالیس ۴۰ میں باقی سب امتیں، **والحمد للہ رب العالمین۔**

(۴) وہ توبہ کا حکم لے کر آئے [43] **(الامام النووی فی شرح صحیح مسلم والقاری فی جمع الوسائل والزرقانی فی شرح المواھب** (اسے امام نووی نے شرح مسلم، ملا علی قاری نے جمع الوسائل اور زرقانی نے شرح مواہب میں ذکر کیا۔ت)

(۵) اللہ عزوجل کے حضور سے قبول توبہ کی بشارت لائے [44] **شرح المواھب والمناوی فی التیسیر۔**

(۶) اقول بلکہ وہ توبہ عام لائے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لئے توبہ لاتا ہے وہ تمام جہان سے توبہ لینے آئے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

(۷) بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلٰوۃ والثناء سب ان کے نائب ہیں تو روز اول سے آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ خلق سے طلب کی گئی یا کی جائے گی، واقع ہوئی یا وقوع پائے گی۔ سب کے نبی، ہمارے نبی توبہ ہیں [45] صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، **الفاسی فی مطالع المسرات فجزاہ اللہ معانی المبرات وعوالی المسرات** (یہ علامہ فاسی نے مطالع المسرات میں ذکر کیا، اللہ تعالٰی ان کو نیکیوں کا ذخیرہ اور بلند خوشیاں جزا میں عطا فرمائے۔ت)

---

[42] اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ باب اسماء النبی وصفاتہ الخ فصل نمبر ۱، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر، ۴/ ۴۸۲

[43] شرح صحیح مسلم للنووی کتاب الفضائل باب فی اسمائہٖ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی۔ ۲/ ۲۶۱

[44] التیسیر شرح الجامع الصغیر، تحت حدیث انا محمد واحمد الخ مکتبہ امام الشافعی ریاض، ۱/ ۳۷۶

[45] مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد، ص ۱۰۲۔۱۰۱

(۸) توبہ سے مراد اہل توبہ ہیں [46]۔ ای علی وزان **قولہ تعالٰی واسئل القریۃ** (اللہ تعالٰی کے قول واسئل القریۃ کے انداز پر) (ت) یعنی توابین کے نبی، **مطالع المسرات مع زیادۃ منی** (مطالع المسرات اور جو کچھ زیادہ ہے وہ میری طرف سے) **اقول:** اب اوفق یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان لیں [47] **کما سوغہ المناوی ثم العزیزی فی شروح الجامع الصغیر** (جیسا کہ علامہ مناوی نے پھر عزیزی نے الجامع الصغیر کی شرحوں میں ذکر فرمایا) (ت) حاصل یہ کہ تمام اہل ایمان کے نبی۔

(۹) ان کی امت توابین ہیں، وصفِ توبہ میں سب امتوں سے ممتاز ہیں، قرآن ان کی صفت میں **التائبون** [48] فرماتا ہے، جمع الوسائل، جب گناہ کرتے ہیں توبہ لاتے ہیں یہ امت کا فضل ہے اور امت کا ہر فضل اس کے نبی کی طرف راجع [49]، مطالع، **اقول: وبہ فارق ماقبلہ فلیس فیہ حذف ولا یجوز** (میں کہتا ہوں، اس سبب سے وہ پہلے سے جدا ہوا تو اس میں نہ حذف ہے اور نہ یہ جائز ہے۔ت)

(۱۰) ان کی امت کی توبہ سب امتوں سے زائد مقبول ہوئی [50]، **حفنی علی الجامع الصغیر**، کہ ان کی توبہ میں مجرد ندامت وترک فی الحال وعزم امتناع پر کفایت کی گئی، نبی الرحمۃ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے بوجھ اتار لئے اگلی امتوں کے سخت وشدید باران پر نہ آنے دیئے، اگلوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط کی جاتی تھی گوسالہ پرستی سے بنی اسرائیل کی توبہ اپنی جانوں کے قتل سے رکھی گئی **کما نطق بہ القرآن العزیز** (جیسا کہ قرآن نے اس کو بیان فرمایا) (ت) جب ستّر ہزار آپس میں کٹ چکے اس وقت توبہ قبول ہوئی، شرح الشفاء للقاری عـــہ والمرقاۃ ونسیم الریاض والفاسی ومجمع البحار۔ برمز (ن)

عـــہ: **اقتصر الحنفی فی تقریر ھذا الوجہ علی ذکر الاستغفار فقط فقال لانہ**	حفنی نے اپنی تقریر میں اس وجہ پر استغفار کے ذکر کا اقتصار کیا تو فرمایا آپ کی امت (باقی اگلے صفحہ پر)

---

[46] مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد ص ۱۰۱و۱۰۲

[47] التیسیر شرح الجامع الصغیر، تحت حدیث انا محمد واحمد، مکتبہ امام الشافعی، ریاض، ۱/ ۳۷۶

[48] جمع الوسائل فی شرح الشمائل باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ الخ، دار المعرفۃ، بیروت، ۲/ ۱۸۳

[49] مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر، ص ۱۰۱

[50] حاشیۃ الحفنی علی الجامع الصغیر علی ہامش السراج المنیر المطبعۃ الازہریۃ المصریۃ، مصر، ۲/ ۶۳

للامام النووی والذی رأیته فی منهاجه ماقدمت فحسب۔ (ان کی رمز امام نووی کی طرف ہے) اور جو میں نے ان کی کتاب منہاج میں دیکھا وہ میں نے پہلے بیان کردیا ہے اور بس۔ت)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

قبل من امته التوبة بمجرد الاستغفار زاد میرك بخلاف الامم السابقة واستدل بقوله تعالٰی فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول[51] الآیة، وقد اقره العلامة القاری فی المرقاة وفی شرح الشفاء و شدد النکیر علیه فی جمع الوسائل شرح الشمائل فقال هذا قول لم یقل به احد من العلماء فهو خلاف الامة وقد قال وارکان التوبة علی ما قاله العلماء ثلثة الندم والقلع والعزم علی ان لا یعود ولا احد جعل الاستغفار اللسانی شرطا للتوبة [52] الخ **اقول** رحم الله مولانا القاری این فی کلام الحنفی ومیرك ان التوبة لا تقبل الا بالاستغفار فضلا عن اشتراط الاستغفار باللسان، انما ذکر ان مجرد الاستغفار کاف فی توبة هذه الامة من دون الزام امور اخر شاقة جدا کقتل الانفس وغیره مما الزمت به

سے صرف استغفار پر توبہ قبول فرمائی، اس پر میرک نے "بخلاف الامم السابقه" کا اضافہ کیا انہوں نے دلیل میں اللہ تعالٰی کا قول "اللہ تعالٰی سے استغفار کرو اور رسول ان کے لئے استغفار فرمائیں، الآیة" ذکر کیا، علامہ قاری نے مرقات اور شرح شفاء میں اس کو ثابت رکھا جبکہ جمع الوسائل میں اس پر سخت اعتراض کیا اور کہا کہ یہ بات علماء میں سے کسی نے نہ کی تو یہ امت کے خلاف ہے اور فرمایا کہ توبہ کے ارکان علماء کے بیان کے مطابق تین ہیں، ندامت اور چھوڑنا، اور آئندہ نہ کرنے کا عزم، اور کسی نے بھی زبانی استغفار کو توبہ کی شرط نہ کہا الخ، **اقول:** (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی ملا علی قاری پر رحم فرمائے حنفی اور میرک کے کلام میں استغفار کے بغیر توبہ کا قبول نہ ہونا کہاں ہے چہ جائیکہ زبانی استغفار کی شرط ہو، انہوں نے تو یوں کہا ہے کہ اس امت کی توبہ میں صرف استغفار کافی ہے دوسرے شاق امور لازم نہیں مثلاً جانوروں کو قتل کرنا وغیرہ، جو کچھ پہلی امتوں پر لازم کیا گیا

(باقی برصفحہ آئندہ)

[51] مرقات المفاتیح کتاب الفضائل باب اسماء النبی وصفاته الخ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۱۰/ ۵۰، جمع الوسائل فی شرح الشمائل، باب ما جاء اسماء رسول صلی الله تعالٰی علیه وسلم دار المعرفة، بیروت، ۲/ ۱۸۳

[52] جمع الوسائل فی شرح الشمائل، باب ما جاء اسماء رسول صلی الله تعالٰی علیه وسلم دار المعرفة، بیروت، ۲/ ۱۸۳

(۱۱) وہ خود کثیر التوبہ ہیں، صحیح بخاری میں ہے: میں روز اللہ سبحانہ سے سو بار استغفار کرتا ہوں۔[53] **شرح الشفا و المرقاۃ واللمعات والمجمع** برمز (ط) **للطیبی والزرقانی** ہر ایک کی توبہ اس کے لائق ہے **حسنات الابرار سیأت المقربین** (نیکوں کی خوبیاں مقربین کے گناہ ہیں۔ت) حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہر آن ترقی مقامات قرب و مشاہدہ میں ہیں۔ "وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ؕ" [54] (آپ کے لئے ہر پہلی ساعت سے دوسری افضل ہے۔ت) جب ایک مقام اجل و اعلٰی پر ترقی فرماتے گزشتہ مقام کو بہ نسبت اس کے ایک نوع تقصیر تصوّر فرما کر اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار لاتے تو وہ ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ

الامم السابقة فلا تشم منه رائحة اشتراط الاستغفار لمطلق التوبة وان امعنت النظر لم تجد فيه خلا فالحديث الارکان ايضا فان الاستغفار الصادق لا ينشؤا الاعن ندم صحيح والندم الصحيح يلزمه الاقلاع وعزم الترک، ولذا صح عنه صلی الله تعالٰی عليه وسلم قوله الندم توبة علا ان المقصود الحصر بالنسبة الٰی ما کان علی الامم السابقة من الامر ثم هذا کله لا مساغ له فی تقريرا لوجه بما قررنا کما تری فاعرف ۱۲ منه۔	اس سے مطلق توبہ کے لئے استغفار کی شرط کی بو تک محسوس نہیں ہوتی، اگر آپ گہری نظر سے دیکھیں تو اس میں آپ کوئی خلاف نہ پائیں گے کہ سچی استغفار کا وجود سچی ندامت کے بغیر نہیں ہوسکتا کیونکہ صحیح ندامت کو گناہ کا ختم کرنا اور اس کے ترک کا عزم لازم ہے اسی معنی میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے صحیح منقول ہے کہ ندامت توبہ ہے اس کے علاوہ ان کا مقصد پہلی امتوں پر لازم امور کی نسبت سے حصر کرنا ہے، پھر اس وجہ کی تقریر میں اس تمام بیان کا کوئی دخل نہیں ہے جس کی ہم نے تقریر کی جیسا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، غور کرو ۱۲ منہ۔ (ت)

[53] شرح الشفاء لعلی قاری علی ہامش نسیم الریاض، فصل فی اسمائہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دارالفکر بیروت، ۲/ ۳۹۳، مرقات المفاتیح کتاب الفضائل باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ، ۱۰/ ۵۰، ۴۹

[54] القرآن الکریم ۹۳/ ۴

توبہ بے تقصیر میں ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[55] مطالع مع بعض زیادات منی

(۱۲) باب توبہ: انہیں کے امت کے آخر عہد میں باب توبہ بند ہوگا **شرح الشفا للقاری**[56]، اگلی نبوتوں میں اگر کوئی ایک نبی کے ہاتھ پر تائب نہ ہو تاکہ دوسرا نبی آئے اس کے ہاتھ پر توبہ لائے یہاں باب نبوت مسدود اور ختم ملّت پر توبہ مفقود، توجوان کے دستِ اقدس پر توبہ نہ لائے اس کے لئے کہیں توبہ نہیں[57] **افادہ الفاسی وبہ استقام کونہ من وجود التسمی بھٰذا الاسم العلی السمی۔**

(یہ فائدہ علامہ فاسی نے بیان کیا اور اس معنی کی بناء پر آپ کی ذات مبارکہ کا اس نام سے مسمّٰی ہونا درست ہے۔ت)

(۱۳) فاتح باب توبہ: وہ فاتح باب توبہ ہیں سب میں پہلے سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توبہ کی وہ انہیں کے توسل سے تھی تو وہی اصل توبہ ہیں اور وہی وسیلہ توبہ، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، مطالع[58]

(۱۴) کعب کا خون: وہ توبہ قبول کرنے والے ہیں ان کا دروازہ کرم توبہ و معذرت کرنے والوں کے لئے ہمیشہ مفتوح ہے جب سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کعب بن زہیر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خون ان کے زمانہ نصرانیت میں مباح فرمادیا ہے ان کے بھائی بجیر بن زہیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے انہیں لکھا **فطر الیہ فانہ لا یرد من جاء تائبا** ان کے حضور اڑ کر آؤ جو ان کے سامنے توبہ کرتا حاضر ہو یہ اسے کبھی رد نہیں فرماتے[59] مطالع المسرات، اسی بناء پر کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ جب حاضر ہوئے راہ میں قصیدہ نعتیہ بانت سعاد نظم کیا جس میں عرض رسا ہیں:

انبئت ان رسول اللہ اوعدنی　　　والعفو عند رسول اللہ مامول

انی اتیت رسول اللہ معتذرا　　　والعذر عند رسول اللہ مقبول[60]

مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے میرے لئے سزا کا حکم فرمایا ہے اور رسول کے ہاں معافی کی امید کی جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حضور معذرت کرتا حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی

---

[55] مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد، ص ۱۰۲

[56] شرح الشفاء للعلی قاری علی ھامش نسیم الریاض فصل فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم، دار الفکر بیروت، ۲/ ۳۹۳

[57] مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد ۱۰۱

[58] مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد، ص ۱۰۱

[59] مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد، ص ۱۰۲

[60] المجموعۃ النبھانیۃ فی المدائح النبویۃ قصیدہ بانت سعاد لکعب بن زہیر رضی اللہ تعالٰی عنہ، دار المعرفۃ، بیروت ۳/ ۶

بارگاہ میں عذر دولت قبول پاتا ہے۔

توراۃ مقدس میں ہے: **لایجزیٔ بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر**[61]۔احمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے **رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمرو والدارمی وابن سعد وعساکر عن ابن عباس والاخیر عن عبداللہ بن سلام ،وابن ابی حاتم عن وھب بن منبہ وابونعیم عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین۔**

اس کو بخاری نے عبداللہ بن عمرو اور دارمی،ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس سے اور آخری نے عبداللہ بن سلام سے، ابن ابی حاتم نے وہب بن منبہ سے اور ابونعیم نے کعب الاحبار رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے روایت کیا۔ت۔ وللہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسمائے طیبہ ہیں عفو غفور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

(۱۵) نبی توبہ: اقول: وہ نبی توبہ ہیں،بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ واستغفار کریں اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے، اس کا علم اس کا سمع اس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔**قال تعالٰی:**

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۝۶۴ [62]	اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول ان کی مغفرت مانگے تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

حضور کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا،اب حضور مزار پُرانوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے حضور پر نور کی طرف توجہ حضور سے توسل فریاد،استغاثہ،طلب شفاعت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں،ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں:

روح النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام [63]	نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں۔

[61] صحیح البخاری کتاب البیوع باب کراھیۃ الصخب فی السوق، قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۸۵،سنن دارمی باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ،دارالمحاسن بیروت ۱/ ۱۵

[62] القرآن الکریم ۴/ ۶۴

[63] شرح شفاء للقاری علی ہامش نسیم الریاض،الباب الرابع من القسم الثانی،مطبعۃ الازہریۃ المصریۃ،مصر ۳/ ۴۶۴

(۱۶) وہ مفیض توبہ ہیں توبہ لیتے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی یہی، یہ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کرسکے، توبہ ایک نعمتِ عظمٰی بلکہ اجل نعم ہے، اور نصوص متواترہ اولیائے کرام وعلمائے اعلام سے مبرہن ہوچکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا دنیوی، ظاہری یا باطنی، روز اول سے اب تک، اب سے قیامت تک، قیامت سے آخرت، آخرت سے ابد تک، مومن یا کافر، مطیع یا فاجر، ملک یا انسان، جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوااللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کلی انہیں کے صبائے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی، انہیں کے ہاتھوں پر بٹی اور بٹتی ہے یہ سرالوجود واصل الوجود وخلیفۃ اللہ الاعظم وولی نعمت عالم ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

انا ابو القاسم اللہ یعطی وانا اقسم ف[64] رواہ الحاکم فی المستدرک وصححہ واقرہ الناقدون۔	میں ابو القاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ (اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور اس کی تصحیح کی اور تحقیق کرنے والوں نے اسے ثابت رکھا ہے۔ت)

ان کا رب اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۝" [65]	ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے اس جانفزا وایمان افروز ودشمن گزا وشیطان سوز بحث کی تفصیل جلیل اور اس پر نصوص قاہرہ کثیرہ وافر کی تکثیر جمیل اپنے رسالہ مبارکہ **سلطنت المصطفٰی فی ملکوت الورٰی** ۱۲۹۷ھ میں ذکر کی **والحمد للہ رب العٰلمین**۔

(۱۷) اقول: وہ نبی توبہ ہیں کہ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے توبہ میں انکا نام نامِ پاک نام جلالت حضرت عزت جلالہ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ ورسول کی طرف توبہ کرتا ہوں جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم شریف میں ہے امّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی:

یارسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت [66]	یا رسول اللہ! میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی؟۔

---

[64] المستدرک للحاکم، کتاب التاریخ ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار الفکر بیروت، ۲/ ۶۰۴

[65] القرآن الکریم ۲۱/ ۱۰۷

[66] صحیح البخاری، کتاب النکاح باب ھل یرجع اذا رأی منکرًا فی الدعوۃ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔ ۲/ ۷۷۸

ف: ہر نعمت ہر شخص کو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی۔

معجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے ابوبکر صدیق وعمر فاروق وغیرہما چالیس اجلّہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہو کر ہاتھ پھیلا کر لرزتے کانپتے حضور سے عرض کی:

تبنا الی اللہ والٰی رسولہ[67]	ہم اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

فقیر نے یہ حدیثیں مع جلیل ونفیس بحثیں اپنے رسالہ مبارکہ الامن والعلٰی لناعتی المصطفٰی بدافع البلاء میں ذکر کیں۔ **اقول:** توبہ کے معنی ہیں نافرمانی سے باز آنا، جس کی معصیت کی ہے اس سے عہد اطاعت کی تجدید کرکے اسے راضی کرنا، اور نص قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ عزوجل کا ہر گنہگار حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا گنہگار ہے۔ قال اللہ تعالٰی:

"مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ"[68] ویلزمہ عکس النقیض من لم یطع اللہ لم یطع الرسول وھو معنی قولنا من عصی اللہ فقد عصی الرسول۔	جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اس کو عکس نقیض، من لم یطع اللہ لم یطع الرسول، لازم ہے اور ہمارے قول "من عصی اللہ فقد عصی الرسول" کا یہی معنی ہے۔ (ت)

اور قرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ ورسول کو راضی کرو۔ قال اللہ تعالٰی:

"وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۲﴾"[69] نسأل اللہ الایمان والامن والامان و رضاہ ورضی رسولہ الکریم علیہ وعلٰی اٰلہ الصلٰوۃ والتسلیم۔	سب سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ ورسول ہیں اگر یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں۔ ہم اللہ تعالٰی سے ایمان، امن وامان، اس کی رضا، اس کے رسول کریم کی رضا چاہتے ہیں، صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ الصلٰوۃ والتسلیم۔ (ت)

یہ نفیس فوائد کہ استطراداً زبان پر آگئے قابل حفظ ہیں کہ اس رسالے کے غیر میں نہ ملیں گے یوں تو ع

---

[67] المعجم الکبیر، حدیث ۱۴۲۳، المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت، ۲/ ۹۵و۹۶

[68] القرآن الکریم ۴/ ۸۰

[69] القرآن الکریم ۹/ ۶۲

ہر گُلے را رنگ و بوُئے دیگر ست

(ہر پھول کا رنگ و خوشبو علیحدہ ہے۔ت)

مگر میں امید کرتا ہوں کہ فقیر کی یہ تین توجیہیں اخیر بحمد اللہ تعالٰی چیزے دیگر ہیں و باللہ التوفیق۔

توبہ قبول کرنے والے نبی:

امام احمد وابن سعد وابن ابی شیبہ اور امام بخاری تاریخ اور ترمذی شمائل میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مجھے ملے ارشاد فرمایا:

انا محمد وانا احمد وانا نبی الرحمة ونبی التوبة وانا المقفی وانا الحاشر ونبی الملاحم [70]	میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں رحمت کا نبی ہوں، میں توبہ کا نبی ہوں، میں سب میں آخر نبی ہوں، میں حشر دینے والا ہوں، میں جہادوں کا نبی ہوں، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

مالک لوائے احمد:

طبرانی معجم کبیر اور سعید بن منصور سنن میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا محمد وانا احمد وانا الحاشر الذی احشر الناس علٰی قدمی، وانا ماحی الذی یمحوا اللہ بی الکفر، فاذا کان یوم القٰیمة کان لواء الحمد معی، وکنت امام المرسلین وصاحب شفاعتهم [71]	میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالٰی میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے، قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، میں سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

اسمائے طیبہ خاتم وعاقب ومقفی تو معنی ختم نبوت میں نص صریح ہیں، علماء فرماتے ہیں اسم پاک حاشر بھی اسی طرف ناظر۔ امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

قال العلماء معنا هما (ای معنی روایتی قدمی بالتثنیة والافراد) یحشرون علٰی	علماء نے فرمایا ان دونوں یعنی قدمی مفرد اور قدمی تثنیہ کا معنی یہ ہے کہ لوگوں کا حشر میرے پیچھے

---

[70] شمائل الترمذی مع جامع الترمذی باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۵۹۷، مسند احمد بن حنبل، حدیث حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، دار الفکر بیروت، ۵/ ۴۰۵

[71] المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۱۷۵۰، باب من اسمہ جابر بن عبداللہ، المکتبۃ الفیصلیہ بیروت، ۲/ ۱۸۴

اثری وزمان نبوتی ورسالتی ولیس بعدی نبی[72]	میری رسالت ونبوت کے زمانہ میں ہوگا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تیسیر میں ہے:

ای علی اثر نوبتی ای زمنھا ای لیس بعدہ نبی[73]	(یعنی میری نبوت کے زمانہ کے بعد یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ت)

جمع الوسائل میں ہے:

قال الجزری ای یحشر الناس علٰی اثر زمان نبوتی لیس بعدی نبی[74]	(جزری نے فرمایا یعنی لوگوں کا حشر میری نبوت کے زمانہ کے بعد ہوگا میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ت)

دس اسمائے مبارکہ:

ابن مردویہ تفسیر اور ابو نعیم دلائل میں اور ابن عدی وابن عساکر ودیلمی حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان لی عشرۃ اسماء عند ربی انا محمد واحمد والفاتح والخاتم وابو القاسم والحاشر والعاقب والماحی ویس وطٰہٰ[75]	میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں، محمد واحمد وفاتح عالم ایجاد وخاتم نبوت وابوالقاسم وحاشر وآخر الانبیاء وماحی کفر ویس وطٰہٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ابن عدی کامل میں حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی **ان لی عند ربی عشرۃ اسماء** میرے رب کے پاس میرے لیئے دس نام ہیں، ازانجملہ محمد واحمد وماحی وحاشر وعاقب یعنی خاتم الانبیاء ورسول الرحمۃ ورسول التوبہ ورسول الملاحم ذکر کرکے فرمایا: **وانا المقفی قفیت النبیین عامۃ وانا**

[72] شرح صحیح مسلم للنووی مع صحیح مسلم، باب فی اسمائہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۲/ ۲۶۱

[73] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ان لی اسماء، مکتبہ امام شافعی الریاض، ۱/ ۳۴۳

[74] جمع الوسائل فی شرح الشمائل باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار المعرفۃ بیروت، ۲/ ۱۸۲

[75] الکامل فی ضعفاء، ترجمہ سیف بن وہب، دار الفکر بیروت، ۳/ ۱۲۷۳، دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الثالث، عالم الکتب بیروت، ص ۱۲، تہذیب تاریخ ابن عساکر، باب معرفۃ اسمائہ الخ دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱/ ۲۷۵

قثم [76] (میں مقفی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا اور میں کامل جامع ہوں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔)

تنبیہ: یہ حدیث ابن عدی نے مولٰی علی وام المؤمنین صدیقہ واسامہ بن زید وعبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بھی روایت کی،

کما فی مطالع المسرات فان کان کلھا عاقب او مقف ونحوھماکانت خمسۃ احادیث۔	(جیسا کہ مطالع المسرات میں ہے تو اگر تمام میں عاقب یا مقف وغیر ہما ہوں تو پانچ احادیث ہوئیں۔ت)

الحاشر و العاقب:

حاکم مستدرک میں بافادہ تصحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کنیسہ یہود میں تشریف لے گئے، میں ہمرکاب تھا، فرمایا، اے گروہ یہود! مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گواہی دینے والے ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، اللہ عزوجل سب یہود سے اپنا غضب (یعنی جس میں وہ زمانہ موسٰی علیہ الصلوۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ "وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۚ" [77] (اور خدا کے غضب میں لوٹے تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے۔ت) اٹھا لے گا، یہود سن کر چپ رہے کسی نے جواب نہ دیا۔ حضور نے فرمایا:

ابیتم فواللہ لانا الحاشروانا العاقب وانا النبی المصطفٰی اٰمنتم اوکذبتم [78]	تم نے نہ مانا خدا کی قسم بیشک میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفٰی ہوں خواہ تم مانو یا نہ مانو۔

رسول جہاد:

ابن سعد مجاہد مکی سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا محمد واحمد انا رسول الرحمۃ انا الملحمۃ انا المقفی والحاشر [79]	میں محمد واحمد ہوں، میں رسول رحمت ہوں، میں رسول جہاد ہوں، میں خاتم الانبیا ہوں، میں لوگوں کو حشر دینے والا ہوں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

---

[76] الکامل فی ضعفاء الرجال ترجمہ وہب بن وھب بن خیر بن عبداللہ بن زہیر، دار الفکر بیروت، ۷/ ۲۵۲۷

[77] القرآن الکریم ۲/ ۶۱ و ۹۰

[78] المستدرك للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، مطبع دار الفکر بیروت، ۳/ ۴۱۵

[79] الطبقات الکبرٰی لابن سعد ذکر اسماء الرسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار صادر، بیروت، ۱/ ۱۰۵

نوع اُخر:

"هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ "[80]

وہی ہیں اوّل وہی ہیں آخر وہی ہیں باطن وہی ہیں ظاھر

انہیں سے عالم کی ابتدا ہے وہی رسولوں کی انتہا ہیں

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نحن الاٰخرون السابقون یوم القٰیمة[81]	ہم زمانے میں سب سے پچھلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔

مسلم وابن ماجہ ابوہریرہ وحذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نحن الاٰخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القٰیمة المقضی لھم قبل الخلائق[82]۔	ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہیں، تمام جہان سے پہلے ہمارے لئے حکم ہوگا۔

دارمی ابن مکتوم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ ادرك بی الاجل المرجو واختارنی اختیار افنحن الاٰخرون ونحن السابقون یوم القٰیمة[83]۔	بیشک اللہ نے مجھے مدّت اخیر وزمانہ انتظار پر پہنچایا اور مجھے چن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روز قیامت سب سے اگلے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

اس حدیث میں نسخ مختلف ہیں بعض میں یوں ہے:

ان اللہ ادرك بی الاجل المرحوم، و	مجھے اللہ عزوجل نے محض رحمت کے وقت پہنچایا اور

[80] القرآن الکریم ۵۷/ ۳

[81] صحیح البخاری، کتاب الجمعه، باب فرض الجمعه، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱/ ۱۲۰، صحیح مسلم، کتاب الجمعه، باب فضیلة یوم الجمعة، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱/ ۲۸۲

[82] صحیح مسلم، کتاب الجمعه، باب فضیلة یوم الجمعة، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱/ ۲۸۲

[83] کنز العمال بحواله الدارمی، حدیث ۳۲۰۸۰، موسسة الرسالة، بیروت، ۱۱/ ۴۴۲

اختصر لی اختصارا[84]۔	مجھے اللہ عزوجل نے محض رحمت کے وقت پہنچایا اور میرے لئے کمال اختصار فرمایا۔

اس اختصار کی شرح و تفسیر پانچ وجہ منیر پر فقیر نے ۱۳۰۵ھ میں اپنے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین میں بیان کی۔

آخر زمان اور اولین یوم قیامت:

اسحٰق بن راہویہ مسند اور ابوبکر ابن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں مکحول سے راوی، امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا لینے کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا:

لا والذی اصطفٰی محمدا علی البشر لا افارقك	قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔

یہودی بولا: واللہ! خدا نے انہیں تمام بشر سے افضل نہ کیا، امیر المؤمنین نے اسے تمانچہ مارا، وہ بارگاہ رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! تم اس تمانچہ کے بدلے اسے راضی کردو (یعنی ذمی ہے) اور ہاں اے یہودی! آدم صفی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، نوح نجی اللہ، موسٰی کلیم اللہ، عیسٰی روح اللہ ہیں وانا حبیب اللہ اور میں اللہ کا پیارا ہوں، ہاں اے یہودی! اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ مومن ہے اور میری امت کو مومنین کا لقب دیا، ہاں اے یہودی! تم زمانہ میں پہلے ہو ونحن الاٰخرون السابقون یوم القٰیمۃ اور ہم زمانے میں بعد اور روز قیامت میں سب سے پہلے ہیں، ہاں ہاں جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ ہوؤں اور حرام ہے امتوں پر جب تک میری امت نہ داخل ہو[85] صلی اللہ تعالٰی علیك وعلیھم وسلم۔

دریائے رحمت:

بیہقی شعب الایمان میں ابو قلابہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: انما بعثت فاتحا وخاتما[86] میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولتا اور نبوت و رسالت ختم کرتا ہوا۔

آخرین بعثت:

ابن ابی حاتم و بغوی و ثعلبی تفاسیر اور ابو اسحٰق جوزجانی تاریخ اور ابو نعیم دلائل میں بطریق عدیدہ عن قتادۃ عن الحسن عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ مسنداً اور

---

[84] سنن الدارمی باب ۸، ما اعطی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من الفضل، دار المحاسن للطباعۃ مصر، ۱/ ۳۲

[85] المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، حدیث ۱۱۸۵۱، ادارۃ القرآن والعلوم اسلامیہ، کراچی، ۱۱/ ۵۱۱

[86] بیہقی شعب الایمان، حدیث ۵۲۰۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۴/ ۳۰۸

ابن سعد طبقات اور ابن لال مکارم الاخلاق میں قتادہ سے مرسلًا راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے آیہ کریمہ "وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ" کی تفسیر میں فرمایا:

کنت اول النبیین فی الخلق واٰخرھم فی البعث[87]	میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔

قتادہ نے کہا: فبداء بی قبلھم۔ اسی لئے رب العزت تبارک و تعالٰی نے آیہ کریمہ میں انبیائے سابقین سے پہلے حضور پر نور کا نام پاک لیا، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

تذییل:

ابو سہل قطان اپنے امالی میں سہل بن صالح ہمدانی سے راوی، میں نے حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم توسب انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے حضور کو سب پر تقدم کیونکر ہوا، فرمایا:

ان اللہ تعالٰی لما اخذ من بنی اٰدم من ظھور ھم ذریاتھم واشھدھم علٰی انفسھم الست بربکم کان محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اول من قال بلٰی ولذلك صار یتقدم الانبیاء وھو اٰخر یبعث[88]	جب اللہ تعالٰی نے آدمیوں کی پیٹھوں سے ان کی اولادیں روز میثاق نکالیں اور انہیں خود ان پر گواہ بنانے کو فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں، تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کلمہ بلٰی عرض کیا کہ ہاں کیوں نہیں، اس وجہ سے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو سب انبیاء پر تقدم ہوا حالانکہ حضور سب کے بعد مبعوث ہوئے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

حضرت فاروق کا طریق ندا وخطاب بعد از وصال:

شفا شریف امام قاضی عیاض و احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام و مدخل امام ابن الحاج و اقتباس الانوار علامہ ابو عبداللہ محمد بن علی رشاطی و شرح البردہ ابو العباس قصار و مواہب لدنیہ امام قسطلانی وغیرہا کتب معتمدین میں ہے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بعد وفات

[87] تفسیر ابن ابی حاتم تحت آیۃ واذ اخذنا من النبیین الخ حدیث ۱۷۵۹۴ مکتبہ نزار مصطفی الباز مکہ المکرمۃ ۹/ ۳۱۱۶، تفسیر نبوی المعروف معالم التنزیل علی ہامش الخازن، تحت آیۃ واذا خذنا من النبیین الخ مصطفی البابی الحلبی مصر ۵/ ۲۳۲

[88] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی سھل باب خصوصیۃ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بکونہ اول النبیین فی الخلق، دار الکتب الحدیثہ بعابدین ۱/ ۹

حضور سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات جو فضائل عالیہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضور کو ندا وخطاب کرکے عرض کئے ہیں انہیں میں گزارش کرتے ہیں:

بابی انت وامّی یارسول اللہ لقد بلغ من فضیلتك عند اللہ ان بعثك اٰخر الانبیاء وذکرك فی اولھم، فقال اللہ تعالٰی "وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ"[89] الاٰیۃ۔	یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور کی فضیلت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس حد کو پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاء کے بعد بھیجا اور ان سب سے پہلے ذکر فرمایا کہ فرماتا ہے اور یاد کرجب ہم نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اے محبوب اور نوح وابراہیم و موسٰی وعیسٰی بن (مریم سے علیہم الصلوٰۃ والسلام۔)

حضرت جبرائیل سلام کہتے ہیں:

علامہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق تلمسانی شرح شفاء شریف میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا: السلام علیك یا ظاھر، السلام علیك یا باطن۔ میں نے فرمایا: اے جبریل! یہ صفات تو اللہ عزوجل کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ سی مخلوق کی کیونکر ہوسکتی ہیں، جبریل نے عرض کی، اللہ تبارک وتعالٰی نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام وصف سے حضور کے نام وصف مشتق فرمائے۔

وسماك بالاوّل لانك اول الانبیاء خلقا وسماك بالاٰخر لانك اٰخر الانبیاء فی العصور خاتم الانبیاء الی اٰخر الامم۔	حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں مؤخر و خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں۔

باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے نور سے ساقِ عرش پر آفرینش آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دوہزار برس پہلے ابد تک لکھا پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے حضور پر ہزار سال درود بھیجا اور ہزار سال بھیجا یہاں تک کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا سورج۔

[89] المواہب اللدنیہ، باب وفاتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکتب الاسلامی، بیروت، ۴/ ۵۵۵

حضور کو ظاہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور کی شریعت وفضیلت کو تمام اہلِ سماوات وارض پر ظاہر وآشکارا کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پر نور پر درود نہ بھیجا ہو، اللہ حضور پر درود بھیجے۔

فربك محمود وانت محمد وربك الاول والاٰخر والظاھر والباطن وانت الاول والاٰخر والظاھر والباطن۔	پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد، حضور کا رب اول وآخر وظاہر وباطن ہے اور حضور اول وآخر وظاہر وباطن ہیں۔

سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمدللہ الذی فضلنی علٰی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی۔ ذکرہ القاری فی شرح الشفاء فقال قد روی التلمسانی عن ابن عباس[90] الخ۔ **اقول:** ظاھرہ انہ اخرجہ بسندہ فان الاسناد ماخوذ فی مفھوم الروایۃ کما قالہ الزرقانی فی شرح المواھب ولعل الظاھر ان فیہ تجریدا والمراد اورد وذکر اللہ تعالٰی اعلم۔	سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام وصفت میں، علی قاری نے شرح شفاء میں اس کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تلمسانی نے ابن عباس سے روایت کیا الخ۔ **اقول:** (میں کہتا ہوں) اس کا ظاہر یہ ہے کہ اس کو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ تخریج کیا ہے کہ اسناد روایت کے مفہوم میں ماخوذ ہے جیسا کہ زرقانی نے شرح مواہب میں فرمایا ہوسکتا ہے کہ ظاہر اس میں تجرید ہو (اسناد ماخوذ نہ ہو) اور صرف وارد کرنا اور ذکر کرنا مراد ہو۔ (ت)

نوع آخر خصوص نصوص ختم نبوت:

صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے:

فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم و نصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا وارسلت الی	میں تمام انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا، مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں اور مخالفوں کے دل میں میرا رعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی اور میرے لئے غنیمتیں حلال ہوئیں اور میرے لئے زمین پاک

[90] شرح الشفاء لعلی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل فی اسماء رسول اللہ الخ دار الفکر بیروت، ۲/ ۴۲۵

الخلق کافۃ وختم بی النبییون[91]	کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی اور میں تمام جہان سب ماسوی اللہ کا رسول ہُوا اور مجھ سے انبیاء ختم کئے گئے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

خاتم النبیین:

دارمی اپنی سنن میں بسند صحیح اور بخاری تاریخ اور طبرانی اوسط اور بیہقی سنن میں اور ابو نعیم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا قائد المرسلین ولا فخر، وانا خاتم النبیین ولا فخر، وانا شافع ومشفع ولا فخر[92]	میں تمام رسولوں کا پیش رو ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا، میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلی شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بروجہ فخر ارشاد نہیں کرتا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

احمد وحاکم وبیہقی وابن حبان عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انی مکتوب عنداللہ فی ام الکتاب لخاتم النبیین وان اٰدم لمنجدل فی طینتہ[93]	بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں پڑے تھے۔

آدم سروتن بآب وگل داشت

کو حکم بملک جان ودل داشت

(حضرت آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں ہی تھے جبکہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بحکم خداوندی جان ودل سے سرفراز تھے۔ت)

لوح محفوظ پر شہادت ختم نبوت:

مواہب لدنیہ ومطالع المسرات میں ہے:

اخرج مسلم فی صحیحہ من حدیث عبداللہ بن عمر وبن العاص عن النبی صلی	یعنی صحیح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ

[91] صحیح مسلم کتاب المساجد باب مواضع الصلٰوۃ، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱/ ۱۹۹

[92] سنن الدارمی، حدیث ۵۰، باب ما اعطی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من الفضل دارالمحاسن قاہرہ مصر، ۱/ ۳۱

[93] المستدرک کتاب التاریخ، ذکر اخبار سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دارالفکر بیروت، ۲/ ۶۰۰، کنزالعمال حدیث ۳۲۱۱۴، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۱/ ۴۴۹

اللہ تعالٰی علیہ وسلّم انه قال ان اللہ عزوجل کتب مقادیر الخلق قبل ان یخلق السمٰوٰت والارض بخمسین الف سنة فکان عرشه علی الماء ،ومن جملة ما کتب فی الذکر وھوام الکتاب ان محمدا خاتم النبیین۔ ثم قال بعد ھذا فی المواھب وعن العرباض بن ساریة[94]،فذکر الحدیث المذکور اٰنفا و قال بعدہ فی المطالع وغیر ذٰلك من الاحادیث[95]،اھ وقال الزرقانی بعد قوله ان محمد ا خاتم النبیین فان قیل الحدیث یفید سبق العرش علی التقدیر وعلٰی کتابة محمد خاتم النبیین[96] الخ فافادوا جمیعا انه بتمامه حدیث واحد مخرج ھٰکذا فی صحیح مسلم والعبد الضعیف راجع الصحیح من کتاب القدر فلم یجد فیه الا الٰی قوله وکان عرشه علی الماء وبھٰذا القدر عزاہ له فی المشکوٰۃ والجامع الصغیر والکبیر وغیرھا فاللہ اعلم۔	وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل نے زمین وآسمان کی آفرینش سے پچاس ہزار برس پہلے خلق کی تقدیر لکھی اور اس کا عرش پانی پر تھا منجملہ ان تحریرات کے لوح محفوظ میں لکھا بیشک محمد خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ پھر اس کے بعد مواہب میں فرمایا اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے ابھی مذکور حدیث کو ذکر کیا اور اس کے بعد مطالع المسرات میں فرمایا اس کے علاوہ احادیث میں ہے اھ،اور علامہ زرقانی نے اپنے قول" تحقیق محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں"کے بعد فرمایا اگر اعتراض ہو کہ حدیث سے عرش کی تخلیق،تقدیر اور محمد خاتم النبیین لکھنے سے قبل کا فائدہ دے رہی ہے الخ،تو ان سب نے افادہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب ایک حدیث ہے جس کو صحیح مسلم میں تخریج کیا ہے جبکہ اس عبد ضعیف نے صحیح مسلم کی کتاب القدر کو دیکھا تو اس میں صرف ان کا قول یہ پایا"وکان عرشه علی الماء"اس کا عرش پانی پر تھا"اور اسی قدر کو مشکوٰۃ میں صحیح مسلم وجامع صغیر وکبیر وغیرہما کی طرف منسوب کیا ہے تو اللہ تعالٰی زیادہ علم والا ہے۔

[94] المواہب اللدنیة،باب سبق نبوته،المکتب الاسلامی،بیروت،۱/ ۵۷،مطالع المسرات،مکتبہ نوریہ رضویہ،فیصل آباد،ص۹۸
[95] مطالع المسرات،مکتبہ نوریہ رضویہ،فیصل آباد،ص۹۸
[96] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیة،المقصد الاول،دار المعرفة،بیروت،۱/ ۳۱

عمارت نبوت کی آخری اینٹ:

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد و شیخین حضرت ابوہریرہ اور احمد و مسلم حضرت ابوسعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بالفاظ متناسبہ و معانی متقاربہ راوی حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی و مثل الانبیاء کمثل قصرا حسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الاموضع تلک اللبنۃ فکنت انا سددت موضع اللبنۃ ختم بی البنیان وختم بی الرسل [97]، وفی لفظ للشیخین فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین [98]	میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی، دیکھنے والے اس کے آس پاس پھرنے اور اس کی خوبی تعمیر سے تعجب کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہ نگاہوں میں کھٹکتی، میں نے تشریف لا کر وہ جگہ بند کی، مجھ سے یہ عمارت پوری کی گئی، مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی، میں عمارت نبوت کی وہ پچھلی اینٹ ہوں، میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی نوادر الاصول میں سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: **اول الرسل اٰدم و اٰخرھم محمد** [99] سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور سب میں پچھلے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

سوسمار کی گواہی:

طبرانی معجم اوسط و معجم صغیر اور ابن عدی کامل اور حاکم کتاب المعجزات اور بیہقی وابونعیم کتاب دلائل النبوۃ اور ابن عساکر تاریخ میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا سوسمار شکار کرکے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سامنے

---

[97] مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ متفق علیہ باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مطبع مجتبائی دہلی، ص ۵۱۱

[98] صحیح البخاری، باب خاتم النبیین، قدیمی کتب، کراچی۔ ۱/ ۵۰۱، صحیح مسلم، باب ذکر کونہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین، قدیمی کتب خانہ، کراچی ۲/ ۲۴۸

[99] نوادر الاصول حکیم ترمذی

ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات وعزّٰی کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے، حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا:

لبّیك وسعدیك یازین من وافی یوم القٰیمة۔	میں خدمت وبندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت۔

حضور نے فرمایا: من تعبد تیرا معبود کون ہے؟ عرض کی:

الذی فی السماء عرشه وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه۔	وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں رحمت جنت میں اور عذاب نار میں۔

فرمایا: من انا بھلا میں کون ہوں؟ عرض کی:

انت رسول رب العٰلمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقك وقد خاب من کذبک۔	حضور پروردگارِ عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا نامراد رہا۔

اعرابی نے کہا اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشھد ان لا الٰه الا الله وانك رسول الله[100] (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ت) یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب واکثر۔

یہ حدیث امیر المؤمنین مولٰی علی وام المؤمنین عائشہ صدیقہ وحضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کی روایات سے بھی آئی۔

کما فی الجامع الکبیر والخصائص الکبرٰی ولم اقف علی الفاظھم فان اشتملت جمیعا علی لفظ خاتم النبیین کانت اربعة احادیث۔	جیسا کہ جامع کبیر اور خصائص کبرٰی میں ہے میں نے ان کے الفاظ نہ پائے اگر ان سب کے الفاظ خاتم النبیین کے لفظ پر مشتمل ہوں تو یہ چار احادیث ہوئیں۔

[100] دلائل النبوة لابی نعیم، ذکر الظبی والضّب، عالم الکتب، بیروت، ۲/ ۱۳۴

تذییل: ترمذی حدیث طویل حلیہ اقدس میں امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے راوی کہ انہوں نے فرمایا: بین کتفیہ خاتم النبوۃ وھو خاتم النبیین[101] حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

تذییل: طبرانی معجم اور ابو نعیم عوالی سعید بن منصور میں امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے درود شریف کا ایک صیغہ بلیغہ راوی جس میں فرماتے ہیں:

اجعل شرائف صلوٰتك ونوامی برکاتك ورأفة تحنّنك علٰی محمد عبدك ورسولك الخاتم لماسبق والفاتح لما اغلق[102]	الٰہی! اپنی بزرگ درودیں اور بڑھتی برکتیں اور رحمت کی مہر نازل کر محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، گزروں کے خاتم اور مشکلوں کے کھولنے والے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

نوع آخر ف — نبوت گئی، نبوت منقطع ہوئی، جب سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نبوت ملی کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی۔

ولا نبی بعدی:

صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلك نبی خلفه نبی ولا نبی بعدی[103]	انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے، جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا، میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

احمد وترمذی وحاکم بسند صحیح بر شرط صحیح مسلم کما قاله الحاکم واقرہ الناقدون (جیسے حاکم نے کہا ہے اور محققین نے اسے ثابت رکھا ہے) حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الرسالة والنبوۃ قد انقطعت	بیشک رسالت ونبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد

[101] جامع ترمذی ابواب المناقب، باب ماجاء فی صفة النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ، دہلی، ۲/ ۲۰۵

[102] المعجم الاوسط، حدیث ۹۰۸۵، مکتبۃ المعارف الریاض، ۱۰/ ۳۶

[103] صحیح بخاری کتاب الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱/ ۴۹۱

ف: نوع چہارم نبوت منقطع ہوئی اب کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

فلا رسول بعدی ولا نبی[104]	نہ کوئی رسول نہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لم یبق من النبوۃ الّا المبشرات الرّؤیا الصالحۃ[105]	نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔

طبرانی معجم کبیر میں حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ذھبت النبوۃ فلا نبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا الرجل او تُرٰی لہ[106]	نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔

احمد وابنائے ماجہ وخزیمہ وحبان حضرت ام کرز رضی اللہ تعالٰی عنہا سے بسند حسن راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات[107]	نبوت گئی اور بشارتیں باقی ہیں۔

صحیح مسلم وسنن ابی داؤد وسنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا سر انور پر پٹی بندھی تھی لوگ صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے حضور نے ارشاد فرمایا:

یا ایھا الناس انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الاّ الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او تری لہ[108]	اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

[104] جامع الترمذی، ابواب الرؤیا، باب ذھبت النبوۃ الخ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی، ۲/ ۵۱

[105] صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب مبشرات، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔ ۲/ ۱۰۳۵

[106] المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۳۰۵۱، مکتبۃ الفیصلیہ، بیروت، ۳/ ۱۷۹

[107] سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، باب الرؤیا الصالحۃ، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ص ۲۸۶

[108] سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، باب الرؤیا الصالحۃ، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ص ۲۸۶۔۲۸۷

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے:

احمد وترمذی وحاکم بتصحیح ورؤیانی وطبرانی وابویعلٰی حضرت عقبہ بن عامر اور طبرانی وابن عساکر اور خطیب کتاب رواۃ مالک میں حضرت عبداللہ بن عمر اور طبرانی حضرت عصمہ بن مالک وحضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب[109]	اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

تذییل: صحیح بخاری شریف میں اسمٰعیل بن ابی خالد سے ہے:

قلت لعبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالٰی عنہما أرأیت ابراھیم ابن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال مات صغیرا ولو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی عاش ابنہ ولکن لا نبی بعدہ[110]	میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے پوچھا آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا تھا، فرمایا ان کا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے، مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔

امام احمد کی روایت انہیں سے یوں ہے میں نے حضرت ابن ابی اوفٰی کو فرماتے سنا:

لوکان بعد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی مامات ابنہ ابراھیم[111]	اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضور کے صاحبزادے انتقال نہ فرماتے۔

تذییل: امام ابوعمر ابن عبدالبر بطریق اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن سدی حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا:

کان ابراھیم قد ملأ المھد ولو عاش لکان نبیا لکن لم یکن لیبقی فان نبیکم اٰخر الانبیاء[112]	حضرت ابراہیم اتنے ہوگئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گہوارے کو بھر دیتا اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں۔

---

[109] جامع الترمذی، مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب، امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ، دہلی، ۲/ ۲۰۹

[110] صحیح البخاری، کتاب الآداب، باب من سمی باسماء الانبیاء، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۲/ ۹۱۴

[111] مسند امام احمد بن حنبل، بقیہ حدیث حضرت عبداللہ ابن اوفٰی، دارالفکر بیروت، ۴/ ۳۵۳

[112] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، بحوالہ اسمٰعیل بن عبدالرحمن عن انس، المقصد الثانی، دارالمعرفۃ بیروت، ۳/ ۱۶۔۲۱۵

فائدہ: ف―اس کی اصل متعدد احادیث مرفوعہ سے ہے،ماوردی حضرت انس اور ابن عساکر حضرات جابر بن عبداللہ وعبداللہ بن عباس وعبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا[113]	(اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق پیغمبر ہوتا)
وبہ انجلی ما اشتبہ علی الامام النووی مع جلالۃ شانہ،وسعۃ عرفانہ،اما ما قال الامام ابوعمر بن عبدالبر لاادری ما ھذا فقد کان ابن نوح غیر نبی ولو لم یلد النبی الا نبیا کان کل احد نبیا لانھم من ولد نوح قال اللہ تعالٰی "وَجَعَلْنَا ذُرِّیَّتَہٗ ھُمُ الْبٰقِیْنَ"[114] فاجابوا عنہ بان الشرطیۃ لا یلزمھا الوقوع **اقول:** نعم لکنھا لاشك تفید الملازمۃ فان کانت مبینۃ علی ان ابن نبی لایکون الا نبیا لزم ما الزم ابوعمرو لا مفر فالحق فی الجواب ما **اقول:** من عدم صحۃ قیاس الانبیاء السابقین وبنیھم علٰی نبینا سید المرسلین وبنیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیھم وسلم فلو استحق ابنہ بعدہ النبوۃ لا یلزم منہ استحقاق	اس سے امام نووی کو درپیش ہونے والا اشتباہ ختم ہوگیا،باوجودیکہ ان کی شان اجل ہے اور ان کا عرفان وسیع ہے لیکن امام ابوعمر بن عبدالبر نے جو یہ فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہ ہوسکا،حالانکہ نوح علیہ السلام کے بیٹے نبی نہ ہوئے،اور اگر یہ ہوتا کہ نبی سے نبی ہی پیدا ہو تو ہر ایک نبی ہوتا کیونکہ وہ بھی تو نوح علیہ السلام کی اولاد تھے،کیونکہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہم نے اس کی ذریت کو ہی باقی رکھا،اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ کسی شرطیہ قضیہ کو وقوع لازم نہیں ہے۔ **اقول:** (میں کہتا ہوں) ہاں درست ہے لیکن بے شک شرطیہ،ملازمہ کا فائدہ ضرور دیتا ہے اگر یہ قضیہ شرطیہ اس معنی پر مبنی ہو کہ نبی کا بیٹا ضرور نبی ہی ہوتا ہے تو ابوعمر کا الزام لازم آئے گا جس سے مفر نہیں ہے تو جواب میں حق وہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں کہ انبیاء سابقین اور ان کے بیٹوں کا قیاس ہمارے نبی سید المرسلین اور ان کے صاحبزادوں پر درست نہیں،اللہ تعالٰی ہمارے نبی اور سب انبیاء پر درود وسلام

ف―:حدیث ولو عاش ابراہیم لکان نبیا[115] والبحث علیہ۔	**حدیث** "اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے" کی تحقیق اور اس پر بحث سے متعلق یہ فائدہ ہے(ت)

[113] کنز العمال بحوالہ الماوردی عن انس وابن عساکر حدیث ۳۲۲۰۴ موسسۃ الرسالۃ،بیروت،۱۱/ ۴۶۹

[114] الاسرار المرفوعہ بحوالہ ابن عبدالبر فی التمہید، حدیث ۷۴۳، دار الکتب العلمیۃ،بیروت، ص۱۹۱

[115] تہذیب تاریخ ابن عساکر،باب ذکر بنیہ وبناتہ،دار احیاء التراث العربی،بیروت،۱/ ۲۹۵

ابناء الانبیاء جمیعا ھکذا رأیتنی کتبت علی ھامش نسختی التیسیر ثم رأیت العلامة علی القاری ذکر مثله فی الموضوعات الکبیر فللّٰہ الحمد وقد اخرج الدیلمی عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال قال رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم نحن اھل بیت لا یقاس بنا احد[116]، علی انی **اقول:** لا نسلم ان الحدیث یحکم بالنبوة بل انبأ عما تکامل فی جوھر ابراھیم من خصائل الانبیاء و خلال المرسلین بحیث لو لم ینسدّ باب النبوة لنا لکان نبیا تفضلا من اللّٰہ لا استحقاقا منه فان النبوة لا یستحقھا احد من قبل ذات لکن اللّٰہ تعالٰی یصطفی من عبادہ من تم و کمل صورة و معنی و نسبا و حسبا و بلغ الغایة القصوی من کل خیر، اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالته فاذن الحدیث علی وزان ما مر لو کان بعدی نبی لکان عمر[117]، واللّٰہ تعالٰی اعلم۔	فرمائے پھر اگر آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا بیٹا نبوت کا مستحق ٹھہرے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ باقی تمام انبیاء کے بیٹے بھی نبوت کے مستحق ہوں، میں نے اپنی تیسیر کے نسخے پر یونہی حاشیہ لکھا بعد ازاں میں نے علامہ ملا قاری کو موضوعات کبیر میں اسی طرح ذکر کرتے ہوئے پایا فللّٰہ الحمد۔ دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تخریج کی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہم اہلبیت پر کسی کو قیاس نہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں میں کہتا ہوں کہ مذکورہ حدیث نبوت کا حکم بیان کر رہی ہے، یہ بات ہمیں تسلیم نہیں، بلکہ حدیث مذکور حضرت کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے متعلق یہ خبر دے رہی ہے کہ ان میں انبیاء علیہم السلام جیسے خصائل و اوصاف تھے کہ اگر ہمارے لئے نبوت ختم نہ ہوتی تو وہ اللہ تعالٰی کے فضل محض سے نبی ہوتے نہ کہ بطور استحقاق نبی بنتے، کیونکہ کوئی بھی اپنی ذات میں نبوت کا استحقاق نہیں رکھتا لیکن اللہ تعالٰی نبوت کے لئے اپنے بندوں میں سے ایسے کو منتخب فرماتا ہے جو صورۃً، معنیً، نسبًا، حسبًا ہر اعتبار سے تام و کامل ہو اور ہر خیر میں انتہائی مرتبہ کو پہنچا ہو، اللہ تعالٰی بہتر جانتا ہے کہ کہاں رسالت بنائے تو حدیث مذکور کی دلالت وہی ہے جو "لو کان بعدی نبیا لکان عمر" الحدیث کی دلالت ہے، واللّٰہ تعالٰی اعلم۔

[116] الفردوس بمأثور الخطاب، حدیث ۶۸۳۸، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۴/ ۲۸۳

[117] جامع الترمذی، مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب، امین کمپنی خانہ رشیدیہ، دہلی، ۲/ ۲۰۹

نوع آخر ف بعد طلوع آفتاب عالمتاب خاتمیت صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ وعلٰی آلہ الکرام جو کسی کے لئے ادعائے نبوت کرے دجّال کذّاب مستحق لعنت وعذاب ہے۔

امام بخاری حضرت ابوہریرہ اور احمد و مسلم وابوداؤد و ترمذی وابن ماجہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، وھذا حدیث ثوبان، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی[118]،ولفظ البخاری دجالون کذابون قریبامن ثلثین[119]	عنقریب اس امت میں قریب تیس کے دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (اور بخاری کے الفاظ ہیں دجال کذاب تقریبًا تیس ہوں گے۔ت)

کذاب اور دجال

امام احمد وطبرانی وضیاء حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فی امتی کذابون و دجالون سبعۃ و عشرون منھم اربع نسوۃ وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی[120]	میری امتِ دعوت میں (کہ مومن وکافر سب کو شامل ہے) ستائیس کذاب دجال ہوں گے ان میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

جھوٹے مدعیان نبوت:

ابن عساکر علاء بن زیاد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مرسلًا راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون دجّالون کذابون کلھم یزعم انہ نبی[121] (الحدیث)	قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نکلیں گے۔

ف: نوع پنجم حضور کے بعد جو کسی کو نبوت ملنی مانے دجال کذاب ہے۔

---

[118] سنن ابی داؤد، کتاب الفتن، ذکر الفتن ودلائلھا آفتاب عالم پریس، لاہور، ۲/ ۲۲۸

[119] صحیح البخاری، کتاب الفتن، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۲/ ۱۰۵۴

[120] مسند امام احمد، حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ، دار الفکر بیروت، ۵/ ۳۹۶

[121] تہذیب تاریخ ابن عساکر، ترجمہ الحارث بن سعید الکذاب، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۳/ ۴۴۵

تذییل: ابویعلٰی مسند میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلثون کذابًا منھم مسیلمة والعنسی والمختار[122]	قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں ان میں سے مسیلمہ اور اسود عنسی و مختار ثقفی ہے، اخذ ہم اللہ تعالٰی۔

الحمدللہ بفضلہٖ تعالٰی یہ تینوں خبیث کُتّے شیران اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے، اسود مردود خود زمانہ اقدس اور مسیلمہ ملعون زمانہ خلافت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و مختار ثقفی ملعون زمانہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما میں، **وللہ الحمد** [عــه]

حضرت علی اور ختم نبوت:

نوع آخر [ف] خاص امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کے بارے میں متواتر حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔

امام احمد مسند اور بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ صحاح، ابن ابی شیبہ سنن، ابن جریر تہذیب الآثار میں بطریق عدیدہ کثیرہ سیدنا سعد بن ابی وقاص، اور حاکم بتصحیح اسناد مستدرک، اور طبرانی معجم کبیر و اوسط، اور ابوبکر عاقولی فوائد میں، اور ابن مردویہ مطولًا اور بزار بطریق عبداللہ بن ابی بکر عن حکیم بن جبیر عن الحسن بن سعد مولٰی علی، اور ابن عساکر بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل امیر المؤمنین مولٰی علی اور احمد و حاکم و طبرانی و عقیلی حضرت عبداللہ بن عباس، اور احمد حضرت امیر معاویہ، اور احمد و بزار و ابو جعفر بن محمد طبری و ابوبکر مطیری حضرت ابوسعید خدری، اور ترمذی بافادہ تحسین حضرت جابر بن عبداللہ سے مسندًا اور حضرت ابوہریرہ سے تعلیقًا، اور طبرانی کبیر اور خطیب کتاب المتفق والمتفرق میں حضرت عبداللہ بن عمر، اور ابو نعیم فضائل الصحابہ میں حضرت سعید بن زید، اور طبرانی کبیر میں حضرات براء بن عازب و زید بن ارقم وحبشی

ف: نوع ششم خاص مولٰی علی کے باب میں متواتر حدیثیں کہ نبوت ختم ہوگئی نبوت میں ان کا حصہ نہیں۔

عــه: مسلیمہ خبیث کے قاتل وحشی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں جنہوں نے زمانہ کفر میں سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کیا وہ فرمایا کرتے **قتلت خیر النّاس وشرّ النّاس**[123]، میں نے بہتر شخص کو شہید کیا پھر سب سے بدتر کو مارا۔

---

[122] مسند ابو یعلی، مروی از عبداللہ بن زبیر، حدیث ۶۷۸۶، موسسۃ علوم القرآن، بیروت، ۶/ ۱۹۹

[123] الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب علی ہامش الاصابۃ باب الافراد فی الواو، دار صادر، بیروت، ۳/ ۶۴۵

بن جنادہ و جابر بن سمرہ و مالک بن حویرث و حضرت ام المؤمنین ام سلمہ، زوجہ امیر المؤمنین علی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے راوی، حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو تشریف لیجاتے وقت امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا امیر المؤمنین نے عرض کی یارسول اللہ! حضور مجھے عورتوں اور بچّوں میں چھوڑے جاتے ہیں، فرمایا:

اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انہ لانبی بعدی[124]	یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔

مسند و مستدرک میں حدیث ابن عباس یوں ہے:

الا ترضی ان تکون بمنزلۃ ھارون من موسٰی الا انک لست بنبی[125]	کیا تم راضی نہیں کہ بمنزلہ ہارون کے ہو موسٰی سے مگر یہ کہ تم نبی نہیں۔

حضرت اسماء کی حدیث اس طرح ہے:

قالت ھبط جبریل علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال یا محمد ان ربك یقرأك السلام ویقول لك علیّ منك بمنزلۃ ھارون من موسٰی لکن لا نبی بعدک[126]	جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی حضور کا رب حضور کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے علی (رضی اللہ تعالٰی عنہ) تمہاری نیابت میں ایسا ہے جیسا موسٰی کے لئے ہارون، مگر تمہارے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

[124] صحیح البخاری، مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱/ ۵۲۶، جامع الترمذی، مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ، امین کمپنی کتب خانہ، رشیدیہ، دہلی، ۲/ ۲۱۴، صحیح مسلم کتاب الفضائل، مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔ ۲/ ۲۷۸، مسند احمد بن حنبل، حدیث حضرت سعد ابن وقاص، دار الفکر بیروت، ۱/ ۱۸۲

[125] المجمع الزوائد بحوالہ احمد وغیرہ عن ابن عباس باب جامع مناقب علی رضی اللہ تعالٰی عنہ، دار الکتاب بیروت، ۹/ ۱۲۰، المستدرك للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابہ، دار الفکر، بیروت، ۳/ ۱۰۹

[126] المعجم الکبیر، حدیث ۳۸۴ تا ۳۸۹، المکتبۃ الفیصلیۃ، بیروت، ۲۴/ ۱۴۶ و ۱۴۷

فضائل صحابہ امام احمد میں حدیث امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ یوں ہے کسی نے ان سے ایک مسئلہ پوچھافرمایا: سل عنھا علی ابن ابی طالب فھواعلم مولا علی سے پوچھیو وہ اعلم ہیں، سائل نے کہا: یاامیر المؤمنین! مجھے آپ کاجواب ان کے جواب سے زیادہ محبوب ہے، فرمایا:

بئسما قلت لقد کرھت رجلا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یغرہ بالعلم غرا ولقد قال لہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وکان عمر اذا اشکل علیہ شیئ یاخذ منہ[127]	تونے سخت بُری بات کہی ایسے کو ناپسند کیا جس کے علم کی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عزت فرماتے تھے اور بیشک حضور نے ان سے کہا تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسٰی علیہما الصلوٰۃ والسلام سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جب کسی بات میں شبہ پڑتا ان سے حاصل کرتے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

یاعلی أخصمك بالنبوۃ ولا نبوۃ بعدی[128]	اے علی! میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزیلہ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوّت اصلاً نہیں۔

حضرت علی کی عیادت:

ابن ابی عاصم اور ابن جریر بافادہ تصحیح اور طبرانی اوسط اور ابن شاہین کتاب السنہ میں امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے راوی، میں بیمار تھاخدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہوا حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیااور خود نماز میں مشغول ہوئے، ردائے مبارک کاآنچل مجھ پر ڈال لیا، پھر بعد نماز فرمایا:

برئت یا ابن ابی طالب فلا بأس علیك ما سألت اللہ لی شیئا الا سألت لك مثلہ ولا سألت اللہ شیئا	اے ابن ابی طالب! تم اچھے ہوگئے تم پر کچھ تکلیف نہیں، میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ اپنے لئے مانگا تمہارے لئے بھی اس کی مانند سوال کیا

[127] فضائل الصحابۃ لامام احمد بن حنبل، حدیث ۱۱۵۳، فضائل علی علیہ السلام، موسسۃ الرسالہ، بیروت، ۲/۶۷۵

[128] حلیۃ الاولیاء، المسندۃ فی مناقبھم وفضائلھم نمبر ۴ علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱/ ۶۵

الا اعطانیہ غیرانہ قیل لی انہ لا نبی بعدک۔	اور میں نے جو کچھ چاہا رب عزوجل نے مجھے عطافرمایا مگر مجھ سے یہ فرمایا گیاکہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں اسی وقت ایسا تندرست ہوگیا گویا بیمار ہی نہ تھا[129]

تنبیہ: اقول: وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالٰی سے ہے) یہ حدیث حضرت امیر المؤمنین کے لئے مرتبہ صدیقیت کا حصول بتاتی ہے، صدیقیت ایک مرتبہ تلو نبوت ہے کہ اس کے اور نبوت کے بیچ میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام ادق واخفی کہ نصیبہ حضرت صدیق اکبر اکرم واتقی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے تو اجناس وانواع واصناف فضائل وکمالات وبلندی درجات میں خصائص وملزومات نبوت کے سوا صدیقین ہر عطیہ بہیہ کے لائق واہل ہیں اگرچہ باہم ان میں تفاوت وتفاضل کثیر ووافر ہو۔

آخر نہ دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ابن جمیل ونائب جلیل حضور پرنور سید الاسیاد فرد الافراد غوث اعظم غیث اکرم غیاث عالم محبوب سبحانی مطلوب ربانی سیدنا ومولانا ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

کل ولی علٰی قدم نبی وانا علٰی قدم جدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وما رفع المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قدما الا وضعت انا قدمی فی الموضع الذی رفع قدمہ منہ، الا ان یکون قدما من اقدام النبوۃ فانہ لا سبیل ان ینالہ غیر نبی[130]، رواہ الامام الاجل ابوالحسن علی الشطنوفی قدس سرہ فی بھجۃ الاسرار فقال اخبرنا ابو محمد سالم بن علی بن عبد اللہ بن سنان الدمیاطی المصری	ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قدم پاک پر ہوں مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے اسی جگہ قدم رکھا مگر نبوت کے قدم کہ ان کی طرف غیر نبی کو اصلاً راہ نہیں (اس کو امام ابوالحسن علی شطنوفی قدس سرہ نے بہجۃ الاسرار میں روایت کیا، تو کہا ابو محمد سالم بن علی بن عبداللہ بن سنان الدمیاطی المصری جو قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں پیدا ہوئے، انہوں نے کہا مجھے شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبداللہ سہروردی

[129] کنز العمال بحوالہ ابن ابی عاصم وابن جریر وطس وابن شاہین فی السنۃ حدیث ۳۶۵۱۳ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۳/ ۱۷۰

[130] بہجۃ الاسرار، ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسہ الخ، مطبع مصطفی البابی، الحلبی، مصر ص ۲۲

Arabic	Urdu
المولد بالقاہرة ۶۷۱سنة احدی وسبعین وستمائة، قال اخبرنا الشیخ القدوة شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبداللہ السہروردی ببغداد ۶۲۴ سنة اربع و عشرین وستمائة قال سمعت الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ یقول علی الکرسی بمدرستہ[131] (فذکرہ)۔	نے ۶۲۴ھ کو بغداد میں بیان کیا کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مدرسہ میں کرسی پر تشریف فرما، کہتے ہوئے سنا تو وہ ذکر فرمایا جو گزرا۔ (ت)

بالجملہ مادون نبوت پر فائز ہونا نہ تفرد کی دلیل نہ حجت تفضیل کہ وہ صدہا میں مشترک اور فی نفسہٖ مشکک، ہر غوث و صدیق اس میں شریک اور ان پر بشدّت مقول بالتشکیک، بلکہ خود حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

Arabic	Urdu
من اتاہ ملک الموت وھو یطلب العلم کان بینہ وبین الانبیاء درجة واحدة درجة النبوة[132] رواہ ابن النجار عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	جس کے پاس ملک الموت آئیں اور وہ طلب علم میں ہو اس میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں صرف ایک درجے کا فرق ہے کہ درجہ نبوت ہے (اسے ابن النجار نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

دوسری حدیث میں ہے:

Arabic	Urdu
کا دحملة القراٰن ان یکونوا انبیاء الا انہ لا یوحٰی الیھم[133]، رواہ الدیلمی فی حدیث عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما۔	قریب ہے حاملان قرآن انبیاء ہوں مگر یہ کہ ان کی طرف وحی نہیں آتی (اسے دیلمی نے ایک حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا)

تو اس کے امثال سے حضرات خلفائے ثلٰثہ رضی اللہ تعالٰی عنہم پر امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تفضیل کا وہم نہیں ہوسکتا۔

[131] بہجة الاسرار، ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسہ الخ، مطبع مصطفی البابی، الحلبی، مصر ص ۲۲

[132] کنز العمال، بحوالہ ابن النجار عن انس حدیث ۲۸۸۲۹، موسسة الرسالة، بیروت، ۱۰/ ۱۶۰

[133] الفردوس بمأثور الخطاب، حدیث ۲۲۱، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱/ ۷۵

ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں:

علماء فرماتے ہیں، ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں اور علی مرتضی صدیق اصغر، صدیق اکبر کا مقام اعلٰی صدیقیت سے بلند و بالا ہے، نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں ہے:

اما تخصیص ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ فلانہ الصدیق الاکبر الذی سبق الناس کلھم لتصدیقہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ولم یصدر منہ غیرہ قط وکذا علی کرم اللہ تعالٰی وجھہ فانہ یسمی الصدیق الاصغر الذی لم یتلبس بکفر قط ولم یسجد لغیر اللہ مع صغرہٖ وکون ابیہ علٰی غیر الملۃ ولذا خصّ بقول علی کرم اللہ تعالٰی وجھہ[134]	لیکن ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تخصیص اس لئے کہ وہ صدیق اکبر ہیں جو تمام لوگوں میں آگے ہیں کیونکہ انہوں نے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کی وہ کسی کو حاصل نہیں اور یونہی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کا نام صدیق اصغر ہے جو ہرگز کفر سے ملتبس نہ ہوئے اور نہ ہی انہوں نے غیر اللہ کو سجدہ کیا باوجودیکہ وہ نابالغ تھے اور ان کے والد ملت اسلامیہ پر نہ تھے، اسی وجہ سے انہوں نے علی کرم اللہ وجہہ کے قول کو خاص طور پر لیا۔

حضرت خاتم الولایۃ المحمدیۃ فی زمانہ بحر الحقائق ولسان القوم بجنانہ وبیانہ سیدی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نفعنا اللہ فی الدارین بفیضانہ فتوحات مکیہ شریفہ میں فرماتے ہیں:

فلو فقد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی ذٰلک الوطن وحضرہ ابوبکر لقام فی ذٰلک المقام الذی اقیم فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لانہ لیس ثم اعلٰی منہ یحجبہ عن ذٰلک فھو صادق ذٰلک الوقت وحکمہ وماسواہ تحت حکمہ (ثم قال) وھذا المقام الذی اثبتناہ بین الصدیقیۃ ونبوۃ التشریع الذی ھو مقام القربۃ وھو للافراد ھو دون نبوۃ التشریع۔	یعنی اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر حاضر ہوں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مقام پر صدیق قیام کریں گے کہ وہاں صدیق سے اعلٰی کوئی نہیں جو انہیں اس سے روکے وہ اس وقت کے صادق و حکیم ہیں، اور جو ان کے سوا ہیں سب ان کے زیر حکم، یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا صدیقیت اور نبوت شریعت کے بیچ میں ہے، یہ مقام قربت فردوں کے لئے ہے، اللہ کے نزدیک

[134] نسیم الریاض شرح شفاء امام عیاض، الباب الاول، الفصل الاول، دار الفکر بیروت، ۱/ ۱۴۲

وفوق الصدیقیة فی المنزلة عند اللہ والمشار الیه بالسر الذی وقر فی صدر ابی بکر ففضل به الصدیقین اذحصل له مالیس فی شرط الصدیقیة ولامن لوازمها فلیس بین ابی بکر وبین رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم رجل لانه صاحب الصدیقیة وصاحب سر[135]	نبوت شریعت سے نیچا اور صدیقیت سے مرتبے میں بالا ہے اسی کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو سینہ صدیق میں متمکن ہوا جس کے باعث وہ تمام صدیقوں سے افضل قرار پائے کہ ان کے قلوب میں وہ رازِ الٰہی حاصل ہوا جو نہ صدیقیت کی شرط ہے نہ اس کے لوازم سے، تو ابوبکر صدیق اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص نہیں کہ وہ توصدیقیت والے بھی ہیں اور صاحبِ راز بھی، رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

تذییل: بعض احادیث علویہ مبطلہ دعوی غلویہ۔

مولا علی کی نگاہ میں مقام صدیق اکبر

صحیح بخاری شریف میں امام محمد بن حنفیّہ صاحبزادہ امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے ہے:

قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من، قال ثم عمر ثم خشیت ان اقول ثم من فیقول عثمان فقلت ثم انت یا ابت، فقال ما انا الّا رجل من المسلمین[136]، رواہ ایضا ابن ابی عاصم و خشیش وابو نعیم فی الحلیة الاولیاء۔	میں نے اپنے والد ماجد مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر۔ میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر۔ پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں کہوں پھر کون تو فرمادیں عثمان، اس لئے میں نے سبقت کرکے کہا اے باپ میرے! پھر آپ؟ فرمایا: میں تو نہیں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے (اسے ابن ابی عاصم اور خشیش اور ابو نعیم نے بھی حلیۃ الاولیاء میں بیان کیا ہے۔ت)

---

[135] الفتوحات المکیة، الباب الثالث والسبعون، دار احیائ التراث العربی، بیروت، ۲/ ۲۵

[136] صحیح بخاری، کتاب المناقب، فضائل ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/ ۵۱۸، جامع الاحادیث بحوالہ خ ود وابن ابی عاصم و خشیش وغیرہ، حدیث ۱۴۱۷۷ دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۱۷، کنزالعمال، بحوالہ خ ود وابن ابی عاصم و خشیش وغیرہ، ۳۶۰۹۴ موسسة الرسالہ، بیروت، ۱۳/ ۷

طبرانی معجم اوسط میں صلہ بن زفر سے راوی، جب امیر المؤمنین مولیٰ علی کے سامنے لوگ ابوبکر صدیق کا ذکر کرتے، امیر المؤمنین فرماتے:

السباق یذکرون السابق یذکرون والذی نفسی بیدہ ما استبقنا الی خیر قط الاسبقنا الیہ ابوبکر [137]	ابوبکر کا بڑی سبقت والے ذکر کر رہے ہیں کمال پیشی لے جانے والے کا تذکرہ کرتے ہیں قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب ہم نے کسی خیر میں پیشی چاہی ہے ابوبکر ہم سب پر سبقت لے گئے ہیں۔

حضرت صدیق کے بارے میں حضرت علی رائے:

ابو القاسم طلحی وابن ابی عاصم وابن شاہین واللالکائی سب اپنی اپنی کتاب السنہ میں اور عشاری فضائل صدیق اور اصبہانی کتاب الحجہ اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں راوی، امیر المؤمنین کو خبر پہنچی کچھ لوگ انہیں ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے افضل بتاتے ہیں منبر شریف پر تشریف لے گئے حمد وثنائے الٰہی کے بعد فرمایا:

ایھا الناس بلغنی ان اقواما یفضلو نی علی ابی بکر و عمر ولو کنت تقدمت فیہ لعاقبت فیہ، فمن سمعتہ بعد ھذا الیوم یقول ھذا فھو مفتر، علیہ حد المفتری خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابو بکر ثم عمر (زاد غیر الطلحی) ثم احدثنا بعضھم احداثا یقضی اللہ فیھا مایشاء [138]	اے لوگو! مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے متنبہ کرچکا ہوتا تو اب سزا دیتا، آج کے بعد جسے ایسا کہتا سنوں گا وہ مفتری ہے، اس پر مفتری کی حد آئے گی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر ان کے بعد ہم سے کچھ نئے امور واقع ہوئے کہ خدا ان میں جو چاہے گا حکم فرمائے گا۔

امام ابوعمران عبدالبر استیعاب میں حکم بن حجل سے اور امام ابوالحسن دارقطنی سنن میں روایت کرتے ہیں امیر المؤمنین مولا علی فرماتے ہیں:

---

[137] المعجم الاوسط، حدیث ۷۱۶۴، مکتبۃ المعارف الریاض، ۸/ ۸۲، جامع الاحادیث بحوالہ طس، حدیث ۷۶۸۸، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۰۹

[138] کنز العمال بحوالہ ابن ابی عاصم و ابن شاہین واللالکائی والعشاری، حدیث ۳۶۱۴۳، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۳/ ۲۱، جامع الاحادیث ابن ابی عاصم و ابن شاہین واللالکائی والعشاری، حدیث ۷۷۳۵، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۲۲

لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر و عمر الاجلد تہ حد المفتری[139]	میں جسے پاؤں گا کہ ابو بکر و عمر پر مجھے تفضیل دیتا ہے اسے مفتری کی حد اسّی کوڑے لگاؤں گا۔

ابن عساکر بطریق الزہری عن عبداللہ بن کثیر راوی، امیر المؤمنین فرماتے ہیں:

لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر الاجلد تہ جلدا وجیعا[140]	جو مجھے ابو بکر و عمر سے افضل کہے گا اسے دردناک کوڑے لگاؤں گا۔

امام احمد مسند اور عدنی مائتین اور ابو عبید کتاب الغریب اور نعیم بن حماد فتن اور خثیمہ بن سلیمان طرابلسی فضائل الصحابہ اور حاکم مستدرک اور خطیب تلخیص المتشابہ میں راوی، امیر المؤمنین فرماتے ہیں:

سبق رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وصلی ابو بکر وثلث عمر ثم خطبتنا فتنۃ و یعفواللہ عمن یشاء[141]، وللخطیب وغیرہ فھو ما شاء اللہ زاد ھو فمن فضلنی علی ابی بکر وعمر رضی اللہ تعالٰی عنھما فعلیہ حد المفتری من الجلد واسقاط الشھادۃ[142]	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سبقت لے گئے اور ان کے دوسرے ابو بکر اور تیسرے عمر ہوئے، پھر ہمیں فتنے نے مضطرب کیا اور خدا جسے چاہے معاف فرمائے گا یا فرمایا جو خدا نے چاہا وہ ہوا تو جو مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما پر فضیلت دے اس پر مفتری کی حد واجب ہے اسّی کوڑے لگائے جائیں اور گواہی کبھی نہ سنی جائے۔

ابو طالب عشاری بطریق الحسن بن کثیر عن ابیہ راوی، ایک شخص نے امیر المؤمنین علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ خیر الناس ہیں۔ فرمایا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ کہا نہ۔ فرمایا: ابو بکر کو دیکھا؟ کہا: نہ فرمایا: عمر کو دیکھا؟ کہا: نہ، فرمایا:

اما انک لو قلت انک رأیت النبی	سن لے اگر تو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دیکھنے

[139] جامع الاحادیث عن الحکم بن حجل عن علی، حدیث ۷۷۴۷، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۲۵، مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، ترجمہ ۲۲، عبداللہ ابن ابی قحافہ، دار الفکر بیروت، ۱۳/ ۱۱۰

[140] جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن علی، حدیث ۷۷۲۳، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۱۹، کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن علی، حدیث ۳۶۱۰۳، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۳/ ۹

[141] المستدرک علی الصحیحین کتاب معرفۃ الصحابہ رضی اللہ تعالٰی عنھم، مناقب ابی بکر، دار الفکر بیروت، ۳/ ۶۸۔۶۷

[142] کنز العمال بحوالہ خط فی تلخیص المتشابہ، حدیث ۳۶۱۰۲، موسسۃ الرسالہ، بیروت، ۱۳/ ۹، جامع الاحادیث خط فی تلخیص المتشابہ، حدیث ۷۷۲۲، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۱۹

عربی	اردو
صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم لقتلتك ولو قلت رأیت ابا بکر و عمر لجلدتک[143]	کے بعد خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا اقرار کرتا اور پھر مجھے خیر الناس کہتا تو میں تجھے قتل کرتا اور اگر تو ابوبکر و عمر کو دیکھے ہوتا اور مجھے افضل بتاتا تو تجھے حد لگاتا۔

ابن عساکر سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے فرمایا:

عربی	اردو
لایفضلنی احد علی ابی بکر و عمر الاوقد انکر حقی وحق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم[144]	جو مجھے ابوبکر و عمر پر تفضیل دے گا وہ میرے اور تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حق کا منکر ہوگا۔

حضرات شیخین اولین جنتی ہیں:

ابو طالب عشاری اور اصبہانی کتاب الحجہ میں عبد خیر سے راوی، میں نے امیر المؤمنین مولٰی علی سے عرض کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟ فرمایا: ابوبکر و عمر۔ میں نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں جائیں گے؟ فرمایا:

عربی	اردو
ای والذی فلق الحبة وبرأ النسمة انهما لیاکلان من ثمارها و یرویان من مائها ویتکئان علٰی فرشها وانا موقوف بالحساب[145]	ہاں قسم اس کی جس نے بیج کو چیر کر پیڑ اگایا اور آدمی کو اپنی قدرت سے تصویر فرمایا بیشک وہ دونوں جنت کے پھل کھائیں گے، اس کے پانی سے سیراب ہوں گے، اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حساب میں کھڑا ہوں گا۔

خیر الناس بعد رسول اللہ:

ابوذر ہروی ودار قطنی وغیرہما حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی میں نے امیر المؤمنین سے عرض کی:

عربی	اردو
یا خیرالناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فقال مهلا یا اباجحیفة	یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرمایا ٹھہر وائے ابو جحیفہ! کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ

[143] جامع الاحادیث بحوالہ العشاری، حدیث ۷۷۴۳، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۲۵، کنز العمال بحوالہ العشاری، حدیث ۳۶۱۵۳، موسسۃ الرسالہ بیروت، ۱۳/ ۲۶

[144] جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر، حدیث ۷۷۳۳، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۲۲۔۲۲۱

[145] جامع الاحادیث بحوالہ ابو طالب العشاری والا صفهانی الخ حدیث ۷۷۲۰، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۱۹

الا اخبرك بخير الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابو بکر و عمر[146]	کون ہے؟ فرمایا اے ابوجحیفہ! خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہما) ہیں۔

افضل الناس بعد رسول اللہ:

ابو نعیم حلیہ اور ابن شاہین کتاب السنہ اور ابن عساکر تاریخ میں عمرو بن حریث سے راوی میں نے امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ کو منبر پر فرماتے سنا:

ان افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابو بکر و عمر و عثمان وفی لفظ ثم عمر ثم عثمان[147]	بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے افضل ابوبکر و عمر و عثمان ہیں، اور بالفاظ دیگر پھر عمر پھر عثمان۔

مولود ازکٰی فی الاسلام:

ابن عساکر بطریق سعد ابن طریف اصبغ بن نباتہ سے راوی، فرمایا:

قلت لعلی یا امیر المؤمنین من خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم؟ قال ابو بکر، قلت ثم من؟ قال ثم عمر، قلت ثم من؟ قال ثم عثمان، قلت ثم من؟ قال انا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بعینی ھاتین والا فعمیتا، وباذنی ھاتین والا فصمتا، یقول ماولد فی الاسلام مولود ازکٰی ولا اطھر ولا افضل من ابی بکر ثم عمر[148]	میں نے مولٰی علی سے عرض کی یا امیر المؤمنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر۔ میں نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: عمر، کہا پھر کون؟ فرمایا: عثمان، کہا: پھر کون؟ فرمایا: میں، میں نے ان آنکھوں سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا ورنہ یہ آنکھیں پھوٹ جائیں اور ان کانوں سے فرماتے سنا ورنہ بہرے ہو جائیں حضور فرماتے تھے اسلام میں کوئی شخص ایسا پیدا نہ ہوا جو ابوبکر پھر عمر سے زیادہ پاکیزہ زیادہ فضیلت والا ہو۔

[146] جامع الاحادیث بحوالہ الصابونی فی المائتین، حدیث ۳۴۷۷، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۲۲، کنز العمال بحوالہ الصابونی فی المائتین، وطس وکر حدیث ۳۶۱۴۱، موسسۃ الرسالہ، بیروت، ۱۳/ ۲۱

[147] کنز العمال، بحوالہ ابن عساکر وحل ابن شاہین فی السنہ، حدیث ۸۰۰۶، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۹۰

[148] جامع احادیث ابن عساکر حدیث ۸۰۲۳، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۹۴

ابو طالب عشاری فضائل الصدیق میں راوی، امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

وھل انا الاّ حسنۃ من حسنات ابی بکر [149]	میں کون ہوں مگر ابو بکر کی نیکیوں سے ایک نیکی۔

سیدنا صدیق کی سبقت کی چہار وجوہات:

خیثمہ طرابلسی وابن عساکر ابوالزناد سے راوی، ایک شخص نے مولٰی علی سے عرض کی: یا امیر المؤمنین! کیا بات ہوئی کہ مہاجرین وانصار نے ابو بکر کو تقدیم دی حالانکہ آپ کے مناقب بیشتر اور اسلام وسوابق پیشتر، فرمایا: اگر مسلمان کے لئے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کردیتا، افسوس تجھ پر، ابو بکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت لے گئے، افشائے اسلام میں مجھ سے پہلے، ہجرت میں مجھ سے سابق، صحبت غار میں انہیں کا حصہ، نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے امامت کے لئے انہیں کو مقدم فرمایا ویحك ان اللہ ذم الناس کلھم ومدح ابابکر فقال الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ[150]، (الاٰیۃ) افسوس تجھ پر بیشک اللہ تعالٰی نے سب کی مذمت کی اور ابو بکر کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے اگر تم اس نبی کی مدد نہ کرو تو اللہ تعالٰی نے اس کی مدد فرمائی جب کافروں نے اسے مکے سے باہر کیا دوسرا ان دو کا جب وہ غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتا تھا غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت صدیق کا تقدم:

خطیب بغدادی وابن عساکر اور دیلمی مسند الفردوس اور عشاری فضائل الصدیق میں امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سألت اللہ ثلثا ان یقدمك فابی علی الا تقدیم ابی بکر [151]	اے علی! میں نے اللہ عزوجل سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے اللہ تعالٰی نے نہ مانا مگر ابو بکر کو مقدم رکھنا۔

حضرت علی کی مدح افراط و تفریط کا شکار:

عبداللہ بن احمد زوائد مسند میں، اور ابو یعلٰی ودورقی وحاکم وابن ابی عاصم

---

[149] جامع الاحادیث بحوالہ ابی طالب العشاری، حدیث ۷۶۸۴، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۰۸

[150] جامع الاحادیث بحوالہ خیثمہ وابن عساکر حدیث ۷۶۸۹، دار الفکر بیروت، ۱۶/ ۲۰۹

[151] تاریخ بغداد، حدیث ۵۹۲۱، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۱/ ۲۱۳، کنز العمال بحوالہ ابی طالب العشاری وغیرہ حدیث ۳۵۶۸۰، موسسۃ الرسالہ، بیروت، ۱۲/ ۵۱۵

وابن شاہین امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا:

دعانی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال یا علی ان فیك من عیسٰی مثلا ابغضته الیهود حتی بهتوا امه واحبته النصارٰی حتی انزلوه بالمنزلة التی لیس بها وقال علی الاوانه یهلك فیّ رجلان محب مطریئ یفرطنی بما لیس فیّ و مبغض مفتر یحمله شناٰنی علی ان یبهتنی الاوانی لست بنبی ولا یوحی الیّ، ولٰکنی اعمل بکتاب اللہ وسنة نبیه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم ما استطعت فما امرتکم به من طاعة اللہ فحق علیکم طاعتی فیما احببتم اوکرهتم وما امرتکم بمعصیة انا وغیری فلاطاعة لاحد فی معصیة اللہ انما الطاعة فی المعروف[152]	مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بلا کر ارشاد فرمایا: اے علی! تجھ میں ایک کہاوت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ہے، یہود نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا اور نصارٰی ان کے دوست بنے یہاں تک کہ جو مرتبہ ان کا نہ تھا وہاں جا اتارا، مولا علی فرماتے ہیں سن لو میرے معاملے میں دو شخص ہلاک ہوں گے ایک دوست میری تعریف میں حد سے بڑھنے والا جو میرا وہ مرتبہ بتائے گا جو مجھ میں نہیں، اور ایک دشمن مفتری جسے میری عداوت اس پر باعث ہوگی کہ مجھ پر تہمت اٹھائے، سن لو میں نہ تو نبی ہوں نہ مجھ پر وحی آتی ہے تو جہاں تک ہوسکے اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہوں تو میں جب تمہیں اطاعت الٰہی کا حکم دوں تو میری فرمانبرداری تم پر لازم ہے چاہے تمہیں پسند ہو خواہ ناگوار، اور اگر معصیت کا حکم دوں میں یا کوئی، تو اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت تو مشروع بات میں ہے۔

افضل الایمان: ابن عساکر سالم بن ابی الجعد سے راوی، فرمایا:

قلت لمحمد بن الحنفیة هل کان ابو بکر اول القوم اسلاما قال لا قلت فیما علا ابو بکر و سبق حتی لا یذکر احد غیر ابی بکر قال لانه کان افضلهم	میں نے امام محمد بن حنفیّہ صاحبزادہ مولا علی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے دریافت کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے، فرمایا نہ۔ میں نے کہا پھر کس وجہ سے ابوبکر سب پر بلند و سابق ہوئے میں نے امام محمد بن حنفیّہ صاحبزادہ مولا علی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے دریافت کیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے، فرمایا نہ۔ میں نے کہا پھر کس وجہ سے ابوبکر سب پر بلند و سابق ہوئے

[152] المستدرك للحاکم، کتاب معرفة الصحابه، دار الفکر بیروت، ۳/ ۱۲۳، مسند احمد بن حنبل مروی از علی رضی اللہ تعالٰی عنه، دار الفکر بیروت، ۱/ ۱۶۰

اسلاما حین اسلم حتی لحق بربه[153]	کہ ان کے سوا کوئی دوسرے کا ذکر ہی نہیں کرتا،

فرمایا: اس لئے کہ وہ جب سے مسلمان ہوئے اور جب تک اپنے رب عزوجل کے پاس گئے ان کا ایمان سب سے **افضل** رہا۔

شیخین کی افضیلت: امام دارقطنی جندب اسدی سے راوی:

ان محمد بن عبداللہ بن الحسن اتاہ قوم من اهل الکوفة والجزیرة فسألوہ عن ابی بکر و عمر فالتفت الیّ فقال انظر الی اهل بلادك یسألونی عن ابی بکر و عمر لهما افضل عندی من علی[154]	یعنی امام نفس زکیہ محمد بن عبداللہ محض ابن امام حسن مثنٰی ابن امام حسن مجتبٰی ابن مولٰی علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجوھھم کے پاس اہل کوفہ وجزیرہ سے کچھ لوگوں نے حاضر ہو کر ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما کے بارے میں سوال کیا امام نے میری طرف التفات کرکے فرمایا اپنے وطن والوں کو دیکھو مجھ سے ابو بکر و عمر کے باب میں سوال کرتے ہیں بیشک وہ دونوں میرے نزدیک علی سے **افضل** ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

رافضی اور خارجی نظریات:

حافظ عمر بن شبہ سیدنا امام زید شہید ابن امام زین العابدین ابن امام حسین شہید کربلا ابن مولا علی مرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی انہوں نے رافضیوں سے فرمایا:

انطلقت الخوارج فبرئت ممن دون ابی بکر و عمر ولم یستطیعوا ان یقولوا فیهما شیأا وانطلقتم انتم فطفرتم فوق ذٰلك فبرئتم منهما فمن بقی فواللہ ما بقی احدا الا برئتم منه[155]	خارجیوں نے چل کر تو انہیں سے برات کی جو ابو بکر و عمر سے نیچے ہیں یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالٰی عنہم مگر ابو بکر و عمر کی شان میں کچھ نہ کہہ سکے، اور اے رافضیو! تم نے ان سے اوپر جست کی کہ خود ابو بکر و عمر سے برات کر بیٹھے تو اب کون رہ گیا خدا کی قسم کوئی باقی نہ رہا جس سے تم نے تبرا نہ کیا۔

[153] الصواعق المحرقة بحوالہ ابن عساکر ،الباب الثانی، مکتبہ مجیدیہ، ملتان، ص ۵۳
[154] الصواعق المحرقة بحوالہ الدارقطنی عن جندب الاسدی، مکتبہ مجیدیہ، ملتان، ص ۵۵
[155] الصواعق المحرقة بحوالہ الحافظ عمر بن شعبہ، مکتبہ مجیدیہ، ملتان، ص ۵۳

رافضی کی سزا:

دارقطنی فضیل بن مرزوق سے راوی فرمایا:

قلت لعمر بن علی بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالٰی عنھم افیکم امام تفترض طاعتہ تعرفون ذٰلك لہ من لم یعرف ذٰلك لہ فمات مات میتۃ جاھلیۃ فقال لا واللہ ما ذٰلك فینامن قال ھذا فھو کاذب فقلت انھم یقولون ان ھذہ المنزلۃ کانت لعلی ثم للحسن ثم للحسین قال قاتلھم اللہ ویلھم ما ھذا من الدین واللہ ماھٰؤلاء الا متأکلین بناھذا مختصر [156]	میں نے امام زین العابدین کے صاحبزادے امام باقر کے بھائی امام عمر بن علی سے پوچھا آپ میں کوئی ایسا امام ہے جس کی طاعت فرض ہو آپ اس کا یہ حق پہچانتے ہیں جو اسے بے پہچانے مر جائے جاہلیت کی موت مرے، فرمایا خدا کی قسم ہم میں کوئی ایسا نہیں جو ایسا کہے جھوٹا ہے، میں نے کہا رافضی تو کہتے ہیں یہ مرتبہ مولا علی کا تھا، پھر امام حسن پھر امام حسین کو ملا۔ فرمایا: اللہ رافضیوں کو قتل کرے خرابی ہو ان کے لئے کیا دین ہے خدا کی قسم یہ لوگ نہیں مگر ہمارا نام لے کر دنیا کمانے والے والعیاذ باللہ عزوجل۔

نصوص ختم نبوت:

یہاں تک سو ۱۰۰ احادیث فقیر نے لکھیں اور چاہا کہ اسی پر بس کرے، پھر خیال آیا کہ ذکر پاک امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ ہے دس حدیثیں اور شامل ہوں کہ نام مبارک مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے عدد حاصل ہوں، نظر کروں تو فیضان روح مبارک امیر المؤمنین سے تذییلات میں دس حدیثیں خود ہی گزر چکی ہیں تذییل بعد حدیث ۲۵ یک و بعد ۳۹ سہ و بعد ۴۲ یک و بعد ۴۸ و ۵۸ دو ۲ دو ۲ و بعد ۶۲ یک یہ مقصود تو یوں حاصل تھا مگر از انجا کہ وضع رسالہ نصوص ختم نبوت میں ہے اور ۸ سے ۱۰۰ تک بیس ۲۰ حدیثیں اس مطلب کو دوسرے طرز سے ادا کرتی تھیں لہٰذا خاص مقصود کی بیس حدیثوں کا اضافہ ہی مناسب نظر آیا کہ خود اصل مرام پر سو حدیثوں کا عدد کامل اور اصل مرویات ایک سو بیس ۱۲۰ ہو کر تین چہل حدیث کا فضل حاصل ہو۔

ارشاداتِ انبیاء وعلمائے کتب سابقہ:

حاکم صحیح مستدرک میں وہب بن منبہ سے وہ حضرت عبداللہ بن عباس اور سات دیگر صحابہ کرام

---

[156] الصواعق المحرقۃ بحوالہ الدارقطنی عن فضیل بن مرزوق، الباب الثالث، مکتبہ مجیدیہ، ملتان، ص ۵۶

سے کہ سب اہل بدر تھے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک اللہ عزوجل روز قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو بلا کر فرمائے گا تم نے نوح کو کیا جواب دیا وہ کہیں گے نوح نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کچھ نصیحت کی، نہ ہاں یا نہ کا کوئی حکم سنایا، نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے:

دعوتھم یا رب دعاء فاشیا فی الاولین و الاٰخرین امۃ حتی انتھی الی خاتم النبیین احمد فانتسخہ وقرأہ وامن بہ وصدقہ۔	الٰہی! میں نے انہیں ایسی دعوت کی جس کی خبر پے در پے گرے سب اگلوں پچھلوں میں پھیل گئی، یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی احمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تک پہنچی انہوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق فرمائی،

حق سبحانہ، وتعالٰی فرمائے گا احمد وامتِ احمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بلاؤ۔

فیاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وامتہ یسعی نورھم بین ایدیھم [157]	رسول اللہ اور حضور کی امت حاضر آئیں گے یوں کہ ان کے نور ان کے آگے جولان کرتے ہوں گے۔

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے شہادت ادا کریں گے **الحدیث وقد اختصرناہ** (ہم نے حدیث کو اختصارًا نقل کیا ہے) دارقطنی غرائب، امام مالک اور بیہقی دلائل اور خطیب رواۃ مالک میں بطریق عدیدہ عن مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما، اور ابن ابی الدنیا، اور بیہقی وابو نعیم دلائل میں بطریق ابن لہیعہ عن مالک بن الازہر عن، نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما اور ابو نعیم دلائل میں من طریق یحیٰی بن ابراہیم بن ابی قتیلۃ عن بن اسلم عن ابیہ اسلم مولٰی عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ، اور معاذ بن المثنٰی زوائد مسند مسدد میں بطریق منتصر بن دینار عن عبداللہ بن ابی الھذیل راوی ہیں اور بروجہ آخر واقدی مغازی میں عن عبدالعزیز بن عمر بن جعونۃ بن نضلۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ، اور ابن جریر تاریخ اور باوردی کتاب الصحابہ میں بطریق ابی معروف عبداللہ بن معروف عن ابی عبدالرحمن الانصاری عن محمد بن حسین بن علی بن ابی طالب، اور ابن ابی الدنیا امام محمد باقر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

وھذا حدیث معاذ و فیہ صریح النص	یہ حدیث معاذ کی ہے اور اس میں صریح نص ہے

[157] المستدرک للحاکم، کتاب التواریخ المتقدمین من الانبیاء، دار الفکر بیروت، ۲/ ۵۴۷-۸

على مرادنا ومازدنا من الطريق الاول ادرنا حوله هلالين۔	ہماری مراد پر،اور پہلے طریقہ سے ہم جو زیادتی کریں گے وہ ہلالین میں ہے۔

ذریب بن برثملا کی شہادت:

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نضلہ بن عمرو انصاری کو تین سو مہاجرین وانصار کے ساتھ تاراج حلوان عراق کے لئے بھیجا، یہ قیدی اور غنیمتیں لے آتے تھے، ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی، نضلہ نے اذان کہی، جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کبرت کبیرا یانضلۃ تم نے کبیر کی بڑائی کی اے نضلہ!، جب کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ جواب آیا **اخلصت یانضلۃ اخلاصًا** نضلہ! تم نے خالص توحید کی، جب کہا اشھد ان محمدا رسول اللہ آواز آئی **نبی بعث لا نبی بعدہ ھو النذیر وھو الذی بشرنا بہ عیسٰی بن مریم وعلٰی راس امتہ تقوم الساعۃ** یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں یہی ڈر سنانے والے یہی ہیں جن کی بشارت ہمیں عیسٰی بن مریم علیہم الصلٰوۃ والسلام نے دی تھی انہیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی۔ جب کہا حی علی الصلٰوۃ جواب آیا **فریضۃ فرضت** عــہ۱ **(طوبٰی لمن مشی الیھا وواظب علیھا)** نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا خوبی وشادمانی اس کے لئے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی رکھے، جب کہا حی علی الفلاح آواز آئی **افلح من اتاھا وواظب علیھا (افلح** عــہ۲ **من اجاب محمد**

عــہ۱: هكذا في السابع وفي الطريق الثاني عند البيهقي في الصلٰوة قال كلمة مقبولة وفي الفلاح قال البقاء لامة احمد صلى الله عليه وسلم، وعكس ابن ابي الدنيا فذكر في الصلٰوة البقاء لامة محمد صلى الله تعالٰى عليه وسلم وفي الفلاح كلمة مقبولة ۱۲منه۔ (م)

ساتویں طریقہ میں یوں ہے اور دوسرے طریقہ میں بیہقی کے ہاں یوں ہے، حی علی الصلٰوۃ پر کہا، یہ مقبول کلمہ ہے، اور حی علی الفلاح پر کہا اس میں امت محمدیہ کے لئے بقاء ہے اور ابن ابی الدنیا نے اس کا عکس بیان کیا کہ پہلے میں امت محمدیہ کی بقاء اور دوسرے میں مقبول کلمہ کہا ۱۲منہ۔

عــہ۲: زاد الخطيب وهو البقاء لامته صلى الله تعالٰى عليه وسلم ۱۲منه (م)

خطیب نے یوں زیادہ کہا، یہ امتِ محمدیہ کی بقاہے، ۱۲منہ

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) مراد کو پہنچا جو نماز کے لئے آیا اور اس پر مداومت کی، مراد کو پہنچا جس نے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اطاعت کی، جب کہا قد قامت الصلوٰۃ جواب آیا البقاء لامۃ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلٰی رؤسہا تقوم الساعۃ بقا ہے امت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے اور انہیں کے سروں پر قیامت ہوگی (جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ آواز آئی اخلصت الاخلاص کلہ یا نضلۃ فحرم اللہ بہا جسدك علی النار اے نضلہ ! تم نے پورا اخلاص کیا تو اللہ تعالٰی نے اس کے سبب تمہارا بدن دوزخ پر حرام فرمادیا) نماز کے بعد نضلہ کھڑے ہوئے اور کہا اے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے ! ہم نے تمہاری بات سنی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن، ظاہر ہو کر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عزوجل اور اس کے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم (اور امیر المؤمنین عمر) کے سفیر ہیں، اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بوڑھے شخص نمودار ہوئے، سپید مُو، دراز ریش، سر ایک چکی کے برابر، سپید اُون کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے، اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حاضرین نے جواب دیا، اور نضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ میں ذریب بن برثملا ہوں بندہ صالح عیسٰی بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وصی ہوں انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی تھی کہ میں ان کے نزول تک باقی رہوں (زادفی الطریق الثانی) (دوسرے طریقہ میں یہ زائد ہے۔ت) پھر ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہاں ہیں؟ کہا انتقال فرمایا۔ اس پر وہ بزرگ بشدت روئے، پھر کہا ان کے بعد کون ہوا؟ کہا ابوبکر۔ وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال ہوا۔ کہا پھر کون بیٹھا؟ کہا عمر۔ کہا امیر المؤمنین عمر سے میرا اسلام کہو، اور کہا کہ ثبات وسداد و آسانی پر عمل رکھئے کہ وقت قریب آلگا ہے، پھر علاماتِ قرب قیامت اور بہت کلماتِ وعظ وحکمت کہے اور غائب ہوگئے۔ جب امیر المؤمنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جایئے (اور وہ ملیں تو انہیں میرا اسلام کہئے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے) سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ (چار ہزار مہاجرین وانصار کے ساتھ) اس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے پنجگانہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ ملا۔ آخر واپس آئے [158]

---

[158] دلائل النبوۃ ابو نعیم، عالم الکتب بیروت، الجزء الاول ص ۲۸۔۲۵، دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی قصۃ وصیئ عیسٰی ابن مریم علیہما السلام، المکتبۃ الاثریہ، لاہور، ۵/ ۴۲۵ تا ۴۲۷

شام کے نصرانی ختم نبوت کی شہادت دیتے ہیں:

طبرانی معجم کبیر میں سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، میں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے؟ ہم نے کہاہاں، کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لوگے؟ میں نے کہاہاں، وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں، وہاں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی، اتنے میں ایک اور کتابی آکر بولا: کس شغل میں ہو؟ ہم نے حال کہا، وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا یہ دوسرا کون ہے، وہ کتابی بولا:

انہ لم یکن نبی الا کان بعدہ نبی الا ھذا فانہ لا نبی بعدہ وھذا الخلیفۃ بعدہ۔	بیشک کوئی نبی ایسانہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔

اسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیق کی تصویر تھی[159]

بادشاہ روم کی دربار میں ذکر مصطفٰی:

تذییل اوّل: ابن عساکر بطریق قاضی معافی بن زکریا حضرت عبادہ بن صامت، اور بیہقی و ابو نعیم بطریق حضرت ابوامامہ باہلی حضرت ہشام بن عاص سے راوی رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین، جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہر قل کے پاس بھیجا اور ہم اس کے شہ نشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہالا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ جانتا ہے یہ کہتے ہی اس کا شہ نشین ایسا ہلنے لگا جیسے ہوا کے جھونکے میں کھجور، اس نے کہلا بھیجا یہ تمہیں حق نہیں پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا ہم گئے وہ سرخ کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا آس پاس ہر چیز سرخ تھی اس کے اراکین دربار اس کے ساتھ تھے ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے وہ ہنس کر بولا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا؟ ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مجرے پر تو راضی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لئے بجالائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمہارے یہاں کیا ہے؟ ہم نے

---

[159] المعجم الکبیر، حدیث ۱۵۳۷، المکتبۃ الفیصلیۃ، بیروت، ۲/ ۱۲۵، دلائل النبوۃ ابو نعیم، عالم الکتب، بیروت، ۱/ ۹

کہالا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑگیا پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شہ نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا؟ ہم نے کہا ہاں، کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں؟ ہم نے کہا خدا کی قسم یہ تو ہم نے یہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے، بولا سچی بات خوب ہوتی ہے سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کہ کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزنے لگتی۔ ہم نے کہا یہ کیوں؟ کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبدہ ہو[160] (یعنی اللہ تعالٰی ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالم اسباب میں شان نبوت کو بھی غالبًا مجرائے عادت کے مطابق رکھتا ہے)

"وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا عَلَیْهِمْ مَّا یَلْبِسُوْنَ ۝" [161]	اگر ہم فرشتے کو نبی بناتے تو مرد ہی بناتے اور اس کو وہی لباس پہناتے جو مرد لوگ پہنتے ہیں۔

ولہذا انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام کے جہادوں میں بھی جنگ دو سرداروں کا مضمون رہتا ہے۔

الحرب بیننا و بینه سجال ینال منا و ننال منه[162]۔ رواه الشیخان عن ابی سفیان رضی اللہ تعالٰی عنه۔	(ہمارے اور ان کے درمیان جنگ کبھی وہ کامیاب اور کبھی ہم کامیاب ہوتے ہیں، اس کو شیخین نے ابوسفیان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

لہذا جب ابوسفیان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہر قل کو خبر دی کہ لڑائی میں کبھی ہم بھی ان پر غالب آتے ہیں ہر قل نے کہا **ھذہ اٰیة النبوۃ**[163] یہ نبوت کی نشانی ہے **رواہ البزار و ابونعیم عن دحیة الکلبی رضی اللہ تعالٰی عنه** (اسے بزار اور ابونعیم نے دحیہ کلبی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

[160] دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ما وجد من صورۃ نبینا محمد، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱/ ۸۷۔۳۸۶، جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن المعافی عن عبادۃ بن الصامت، حدیث ۱۵۶۴۱ دار الفکر، بیروت، ۲۰/ ۶۲

[161] القرآن الکریم ۶/ ۹

[162] صحیح البخاری، باب کیف کان بدء الوحی، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱/ ۴

[163] کشف الاستار عن زوائد البزار باب فیما کان عند اہل الکتاب من علامات نبوتہ، موسسۃ الرسالہ، بیروت، ۳/ ۱۱۷

تصرفِ اولیاء اور مظلومیت حسین:

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ بعض جہال ضعیف الایمان اس پر شک کرنے لگتے ہیں، اور اسی قبیل سے ہے جاہل وہابیوں کا اعتراض کہ اولیاء اگر اللہ تعالٰی کی طرف سے کچھ قدرت رکھتے تو امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کیوں ایسی مظلومی کے ساتھ شہید ہوجاتے، ایک اشارے میں یزید پلید کے لشکر کو کیوں نہ غارت فرمادیا۔ مگر یہ سفہاء نہیں جانتے کہ ان کی قدرت جو انہیں ان کے رب نے عطا فرمائی رضا و تسلیم وعبدیت کے ساتھ ہے نہ کہ معاذاللہ جباری و سرکشی وخودسری کے ساتھ مقوقس بادشاہ مصر نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے امتحاناً پوچھا کہ جب تم انہیں نبی کہتے ہو تو انہوں نے دعا کرکے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک فرمادیا جب انہوں نے ان کا شہر مکہ چھڑایا تھا، حاطب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: کیا تو عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول نہیں مانتا انہوں نے دعا کرکے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک کردیا جب انہوں نے انہیں پکڑا اور سولی دینے کا ارادہ کیا تھا؟ مقوقس بولا: **انت حکیم جآء من عند حکیم**[164]، تم حکیم ہو کہ حکیم کامل صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس سے آئے، **رواہ البیہقی عن حاطب رضی اللہ تعالٰی عنہ** (اس کو بیہقی نے حاطب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

خیر یہ تو فائدہ زائدہ تھا، حدیث سابق کی طرف عود کریں۔

ہر قل کے پاس انبیاء کی تصاویر:

پھر ہرقل نے ہمیں باعزاز واکرام ایک مکان میں اتارا، دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا، ایک رات ہمیں پھر بلا بھیجا، ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صندوقچہ زرنگار منگا کر کھولا اس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لگا تھا، اس نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا تہہ کیا ہوا نکالا اسے کھولا تو اس میں ایک سرخ تصویر تھی، مرد فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوبصورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دو گیسو غایت حسن وجمال میں) ہرقل بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ، کہا: یہ آدم ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پھر وہ تصویر رکھ کر دوسرا خانہ کھولا، اس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا، اس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی، مرد بسیار موئے سر مانند موئے قبطیاں، فراخ چشم، کشادہ سینہ، بزرگ سر (آنکھیں سرخ، داڑھی خوبصورت) پوچھا: انہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ، کہا یہ نوح ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریر سبز کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ

[164] دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماجاء الی کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم المقوقس دار الکتب العلمیہ بیروت ۴/ ۳۹۶

کی ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ، خوش چشم، دراز بینی (کشادہ پیشانی)، رخسارے سُتے ہوئے، سر پر نشانِ پیری، ریش مبارک سپید نورانی، تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے، سانس لے رہی ہے (مسکرا رہی ہے) کہا: ان سے واقف ہو؟ ہم نے کہا: نہ، کہا: یہ ابراہیم ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ پھر اسے رکھ کر ایک اور خانہ کھولا، اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا، اسے جو ہم نظر کریں تو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تصویر منیر تھی، بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم رونے لگے اور کہا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں، وہ بولا: تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محمد ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم یہ حضور اکرم کی تصویر پاک ہے گویا ہم حضور کو حالتِ حیات دنیوی میں دیکھ رہے ہیں، اسے سنتے ہی وہ اچھل پڑا بے حواس ہوگیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا: **اما انہ اٰخر البیوت ولکنی عجلتہ لانظر ما عندکم**[165]، سنتے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا کہ دیکھوں تمہارے پاس اس باب میں کیا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے اس لئے میں نے ترتیب قطع کرکے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو ضرور پہچان لو گے، **بحمداللہ تعالٰی** ایسا ہی ہوا، اور یہی دیکھ کر اس حرماں نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس جاتے رہے اٹھا بیٹھا دم بخود رہا۔

وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ[166]	(اللہ تعالٰی اپنے نور کو تام فرمائیگا اگرچہ کافر ناپسند کریں۔
"**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ**"[167]	**والحمدللہ رب العٰلمین**۔ت)

ہمارا مطلب تو **بحمداللہ** یہیں پورا ہوگیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے، اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے، حلیہ ہائے منورہ پر اطلاع مسلمین کے لئے اس کا خلاصہ بھی مناسب، یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں، ترجمہ مختصراً حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کا تھا، جو لفظ حدیث ہشام رضی اللہ تعالی عنہ سے بڑھائے خطوط ہلالی میں تھے، اب حدیث ہشام اتم وازید ہے کہ اس میں پانچ انبیاء لوط و اسحٰق و یعقوب و اسماعیل و یوسف علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر شریف زائد ہے لہذا اسی سے

---

[165] جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن معاذ عن عبادۃ بن الصامت حدیث ۱۵۶۴۱، دار الفکر بیروت ۲۰/ ۶۳، دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما وجد فی صورۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱/ ۳۸۷، ۳۸۸

[166] القران الکریم ۶۱/ ۸

[167] القرآن الکریم ۱/۱

اخذ کریں، اور جو مضمون حدیث عبادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ میں زائد ہوا سے خطوط ہلالی میں بڑھائیں۔

فرماتے ہیں پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا، حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سانولی نکالی (مگر حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے) مرد مر غول [عہ۱] مو سخت گھونگر والے بال، آنکھیں جانب باطن مائل، تیز نظر، ترش رو دانت، باہم چڑھے ہونٹ، سمٹا جیسے کوئی حالتِ غضب میں ہو۔ ہم سے کہا: انہیں پہچانتے ہو؟ یہ موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور ان کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی، صورت ان سے ملتی مگر سر پر خوب تیل پڑا ہوا، پیشانی کشادہ، پتلیاں جانب بینی مائل (سر مبارک مدوّر گول)، کہا: انہیں جانتے ہو؟ یہ ہارون علیہ السلام ہیں۔ پھر اور خانہ کھول کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، مرد گندم گوں، سر کے بال سیدھے، قد میانہ، چہرے سے آثار غضب نمایاں، کہا: یہ لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی، ناک اونچی، رخسارے ہلکے، چہرہ خوبصورت، کہا یہ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، صورت صورتِ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشابہ تھی مگر لب زیریں پر ایک تل تھا، کہا: یہ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی، رنگ گورا، چہرہ حسین، ناک بلند، قامت خوبصورت، چہرے پر نور درخشاں اور اس میں آثار خشوع نمایاں، رنگ میں سرخی کی جھلک تاباں، کہا: یہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے جد کریم اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہ تھی، چہرہ گویا آفتاب تھا، کہا یہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سرخ رنگ، باریک ساقیں، آنکھیں کم کھلی ہوئی [عہ۲] جیسے کسی کو روشنی میں چوندھ لگے، پیٹ ابھرا ہوا، قد میانہ، تلوار حمائل کئے، مگر حدیث عبادہ میں اس کے عوض

عہ۱: الحمدللہ حدیثیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں ابویعلٰی وابن عساکر نے بطریق یحیٰی بن ابی عمرو الشیبانی عن ابی صالح عن ام ھانی رضی اللہ تعالٰی عنہا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حدیث معراج میں موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی حلیہ روایت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

واما موسٰی فضخم اُدم طوال، کانہ من رجال شنوأۃ کثیر الشعر، غائر العینین، متراکب الاسنان مقلص الشفۃ خارج اللثۃ، عابس[168]	لیکن موسٰی علیہ السلام بھاری بدن، گندم گوں، طویل، گویا شنوہ قبیلہ کے لوگ، آنکھیں جانب باطن مائل، باہم چڑھے ہوئے دانت باہم ملے ہوئے ہونٹ، لٹکی داڑھی، سمٹا جیسے حالت غضب۔ ت۔ اور یہیں سے ترجیح حدیث صحیح ہشام رضی اللہ تعالٰی عنہ ظاہر ہوئی کہ گندمی رنگ بتایا تھا ۱۲منہ۔

عہ۲: یہ اس سالہاسال کے گریہ خوف الٰہی کا اثر تھا جس کے باعث رخسارہ انور پر دو خط سیاہ بن گئے تھے۔

---

[168] درمنثور بحوالہ ابی یعلٰی وابن عساکر، تحت آیہ سبحٰن الذی، منشورات مکتبۃ آیۃ اللہ العظمی، قم ایران، ۴/ ۱۴۸، المطالب العالیۃ بحوالہ ابی یعلی، حدیث ۴۲۸۷، دار الباز مکۃ المکرمۃ، ۴/ ۲۰۲

یوں ہے حریر سبز پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت و دلکشی ٹپکتی،ساق و سرین خوب گول،کہا: یہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی،فربہ سرین،پاؤں میں طول،گھوڑے پر سوار(جس کے ہر طرف پر لگے تھے گردن [عہ۱] دبی ہوئی،پشت کوتاہ،گورارنگ) کہا: یہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں(اور یہ پردار گھوڑا جس کی ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انہیں اٹھائے ہوئے ہے) پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی،مرد جوان،داڑھی نہایت سیاہ،سر کے بال کثیر،چہرہ خوبصورت(آنکھیں حسین،اعضا متناسب) کہا [عہ۲] یہ عیسٰی بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ہم نے کہا: یہ تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں۔ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تصویر کریم کے مطابق پائی۔کہا:آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھادے حق سبحانہ تعالٰی نے ان پر تصاویر انبیاء اتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تھیں،ذوالقرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ السلام کو دیں(انہوں نے پارچہ ہائے حریر پر اتاریں کہ یہ بعینہا وہی چلی آتی ہیں) سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارا کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ رکھتا(مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا) پھر ہمیں عمدہ جائزے دے کر رخصت کیا(اور ہمارے ساتھ آدمی کرکے سرحدِ اسلام تک پہنچادیا) ہم نے آکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حال عرض کیا،صدیق روئے اور فرمایا: مسکین اگر اللہ اس کا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا،ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت پاتے ہیں[169]

مقوقس کے دربار میں فرمان نبوی:

تذییل دوم: امام واقدی اور ابوالقاسم بن عبدالحکم فتوح مصر میں بطریق ابان بن صالح راوی جب حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمان اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لے کر مقوقس نصرانی بادشاہ

عہ۱: حدیث مذکورام ہانی رضی اللہ تعالٰی عنہا میں حلیہ سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہے قد میانہ سے زائد دراز سے کم،سینہ چوڑا،خون کی سرخی بدن پر جھلکتی،بال عمدہ ان کی سیاہی سرخی مائل ۱۲منہ۔

عہ۲: فائدہ: یہ نفیس جلیل حدیث طویل جس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ تین ورق میں بیان ہوا **بحمداللہ** صحیح ہے امام حافظ عماد الدین بن کثیر،امام خاتم الحفاظ سیوطی نے فرمایا **ھذا حدیث جید الاسناد ورجالہ ثقات**۔ ۱۲منہ

---

[169] دلائل النبوۃ للبیہقی،باب ما وجد من صورۃ نبینا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکتبہ الاثریہ،لاہور ۱/ ۳۸۸تا۳۹۰،جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن المعافی عن عبادہ بن الصامت،حدیث ۱۵۶۴۱ دار الفکر بیروت،۲۰/ ۶۳ و۶۴

مصر و اسکندریہ کے پاس تشریف لے گئے،اس نے ان سے دریافت کیا کہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کس بات کی طرف بلاتے ہیں؟انہوں نے فرمایا:توحید و نماز پنجگانہ و روزہ رمضان وحج و فائے عہد۔پھر اس نے حضور کا حلیہ پوچھا،انہوں نے باختصار بیان کیا،وہ بولا:

قد بقیت اشیاء لم تذکرھا فی عینیه حمرة قلت ما تفارقه وبین کتفیه خاتم النبوة الخ	ابھی اور باتیں باقی رہیں کہ تم نے نہ بیان کیں ان کے آنکھوں میں سرخ ڈورے ہیں کہ کم کسی وقت جدا ہوتے ہوں اور ان کے دونوں شانوں کے بیچ مہر نبوت ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اور صفات کریمہ بیان کرکے بولا:

قد کنت اعلم ان نبیا قد بقی وقد کنت اظن مخرجه بالشام،وھناك کانت تخریج الانبیاء قبله فاراہ قد خرج فی ارض العرب فی ارض جهد وبؤس والقبط لا تطاوعنی علی اتباعه وسیظهر علی البلاد[170]	مجھے یقینا معلوم تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور مجھے گمان تھا کہ وہ شام میں ظاہر ہوگا کہ اگلے انبیاء نے وہاں ظہور کیا اب میں دیکھتا ہوں کہ انہوں نے عرب میں ظہور فرمایا،محنت میں مشقت کی زمین میں،اور قبطی ان کی پیروی میں میری نہ مانیں گے عنقریب وہ ان شہروں پر غلبہ پائیں گے۔

تتمہ حدیث: ابوالقاسم نے بطریق ہشام بن اسحق وغیرہ اور ابن سعد نے طبقات میں بطریق محمد بن عمر بن واقد ان کے شیوخ سے روایت کیا کہ مقوقس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اسی مضمون کی عرضی لکھی کہ:

قد علمت ان نبیا بقی وکنت اظن انه یخرج بالشام وقد اکرمتك رسولك وبعثت الیك بهدیة[171]	مجھے یقین تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور میرے گمان میں وہ شام سے ظہور کرتا اور میں نے حضور کے قاصد کا اعزاز کیا اور حضور کے لئے نذر حاضر کرتا ہوں۔

عبداللہ بن سلام کا واقعہ ایمان:

تذییل سوم: بیہقی دلائل میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی،جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا چرچا سنا اور حضور کے صفت و نام وہیات اور جن جن باتوں کی ہم حضور

---

[170] شرح الزرقانی علی المواہب بحوالہ واقدی وابن عبدالحکیم،المقصد الثانی،الفصل الثالث،دارالمعرفۃ،بیروت،۳/ ۳۵۰

[171] الطبقات الکبرٰی،ذکر بعثته رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الخ،دارصادر،بیروت،۱/ ۲۶۰

کے لئے۔ توقع کر رہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے مجھے خبر رونق افروزی پہنچی میں نے تکبیر کہی میری پھوپھی بولی: اگر تم موسٰی بن عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام کاآنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے؟ میں نے کہا: اے پھوپھی! خدا کی قسم وہ موسٰی بن عمران کے بھائی ہیں جس بات پر موسٰی بھیجے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں، وہ بولی:

یا ابن اخی اھو النبی الذی کنا نخبر بہ انہ یبعث مع بعث الساعۃ، قلت لھا نعم[172]	اے میرے بھتیجے! کیا یہ وہ نبی ہیں جن کی ہم خبر دئے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے؟ میں کہا: نعم ہاں۔ (الحدیث)

خطیب وابن عساکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا احمد و محمد والحاشر والمقفی والخاتم[173]	میں احمد ہوں اور محمد اور تمام جہان کو حشر دینے والا، اور سب انبیاء کے پیچھے آنے والا، اور نبوت ختم فرمانے والا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

ہجرت حضرت عباس:

ابویعلٰی وطبرانی وشاشی وابونعیم فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر وابن النجار حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موصولاً اور رؤیانی وابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسلاً راوی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہما عمِ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکہ معظّمہ سے) عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کرکے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ فرمان نافذ فرمایا:

یا عم اقم مکانک الذی انت فیہ، فان اللہ یختم بک الھجرۃ کما ختم بی النبوۃ[174]	اے چچا! اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو، جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

---

[172] دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ما جاء فی دخول عبداللہ بن سلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دار الکتاب العلمیہ، بیروت، ۲/ ۵۳۰

[173] تاریخ بغداد للخطیب، ترجمہ ۲۵۰۱ احمد بن محمد السوطی، دار الکتاب العربی، بیروت، ۵/ ۹۹

[174] تہذیب تاریخ دمشق الکبیر، ذکر من اسمہ عباس، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۷/ ۲۳۵

امام اجل فقیہ محدث ابواللیث سمرقندی تنبیہ الغافلین میں فرماتے ہیں:

حدثنا ابوبکر محمد بن احمد ثنا ابو عمران ثنا عبدالرحمن ثنا داؤد ثنا عباد بن الکثیر عن عبد خیر عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	ہمیں ابوبکر محمد بن احمد ان کو ابو عمران ان کو عبدالرحمن ان کو داؤد ان کو عباد بن کثیر ان کو عبد خیر سے انہوں نے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بیان کیا۔

جب سورۃ اذا جاء نصر اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مرض وصال شریف میں نازل ہوئی حضور فوراً برآمد ہوئے پنجشنبہ کا دن تھا، منبر پر جلوس فرمایا، بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم دیا کہ مدینے میں ندا کردو "لوگو! رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وصیت سننے چلو" یہ آواز سنتے ہی سب چھوٹے بڑے جمع ہوئے، گھروں کے دروازے ویسے ہی کھلے چھوڑ دیئے یہاں تک کہ کنواریاں پردوں سے باہر نکل آئیں، حد یہ کہ مسجد شریف حاضرین پر تنگ ہوئی، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرمار ہے ہیں اور اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو، اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو۔ پھر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم منبر پر قیام فرما کر حمد وثنائے الٰہی بجالائے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام پر درود بھیجی، پھر ارشاد ہوا:

انا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم العربی الحرمی المکی لانبی بعدی[175] الحدیث، ھذا مختصر۔	میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم عربی صاحب حرم محترم ومکہ معظّمہ ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، الحدیث، ہذا مختصر

مدینہ طیبہ میں حضور کی تشریف آوری:

اللہ اللہ ایک وہ دن تھا کہ مدینہ طیبہ میں حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تشریف آوری کی دھوم ہے، زمین وآسمان میں خیر مقدم کی صدائیں گونج رہی ہیں، خوشی و شادمانی ہے کہ در و دیوار سے ٹپکی پڑتی ہے، مدینے کے ایک ایک بچے کا دمکتا چہرہ انار دانہ ہو رہا ہے، باچھیں کھلی جاتی ہیں، دل ہیں کہ سینوں میں نہیں سماتے، سینوں پر جامے تنگ، جاموں میں قبائے گل کا رنگ، نور ہے کہ چھما چھم برس رہا ہے فرش سے عرش تک کا نور کا بقعہ بنا ہے، پردہ نشین کنواریاں شوق دیدارِ محبوبِ کردگار میں گاتی ہوئی باہر آئی ہیں کہ:

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع　　وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع[176]

(ہم پر چاند نکل آیا وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر خدا کا شکر واجب ہے جب تک دعا مانگنے والا دعا مانگے) (ت)

[175] تنبیہ الغافلین، باب الرفق، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ص ۴۳۷

[176] المواہب اللدنیۃ، الھجرۃ الی المدینۃ متی انشد طلع البدر، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱/ ۳۱۳

بنی النجار کی لڑکیاں کوچے کوچے محوِ نغمہ سرائی ہیں کہ:

نحن جوارٍ من بنی النجارِ   یا حبذا محمد من جارِ [177]

ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں اے نجاریو!   محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیسا اچھا ہمسایہ ہے۔ت

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے، مجلسِ آخری وصیت ہے، مجمع تو آج بھی وہی ہے، بچوں سے بوڑھوں تک، مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے، ندائے بلال سنتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں، شہر بھرنے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ دئے ہیں، دل کمھلائے چہرے مرجھائے دن کی روشنی دھیمی پڑ گئی کہ آفتابِ جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے، آسمان پژمردہ، زمین افسردہ، جدھر دیکھو سناٹے کا عالم اتنا اژدھام اور ہو کا مقام، آخری نگاہیں اس محبوب کے روئے حق نما تک کس حسرت و یاس کے ساتھ جاتی اور ضعفِ نومیدی سے ہلکان ہو کر بیخودانہ قدموں پر گر جاتی ہیں، فرطِ ادب سے لب بند مگر دل کے دھوئیں سے یہ صدا بلند ہے

کنت السواد لناظری   فعمی علیك الناظر

من شاء بعدك فلیمت   فعلیك کنت احاذر [178]

(میں اپنے دیکھنے والوں کے لئے سیاہ تھا پس اندھا کیا گیا آپکو دیکھنے والے کو، پس جو چاہے آپ کے بعد مار دے، پس آپ پر ہی بھروسا تھا کہ مجھے بچالیں گے۔ت)

اللہ کا محبوب، امت کا داعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انہیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے، شان رحمت کو ان کی جدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج امنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکانے لگی، جس خدمت کو ملک العرش نے بھیجا تھا باحسن الوجوہ انجام کو پہنچی۔

نوح کی ساڑھے نوسو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت، یہاں بیس ۲۰ تئیس ۲۳ ہی سال میں بحمد اللہ یہ روز افزوں کثرت، کنیز و غلام جوق جوق آرہے ہیں، جگہ بار بار تنگ ہو جاتی ہے دفعہ دفعہ ارشاد ہوتا ہے آنے والوں کو جگہ دو، آنے والوں کو جگہ دو، اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہو لیا ہے سلطان عالم نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے، بعد حمد و صلٰوۃ اپنے نسب و نام و قوم و مقام و فضائل عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے، مسلمانو! خدارا پھر مجلس میلاد اور کیا ہے، وہی دعوت عام، وہی مجمع تام، وہی منبر و قیام، وہی بیان فضائل سید الانام علیہ وآلہ الصلٰوۃ والسلام مجلس میلاد اور کس شیئ کا نام، مگر نجدی صاحبوں کو ذکر محبوب

[177] المواہب اللدنیۃ، الہجرۃ الی المدینۃ متی انشد طلع البدر، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱/ ۳۱۴

[178] المواہب اللدنیۃ المقصد العاشر، الفصل الاول (وثائق) المکتب الاسلامی، بیروت، ۴/ ۵۵۴

مٹانے سے کام و**ربنا الرحمن المستعان وبه الاعتصام وعليه التكلان** (ہمارا رب رحمٰن مددگار ہے اور اسی ذات سے مضبوطی اور اسی پر اعتماد۔ت)

چار پائے کلام کرتے ہیں:

ابن حبان و ابن عساکر حضرت ابو منظور اور ابو نعیم بروجہ آخر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، جب خیبر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی تکلم میں آیا، ارشاد ہوا، تیرا کیا نام ہے؟ عرض کی: یزید بیٹا شہاب کا، اللہ تعالٰی نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ دراز گوش پیدا کئے **کلهم لا يركبه الا نبي** ان سب پر انبیاء سوار ہوا کئے **وقد كنت اتوقعك ان تركبني، لم يبق من نسل جدي غيري ولا من الانبياء غيرك** مجھے یقینی توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اس نسل میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں، میں ایک یہودی کے پاس تھا اسے قصداً گرادیا کرتا وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مارتا، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کا نام **یعفور** رکھا، جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے چوکھٹ پر سر مارتا جب صاحب خانہ باہر آتا اسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں، جب حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابو الہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کنویں میں گر کر مر گیا[179]

هذا حديث ابي منظور ونحوه عن معاذ باختصار غير انه ذكر مكان الاباء ثلثة اخوة واسمه مكان يزيد عمر وقال كلنا ركبنا الانبياء انا اصغرهم وكنت لك[180]، الحديث **قلت** ولا عليك من دندنة العلامة ابن الجوزي كعادته عليه ولا من تحامل ابن دحية على حديث الضب المارسابقا فليس فيهما ما ينكر شرعا ولا في	یہ ابو منظور کی حدیث ہے اور اسی کی مثل حضرت معاذ سے بطریق اختصار مروی ہے مگر انہوں نے آباء کی جگہ تین بھائیوں کا اور یزید کی جگہ نام عمر ذکر کیا اور اس نے کہا ہم سب پر انبیاء علیہم السلام سوار ہوئے جبکہ میں سب سے چھوٹا ہوں اور میں آپ کے لئے ہوں، الحدیث۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) علامہ ابن جوزی کا اعتراض جیسا کہ اس کی عادت ہے تجھے مضر نہیں، اور نہ ہی ابن دحیہ کی سوسمار سے متعلق گزشتہ حدیث پر جسارت تجھے مضر ہے، ان دونوں حدیثوں میں شرعی طور پر کوئی قابل انکار چیز نہیں

[179] المواهب اللدنية بحواله ابن عساكر عن ابي منظور، مقصد رابع، فصل اول، المكتب الاسلامي بيروت ۲/ ۵۵۴

[180] دلائل النبوة لابي نعيم، الفصل الثاني والعشرون، عالم الكتب، بيروت، ص ۱۳۸

سندھما کذاب ولا وضاع ولا متھم بہ فانی یاتیھا الوضع وھذا امام الشان العسقلانی قد اقتصرفی حدیث ابی منظور علی تضعیفہ ولہ شاھد من حدیث معاذ کما تری لاجرم ان قال الزرقانی نھایتہ الضعف لا الوضع [181] ،وقال ھو والقسطلانی فی حدیث الضب (معجزاتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فیھا ما ھو ابلغ من ھذا ولیس فیہ ما ینکر شرعا خصوصا و قدرواہ الائمۃ)الحافظ الکبار کابن عدی وتلمیذہ الحاکم و تلمیذہ البیھقی وھو لا یروی موضوعا والدارقطنی وناھیك بہ(فنھایتہ الضعف لاالوضع) کمازعم کیف ولحدیث ابن عمر طریق اٰخر لیس فیہ السلمی رواہ ابو نعیم وورد مثلہ من حدیث عائشۃ وابی ھریرۃ عند غیرھما [182] اھ **قلت** وقد اوردکلا الحدیثین الامام خاتم الحفاظ فی الخصائص الکبرٰی وقد قال فی خطبتھا نزھتہ عن الاخبار الموضوعۃ وما یرد اھ [183] ، **قلت** وعزو الزرقانی	اور نہ ہی ان کی سندوں میں کوئی کذاب اور وضاع اور متہم راوی ہے تو ان حدیثوں کا موضوع ہونا کہاں سے ہوا جبکہ امام عسقلانی نے ابو منظور کی حدیث کو ضعیف کہنے پر اقتصار کیا حالانکہ اس حدیث کا شاہد حضرت معاذ کی حدیث ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہے اسی بنا پر علامہ زرقانی نے فرمایا زیادہ سے زیادہ یہ ضعیف ہے موضوع نہیں ہے،اور انہوں نے اور امام قسطلانی نے بھی سوسمار والی حدیث کے متعلق فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات میں تو اس سے بڑھ کر واقعات ہیں جبکہ اس حدیث میں شرعی طور پر قابل انکار چیز بھی نہیں، خصوصًا جبکہ اس کو بڑے ائمہ حفاظ جیسے ابن عدی،ان کے شاگرد امام حاکم اور ان کے شاگرد امام بیہقی نے روایت کیا ہو،امام بیہقی تو موضوع روایت ذکر نہیں کرتے،اس کو دارقطنی نے روایت کیا ان کی سند تو تجھے کافی ہے تو زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہوسکتی ہے موضوع نہیں ہے جیسا کہ بعض نے خیال کیا، موضوع کیسے کہا جائے جبکہ ابن عمر کی حدیث دوسرے طریقہ سے بھی مروی ہے جس میں سلمٰی مذکور نہیں اس طریق کو ابو نعیم نے روایت کیا اور حضرت عائشہ صدیقہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس کی مثل دونوں کے غیر سے وارد ہے اھ **قلت** (میں کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو امام جلال الدین سیوطی

[181] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ مقصد رابع،فصل اول،حدیث الضب،دار المعرفۃ بیروت،۵/ ۱۴۸

[182] المواہب اللدنیہ مقصد رابع،فصل اول،حدیث الضب،المکتب الاسلامی،بیروت،۲/ ۵۵۵،شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ مقصد رابع،فصل اول،حدیث الضب،دار المعرفۃ بیروت،۵/ ۵۰۔۱۴۹

[183] الخصائص الکبرٰی،مقدمۃ المؤلف،دار الکتب الحدیثیہ،بیروت،۱/ ۸

حدیث الضب لابن عمر تبع فیه الماتن اعنی الامام القسطلانی صاحب المواهب وسبقهما الدمیری فی حیٰوة الحیوان الکبرٰی لکن الذی رأیت فی الخصائص الکبرٰی والجامع الکبیر للامام الجلیل الجلال السیوطی هو عزوه لامیر المؤمنین عمر رضی الله تعالٰی عنه کما قدمت وقد اورده فی الجامع فی مسند عمر فزیادة لفظ الابن اما وقع سهوا او یکون الحدیث من طریق ابن عمر عن عمر رضی الله تعالٰی عنهما فیصح العزو الی کل وان کان الاولی ذکر المنتهی ویحتمل علی بُعد عن کل منهما فاذن یکون مرویا عن ستة من الصحابة رضی الله تعالٰی عنهم، والله تعالٰی اعلم۔	نے خصائص الکبرٰی میں ذکر فرمایا حالانکہ انہوں نے اس کتاب کے خطبہ میں فرمایا ہے میں نے اس کتاب کو موضوع اور مردود روایات سے دور رکھا ہے اھ قلتُ (میں کہتا ہوں) زرقانی کا سوسمار والی حدیث کو ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی طرف منسوب کرنا ماتن یعنی مصنف مواہب امام قسطلانی کی پیروی ہے جبکہ ان دونوں سے قبل علامہ دمیری نے حیٰوۃ الحیوان میں اس کو ذکر کیا لیکن میں نے امام جلال الدین سیوطی کی خصائص الکبرٰی اور جامع کبیر میں دیکھا انہوں نے اس کو امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف منسوب کیا ہے جیسا کہ میں پہلے ذکر کرچکا ہوں، انہوں نے اسے اپنی جامع میں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مسند میں ذکر فرمایا، تو "ابن" کا لفظ سہواً لکھا گیا ہے یا پھر ابن عمر کے ذریعے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے لہٰذا دونوں حضرات کی طرف نسبت درست ہے، اگرچہ منتہی راوی یعنی عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف منسوب کرنا اولٰی ہے اور بعید احتمال کے طور پر دونوں حضرات سے مستقل روایت بھی ہوسکتی ہے تو یوں چھ صحابہ سے یہ حدیث مروی ہوگی۔ (واللہ تعالٰی اعلم)۔ت

میرے بعد کوئی نبی نہیں:

سعید بن ابی منصور و امام احمد و ابن مردویہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا نبوة بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحة[184]	میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھے خواب۔

[184] مسند امام احمد بن حنبل، حدیث ابی الطفیل رضی الله تعالٰی عنه، دار الفکر بیروت، ۵/ ۴۵۴، مجمع الزوائد، کتاب التعبیر، دار الکتاب، بیروت، ۷/ ۱۷۳

احمد وخطیب اور بیہقی شعب الایمان میں اس کے قریب ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا یبقی بعدی من النبوۃ شیئ الاالمبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھاالعبد اوتری لہ[185]	میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشارتیں، اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

تیس ۳۰ کذاب:

ابو بکر ابن ابی شیبہ مصنف میں عبید بن عمر ولیثی اور طبرانی کبیر میں نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

| لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون کذّابا کلھم یزعم انہ نبی زاد[186] عبید قبل یوم القیٰمۃ۔
اقول: وانما اخرناھما الی التذییل بخلاف عین اللفظ المتقدم فی الحدیث الثانی والستین لان فی تتمتہ ان من قال فافعلوا بہ کذا وکذا وھٰذا العموم انما تم لا جل ختم النبوۃ اذلوجاز ان یکون بعدہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی صادق لما ساغ الامر المذکور بالعموم وان کان یاتی ایضا ثلثون او الوف من الکذابین بل کان یجب اقسامۃ امارۃ تمیز الصادق من الکاذب والامر بالایقاع بمن ھو کاذب | قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہتا ہو۔ عبید نے اس پر "قبل یوم القیٰمۃ" کو زائد کیا۔
اقول: (میں کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو ہم نے تذییل کے آخر میں ذکر کیا برخلاف اس کے جو باسٹھویں حدیث میں پہلے گزرا عین لفظ اس کے کیونکہ اس کے آخر میں یوں ہے کہ جو بھی نبوت کا دعوی کرے اسے یہ یہ کرو۔ اور جو بھی ایسا دعوی کرے اس سے یوں کرو" یہ عموم ختم نبوت کے لئے ہی تام ہو سکتا ہے کیونکہ اگر آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا جائز ہوتا تو پھر یہ عام حکم ایسے لوگ تیس ہوں یا ہزاروں ہوں سب کو شامل نہ ہوتا بلکہ پھر سچے اور جھوٹے نبی کی تمیز میں کوئی امتیازی علامت بیان کرکے "یہ یہ کرنے" کا حکم ان میں سے صرف کاذبین کے لئے ہوتا |

[185] مسند امام احمد بن حنبل، حدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا، دار الفکر بیروت، ۶/ ۱۲۹، تاریخ بغداد للخطیب، ترجمہ ۵۸۳۶، عبد الغالب بن جعفر، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۱/ ۱۴۰

[186] مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن حدیث ۱۹۴۱۱، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ۱۵/ ۱۷۰

منھم لا غیر کما لا یخفی والی اللہ المشتکٰی من ضعفنا فی ھٰذہ الزمان الکثیر فجارہ القلیل انصارہ الغالب کفارہ البین عوارہ وقد ظھر الاٰن بعض ھٰؤلاء الدجالین الکذابین فلواراد اللہ باحدھم شیئًا یطیروا بالمسلم والمسلم انما حدّث فانّا للہ وانّا الیہ رٰجعون لکن الاحتراس کان اسلم للمسلم وانفی للفساد فاحببنا الاقتصار علی القدر المراد واللہ المستعان وعلیہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الاّ باللہ العلی العظیم۔	ہر ایک کے لئے نہ ہوتا، جیسا کہ ظاہر ہے، اور اللہ تعالٰی سے ہی اس زمانہ میں ہمیں اپنے کمزور ہونے کی شکایت ہے یہ زمانہ جس میں فجار کی کثرت، مددگاروں کی قلّت، کافروں کا غلبہ اور کج روی عام ہے جبکہ اب بعض ایسے کذاب دجّال لوگ ظاہر ہوئے ہیں، اگر ایسے دجالوں کو اللہ تعالٰی کے ارادہ سے کچھ ہوگیا تو اس کو مسلمانوں کی طرف منسوب کیا جائے گا کہ انہوں نے ایسی حدیث بیان کی جس پر یہ کچھ ہوا ہم اللہ تعالٰی کی ملک ہیں اور اس کی طرف ہمارا لوٹنا ہے تاہم مسلمانوں کو اپنی حفاظت مناسب ہے اور فساد کو دفع کرنا زیادہ بہتر ہے تو اس لئے صرف مراد کو بیان کرنا ہی پسند کیا ہے، اور اللہ تعالٰی ہی سے مدد اور اسی پر توکل ہے لاحول ولا قوۃ الاّ باللہ العلی العظیم۔(ت)

علی بمنزلہ ہارون ہیں:

خطیب حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

انما علی مِنّی بمنزلۃ ھارون من موسٰی الا انہ لا نبی بعدی[187]	علی مجھ سے ایسا ہے جیسا موسٰی سے ہارون (کہ بھائی بھی اور نائب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد مناقب امیر المؤمنین علی میں مختصرًا، اور بغوی وطبرانی اپنی معاجیم، باوردی معرفت، ابن عدی کامل، ابو احمد حاکم کنٰی میں بطریق امام بخاری، ابن عساکر تاریخ میں سب زید بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث طویل میں راوی وھذا حدیث احمد (یہ حدیث احمد ہے۔ت) جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم میں بھائی چارہ کیا امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے عرض کی: میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی، یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منانا اور عزت ہے۔

[187] تاریخ بغداد للخطیب، ترجمہ ۴۰۲۳، الحسن بن یزید، دارالکتاب العربی، بیروت، ۷/ ۴۵۳

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

والذی بعثنی بالحق ما اخرتك الا لنفسی وانت منّی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انہ لانبی بعدی[188]	قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے تمہیں خاص اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسٰی سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تم میرے بھائی اور وارث ہو۔

امیر المؤمنین نے عرض کی: مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی؟فرمایا: جو اگلے انبیاء کو ملی۔ عرض کی: انہیں کیا ملی تھی؟ فرمایا: خدا کی کتاب اور نبی کی سنت، اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہوگے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

ابن عساکر عــــہ بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہٖ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: خدا کی قسم میں تمہیں دو جہت سے دوست رکھتا ہوں، ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابوطالب کو تم سے محبت تھی، اے جعفر! تمہارے اخلاق میرے اخلاق کریمہ سے مشابہ ہیں:

عــــہ: فی نسخۃ کنزالعمال المطبوعۃ عن عبداللہ بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل وھو خطأ وصوابہ عبداللہ بن محمد بن عقیل، عبداللہ تابعی صدوق من رجال الاربعۃ ما خلا النسائی قال الذھبی حدیثہ فی مرتبۃ الحسن وابوہ تابعی مقبول رجال ابن ماجۃ ۱۲ منہ (م)	کنزالعمال کے مطبوعہ نسخہ میں عبداللہ بن عقیل اپنے والد ماجد اور ان کے دادا عقیل سے راوی جبکہ یہ خطا ہے اور صحیح یہ ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل، یہ عبداللہ تابعی ہیں نہایت صادق، نسائی کے ماسوا سنن صحاح کے راویوں میں شمار ہیں، امام ذہبی نے فرمایا ان کی روایت حسن کے مرتبہ میں ہے اور ان کے والد بھی تابعی اور مقبول، ابن ماجہ کے راویوں میں شمار ہیں۔ ت

[188] تاریخ دمشق لابن عساکر، ذکر من اسمہ سلمان، ترجمہ سلمان بن الاسلام الفارسی، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۶/ ۲۰۳، فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل، حدیث ۱۰۸۵، موسسۃ الرسالہ، بیروت، ۲/ ۳۹-۶۳۸

واما انت یا علی فانت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انہ لانبی بعدی[189]	تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسٰی سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

الحمدللہ تین چہل حدیث کا عدد تو کامل ہوا جن میں چوراسی ۸۴ حدیثیں مرفوع تھیں اور سترہ ۱۷ تذییلات علاوہ، پہلے گزری تھیں سات عـــہ اس تکمیل میں بڑھیں، ان سترہ میں بھی پانچ مرفوع تھیں تو جملہ مرفوعات یعنی وہ حدیثیں جو خود حضور پر نور خاتم النبیین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مروی حضور کے ارشاد و تقریر کی طرف منتہی ہیں نواسی ۸۹ ہوئیں لہٰذا چاہا کہ ایک حدیث مرفوع اور شامل ہو کہ نوّے ۹۰ احادیث مرفوعہ کا عدد کامل ہو نیز ان اللہ وتر یحب الوتر (اللہ واحد ہے اور واحد کو پسند کرتا ہے۔ت) کا فضل حاصل ہو۔ میں

آخری نبی اور میری امت آخری امت ہے:

بیہقی سنن میں حضرت ابن زمل جُہنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث طویل رؤیا میں راوی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بعد نماز صبح پاؤں بدلنے سے پہلے ستر بار **سبحان اللہ وبحمدہٖ واستغفر اللہ ان اللہ کان توّابا** پڑھتے پھر فرماتے یہ ستر ۷۰ سات سو ۷۰۰ کے برابر ہیں نرا بے خیر ہے جو ایک دن میں سات سو ۷۰۰ سے زیادہ گناہ کرے (یعنی ہر نیکی کم از کم دس ہے **من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا**، تو یہ ستر کلمے سات سو نیکیاں ہوئے اور ہر نیکی کم از کم ایک بدی کو محو کرتی ہے۔ ان الحسنات یذھبن السیاٰت، تو اس کے پڑھنے والے کے لئے نیکیاں ہی غالب رہیں گی مگر وہ کہ دن میں سات سو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سخت ہی بے خیر ہوگا وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

پھر لوگوں کی طرف منہ کرکے تشریف رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے: کسی نے کچھ دیکھا ہے؟ ابن زمل نے عرض کی: یارسول اللہ ! میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ فرمایا: بھلائی پاؤ اور برائی سے بچو ہمیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر بُرا، رب العالمین کے لئے ساری خوبیاں ہیں خواب بیان کرو۔ انہوں نے عرض کی: میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع نرم بے نہایت راستے پر نیچ شارع عام میں

عـــہ: بعد حدیث ۱۰۱ تذییل اول دو حدیث عبادہ بن صامت وہشام بن عاص، وتذییل دوم دو حدیث حاطب وشیوخ واقدی، وتذییل سوم حدیث ابن سلام وبعد حدیث ۱۱۷ دو حدیث عبید ونعیم رضی اللہ تعالٰی عنہم ۱۲ منہ (م)

[189] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن عبداللہ بن عقیل حدیث ۳۳۶۱۶، موسسۃ الرسالۃ بیروت، ۱۱/ ۶۳۹

چل رہے ہیں ناگہاں اس راہ کے لبوں پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھا تھا اس کا لہلہاتا سبزہ چمک رہا ہے، شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے، اس میں ہر قسم کی گھاس ہے، پہلا ہجوم آیا، جب اس سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور سواریاں سیدھے راستے پر ڈالے چلے گئے ادھر ادھر اصلًا نہ پھرے، پھر اس مرغزار کی طرف کچھ التفات نہ کیا، پھر دوسرا ہلّہ آیا کہ پہلوں سے کئی گنا زائد تھا، سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی راہ پر چلے مگر کوئی کوئی اس چراگاہ میں چرانے بھی لگا اور کسی نے چلتے میں ایک مُٹھّا لے لیا، پھر روانہ ہوئے، پھر عام اژدھام آیا، جب یہ سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور بولے یہ منزل سب سے اچھی ہے یہ ادھر ادھر پڑگئے میں ماجرا دیکھ کر سیدھا راہ راہ پڑلیا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھا کہ سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اس کے سب سے اونچے درجے پر جلوہ فرما ہیں، حضور کے آگے ایک سال خوردلاغر ناقہ ہے حضور اس کے پیچھے تشریف لے جاتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا وہ راہ نرم و وسیع وہ ہدایت ہے جس پر میں تمہیں لایا اور تم اس پر قائم ہو اور وہ سبزہ زار دنیا اور اس کے عیش کی تازگی ہے میں اور میرے صحابہ تو چلے گئے کہ دنیا سے اصلًا علاقہ نہ رکھا نہ اسے ہم سے تعلق ہوا نہ ہم نے اسے چاہا نہ اس نے ہمیں چاہا پھر دوسرا ہجوم ہمارے بعد آیا وہ ہم سے کئی گنا زیادہ ہے، ان میں سے کسی نے چرایا کسی نے گھاس کا مُٹھّا لیا اور نجات پاگئے، پھر بڑا ہجوم آیا وہ سبزہ زار میں دہنے بائیں پڑگئے تو انّا للّٰہ وانّا الیہ رٰجعون O اور اے ابن زمل! تم اچھی راہ پر چلتے رہوگے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور وہ سات زینے کا منبر جس کے درجہ اعلٰی پر مجھے دیکھا یہ جہان ہے اس کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں واما الناقة التی رأیت ورأیتنی اتبعھا فھی الساعة علینا تقوم لا نبی بعدی ولا اُمة بعد اُمتی اور وہ ناقہ جس کے پیچھے مجھے جاتا دیکھا قیامت ہے ہمارے ہی زمانے میں آئے گی، نہ میرے بعد کوئی نبی نہ میری امت کے بعد کوئی امت[190]، صلی اللہ تعالٰی علیك وعلٰی امتك اجمعین وبارك وسلم واٰخر دعوٰنا ان الحمدللہ رب العٰلمین۔

تسجیل جمیل: بحمداللہ بیس [۲۰] احادیث علویہ کے علاوہ خاص مقصود محمود ختم نبوت پر یہ ایک سو ایک [۱۰۱] حدیثیں ہیں اور مع تذییلات ایک سو اٹھارہ [۱۱۸] جن میں نوے [۹۰] مرفوع ہیں اور ان کے رواۃ واصحاب اکہتر [۷۱]۔

[190] کنزالعمال بحوالہ البیہقی، حدیث ۴۲۰۱۸، موسسة الرسالة، بیروت، ۱۵/ ۵۱۸تا۵۲۱، المعجم الکبیر حدیث ۸۱۴۶، عن ابن زمل الجھنی، المکتبة الفیصلیة، بیروت، ۸/ ۳۶۲و۳۶۷

گیارہ تابعی: صحابہ وتابعین جن میں صرف گیارہ تابعی:

١۔امام اجل محمد باقر　　٢۔سعد بن ثابت

٣۔ابن شہاب زہری　　٤۔عامر شعبی

٥۔عبداللہ بن ابی الہذیل　　٦۔علاء بن زیاد

٧۔ابو قلابہ　　٨۔کعب احبار

٩۔مجاھد مکی　　١٠۔محمد بن کعب قرظی

١١۔وہب بن منبہ

اکاون صحابہ: باقی ساٹھ [٦٠] صحابی ازاں جملہ اکاون [٥١] صحابہ خاص اصول مرویات میں:

١٢۔ابی بن کعب　　١٣۔ابو امامہ باہلی

١٤۔انس بن مالک　　١٥۔اسماء بنت عمیس

١٦۔براء بن عازب　　١٧۔بلال مؤذن

١٨۔ثوبان مولٰی رسول اللہ　　١٩۔جابر بن سمرہ

٢٠۔جابر بن عبداللہ　　٢١۔جبیر بن مطعم

٢٢۔حبیش بن جنادہ　　٢٣۔حذیفہ بن اسید

٢٤۔حذیفہ بن الیمان　　٢٥۔حسان بن ثابت

٢٦۔حویصہ بن مسعود　　٢٧۔ابوذر

٢٨۔ابن زمل　　٢٩۔زیاد بن لبید

٣٠۔زید بن ارقم　　٣١۔زید بن ابی اوفٰی

٣٢۔سعد بن ابی وقاص　　٣٣۔سعید بن زید

٣٤۔ابو سعید خدری　　٣٥۔سلمان فارسی

٣٦۔سہل بن سعد　　٣٧۔ام المؤمنین ام سلمہ

٣٨۔ابو الطفیل عامر بن ربیعہ　　٣٩۔عامر بن ربیعہ

٤٠۔عبداللہ بن عباس　　٤١۔عبداللہ بن عمر

۴۲۔ عبدالرحمٰن بن غنم
۴۳۔ عدی بن ربیعہ
۴۴۔ عرباض بن ساریہ
۴۵۔ عصمہ بن مالک
۴۶۔ عقبہ بن عامر
۴۷۔ عقیل بن ابی طالب
۴۸۔ امیر المؤمنین علی
۴۹۔ امیر المؤمنین عمر
۵۰۔ عوف بن مالک اشجعی
۵۱۔ ام المؤمنین صدیقہ
۵۲۔ ام کرز
۵۳۔ مالک بن حویرث
۵۴۔ مالک بن سنان والد ابی سعید خدری
۵۵۔ محمد بن عدی بن ربیعہ
۵۶۔ معاذ بن جبل
۵۷۔ امیر معاویہ
۵۸۔ مغیرہ بن شعبہ
۵۹۔ ابن ام مکتوم
۶۰۔ ابو منظور
۶۱۔ ابو موسٰی اشعری
۶۲۔ ابوہریرہ

اور **نو صحابی** تذییلات میں:

۶۳۔ حاطب بن ابی بلتعہ
۶۴۔ عبداللہ ابن ابی اوفٰی
۶۵۔ عبداللہ بن زبیر
۶۶۔ عبداللہ بن سلام
۶۷۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص
۶۸۔ عبادہ بن صامت
۶۹۔ عبید بن عمرو لیثی
۷۰۔ نعیم بن مسعود
۷۱۔ ہشام بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

ختم نبوت پر دیوبندی عقیدہ:

ان احادیث کثیرہ وافرہ شہیرہ متواترہ میں صرف گیارہ حدیثیں وہ ہیں جن میں فقط نبوت کا انہیں الفاظ موجودہ قرآن عظیم سے ذکر ہے جن میں آج کل کے بعض ضُلّال قاسمانِ کفر وضلال نے تحریف معنوی کی اور معاذ اللہ حضور کے بعد اور نبوتوں کی نیو جمانے کو خاتمیت بمعنی نبوت بالذّات لی یعنی معنی خاتم النبیین صرف اس قدر ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی بالذّات ہیں اور انبیاء نبی بالعرض، باقی زمانے میں تمام انبیاء کے بعد ہونا حضور کے بعد اور کسی کو نبوت ملنی ممتنع ہونا یہ معنی ختم نبوت نہیں اور صاف لکھ دیا کہ حضور کے بعد بھی کسی کو نبوت مل جائے تو ختم نبوت کے اصلاً منافی نہیں اس کے رسالہ ضلالت مقالہ کا خلاصہ

عبارت یہ ہے:

قاسم نانوتوی کا عقیدہ:

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدّم یا تاخّر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں **ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** فرمانا کیونکر صحیح ہوسکتا بلکہ موصوف بالعرض کا قصّہ موصوف بالذات پر ختم ہوجاتا ہے اسی طور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض ایں معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیائے گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے[191] ھ ملتقطا مسلمانو! دیکھا اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی، خاتمیت محمد یہ **علی صاحبھا الصلوٰۃ والتحیۃ** کہ وہ تاویل گھڑی کہ خاتمیت خود ہی ختم کردی صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والثنا کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت کے کچھ منافی نہیں اللہ اللہ جس کفر ملعون کے موجد کو خود قرآن عظیم کا **و خاتم النبیین** فرمانا نافع نہ ہوا **کما قال تعالٰی** (جیسا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا۔):

"وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَۙ وَ لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ۟" [192]	اتارتے ہیں ہم اس قرآن سے وہ چیز کہ مسلمانوں کیلئے شفاء ورحمت ہے اور ظالموں کو اس سے کچھ نہیں بڑھتا سوا زیاں کے۔

اسے احادیث میں **خاتم النبیین** فرمانا کیا کام دے سکتا ہے فبای حدیث بعدہ یومنون[193] قرآن کے بعد اور کون سی حدیث پر ایمان لائیں گے۔

[191] تحذیر الناس، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی۔ ص۱۸و۲۴

[192] القرآن الکریم ۱۷/ ۸۲

[193] القرآن الکریم ۷/ ۱۸۵

صحابہ کرام اور ختم نبوت:

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے ان احادیث کثیرہ میں صرف گیارہ حدیثیں ایسی لکھیں جن میں تنہا ختم نبوت کا ذکر ہے باقی نوے ۹۰ احادیث اور اکثر تذییلات، ان پر علاوہ سو ۱۰۰ سے زائد حدیثیں وہی جمع کیں کہ بالتصریح حضور کا اسی معنی پر خاتم ہونا بتارہی ہیں جسے وہ گمراہ ضال عوام کا خیال جانتا ہے اور اس میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے کوئی تعریف نہیں مانتا، صحابہ کرام وتابعین عظّام کے ارشادات کہ تذییلوں میں گزرے، مثلاً:

۱۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو سب انبیاء کے بعد بھیجا۔

۲۔ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول تمہارے نبی آخر الانبیاء ہیں۔

۳۔ عبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۴۔ امام باقر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول کہ وہ سب انبیاء کے بعد بھیجے گئے۔

انہیں تو یہ گمراہ کب سنے گا کہ وہ اسی وسوسۃ الخناس میں صاف یہ خود بھی بتایا گیا ہے کہ وہ سلف صالح کے خلاف چلا ہے اور اسکا عذریوں پیش کیا کہ: اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفل ناداں نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا وہ عظیم الشان ہو گیا"۔

مگر آنکھیں کھول کر خود محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی متواتر حدیثیں دیکھئے کہ:

۱۔ میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ میں سب انبیاء میں آخر نبی ہوں۔

۳۔ میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔

۴۔ ہمیں پچھلے ہیں۔

۵۔ میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا۔

۶۔ قصر نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی مجھ سے کامل کی گئی۔

۷۔ میں آخر الانبیاء ہوں۔

۸۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۹۔ رسالت ونبوت منقطع ہوگئی اب نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔

۱۰۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔

۱۱۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

۱۲۔ میرے بعد دجّال کذّاب ادعائے نبوت کریں گے۔

۱۳۔ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۴۔ نہ میری امت کے بعد کوئی امت۔

ادھر علمائے کتبِ سابقہ ؎ اللہ و رسل جل جلالہ و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ارشادات سن سن کر شہادات ادا کریں گے کہ:

۱۔ احمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین ہوں گے ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ انکے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔

۳۔ وہ آخر الانبیاء ہیں۔

ادھر ملائکہ وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صدائیں آرہی ہیں کہ:

۴۔ وہ پسین پیغمبراں ہیں۔

۵۔ وہ آخر مرسلان ہیں۔

خود حضرت عزت عزت عزتہ سے ارشادات جانفزاودلنواز آرہے ہیں کہ:

۶۔ محمد ہی اوّل وآخر ہے۔

۷۔ اس کی امت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے پچھلی۔

۸۔ وہ سب انبیاء کے پیچھے آیا۔

۹۔ اے محبوب! میں نے تجھے آخر النبیین کیا۔

۱۰۔ اے محبوب! میں نے تجھے سب انبیاء سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔

۱۱۔ محمد آخر الانبیاء ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

مگر یہ ضال مضل محرف قرآن مغیر ایمان ہے کہ نہ ملائکہ کی سنے نہ انبیاء کی نہ مصطفٰی کی مانے نہ ان کے خدا کی۔ سب کی طرف سے ایک کان گونگا ایک بہرا، ایک دیدہ اندھا ایک پھوٹا، اپنی ہی ہانک لگائے جاتا ہے کہ یہ سب نافہمی کے اوہام، خیالاتِ عوام ہیں، آخر الانبیاء ہونے میں فضیلت ہی کیا ہے انّا للہ

؎: نیز تنزیلات میں مقوقس کی دو حدیثیں گزریں کہ ایک نبی باقی تھے وہ عرب میں ظاہر ہوئے، ہرقل کی دو حدیثیں کہ یہ خانہ آخر البیوت تھا، عبداللہ بن سلام کی حدیث کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوئے، ایک حبر کا قول کہ وہ امت آخرہ کے نبی ہیں بلکہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عرض کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں متاخر ہیں۔ (م)

وانّا الیہ راجعون o

قرآنی آیت	ترجمہ
"کَذٰلِکَ یَطْبَعُ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ "[194] "رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ﴿۸﴾ "[195]	اللہ یونہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے دل پر۔اے ہمارے رب ! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بیشک تو ہی بڑا دینے والا۔

ہاں ان نوے ۹۰ حدیثوں میں تین حدیثیں صرف بلفظ خاتمیت بھی ہیں، دو حدیث سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہ اے چچا! جس طرح اللہ تعالٰی نے مجھ پر نبوت ختم کی تم پر ہجرت کو ختم فرمائے گا، جیسے میں خاتم النبیین ہوں تم خاتم المہاجرین ہوگے۔شاید وہ گمراہ یہاں بھی کہہ دے کہ تمام مہاجرین کرام مہاجر بالعرض تھے حضرت عباس مہاجر بالذات ہوئے۔ ایک اور حدیث الٰہی جل وعلا کہ میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم کرو نگا اور ان کے دین وشریعت پر ادیان شرائع کو۔ او گمراہ! اب یہاں بھی کہہ دے کہ اور دین دین بالعرض تھے یہ دین دین بالذات ہے توریت وانجیل وزبور اللہ تعالٰی کے کلام بالعرض تھے قرآن کلام بالذات ہے مگر ہے یہ کہ:

قرآنی آیت و دعا	ترجمہ
"مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ "[196] نسأل اللہ العفو والعافیۃ ونعوذ بہ من الحور بعد الکور والکفر بعد الایمان والضلال بعد الھدی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا ومولانا محمد اٰخر المرسلین وخاتم النبیین واٰلہ و	جس کے لئے اللہ تعالٰی نور نہ بنائے تو اس کے لئے کوئی نور نہیں، ہم اللہ تعالٰی سے معافی اور عافیت کے طلبگار ہیں، اور ہم سنور نے کے بعد بگڑنے اور ایمان کے بعد کفر اور ہدایت کے بعد گمراہی سے اس کی پناہ کے طالب ہیں، حرکت اور طاقت نہیں مگر صرف اللہ تعالٰی سے جو بلند وعظیم ہے، اللہ تعالٰی کی صلواتیں ہمارے آقا و مولٰی محمد صلی اللہ

[194] القرآن الکریم ۴۰/ ۳۵

[195] القرآن الکریم ۳/ ۸

[196] القرآن الکریم ۲۴/ ۴۰

صحبہ اجمعین، والحمد للہ رب العٰلمین۔	تعالٰی علیہ وسلم پر جو رسولوں کے آخری اور نبیوں کے آخری ہیں اور آپ کی سب آل واصحاب پر، والحمد للہ رب العالمین (ت)

دیوبندی اور شیعہ عقائد میں مماثلت:

الحمدللہ کہ بیان اپنے منتہٰی کو پہنچا اور حق کا وضوح ذروہ اعلٰی کو۔ احادیث متواترہ سے اصل مقصد یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا خاتم النبیین اور اہلبیت کرام کا نبوت ورسالت سے بے علاقہ ہونا تو بروجہ تواتر قطعی خود ہی روشن وآشکارا ہوا اور اس کے ساتھ طائفہ تالفہ وہابیہ قاسمیہ کو خاتم النبیین کو بہ معنی آخر النبیین نہ ماننا، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد اور نبی ہونے سے ختم نبوت میں نقصان نہ جاننا اس کے کفر خفی ونفاق جلی کا بھی بفضلہٖ تعالٰی خوب اظہار ہوا اور ساتھ لگے رافضیوں کے چھوٹے بھائی حضرات تفضیلیہ کی بھی شامت آئی، اسد الغالب کی بارگاہ سے اسی ۸۰ کوڑوں کی سزا پائی، ان چھوٹے مبتدعوں کا رد یہاں محض تبعًا واستطرادًا مذکور ورنہ ان کے ابطال مشرب ضلال سے قرآن عظیم واحادیث مرفوعہ واقوال اہلبیت وصحابہ وارشاداتِ امیر المؤمنین علی مرتضٰی واولیائے کرام وعلمائے اعلام ودلائل شرعیہ اصلیہ وفرعیہ کے دفتر معمور جس کی تفصیل جلیل وتحقیق جزیل فقیر غفراللہ تعالٰی لہ کی کتاب مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین ۱۲۹۷ھ میں مسطور ہے۔

منکران ختم نبوت پر علمائے اسلام کی گرفت:

اب بتوفیقہ تعالٰی تکفیر منکرانِ ختم نبوت میں بعض نصوص ائمہ کرام لکھ کر بقیہ سوال کی طرف عنان گردانی منظور۔

علامہ تورپشتی: (نص ۱): امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی معتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں:

بحمداللہ ایں مسئلہ در اسلامیان روشن تر ازاں ست کہ آنرا بکشف وبیان حاجت نہ افتد اماایں مقدار از قرآن از ترس آں یاد کردیم کہ مبادا زندیقے جاہلے را در شبہتے اندازد وبسیار باشد کہ ظاہر نیارند کردن وبدیں طریقہا پائے درنہند کہ خدائے تعالٰی برہمہ چیز قادرست کسے قدرت اورا منکر نیست اماچوں خدائے تعالٰی	بحمد اللہ تعالٰی یہ مسئلہ مسلمانوں میں روشن تر ہے کہ اسے بیان ووضاحت کی حاجت کیا ہے لیکن قرآن سے کچھ اس لئے بیان کررہے ہیں کہ کسی زندیق کے لئے کسی جاہل کو شبہ میں مبتلا کرنے کا خطرہ نہ رہے بسا اوقات کھلی بات کے بجائے یوں فریب دیتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی اس کی قدرت کا انکار نہیں کرسکتا لیکن جب اللہ تعالٰی

از چیزے خبر دہد کہ چنیں خواھد بودن یا نخواہد بودن جز چناں نباشد کہ خدائے تعالٰی ازاں خبر دہد وخدائے تعالٰی خبر داد کہ بعد از وے نبی دیگر نباشد ومنکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلا در نبوت او معتقد نباشد کہ اگر برسالت او معترف بودے ویرادر ہرچہ ازاں خبر دادے صادق دانستے وبہماں حجت ہاکہ از طریق تواتر رسالت او پیش مابداں درست شدہ است ایں نیز درست شد کہ وے باز پسیں پیغمبران ست در زمان او و تاقیامت بعد ازوے ہیچ نبی نباشد وہر کہ دریں بہ شک ست درآں نیز بہ شک ست وآنکس کہ گوید کہ بعد از وے نبی دیگر بود یاہست یاخوامد بود وآنکس کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافرست اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[197]	کسی چیز کے متعلق خبر دے دے کہ ایسے ہوگی یا نہ ہوگی، تو اس کا خلاف نہیں ہوسکتا کیونکہ اللہ تعالٰی اسی سے خبر دیتا ہے اور اللہ تعالٰی خبر دیتا ہے کہ اس کے بعد دوسرا نبی نہ ہوگا، اس بات کا منکر وہی ہوسکتا ہے جو سرے سے نبوت کا منکر ہوگا جو شخص آپ کی رسالت کا معترف ہوگا وہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بیان کردہ ہر خبر کو سچ جانے گا جن دلائل سے آپ کی رسالت کا ثبوت بطریق تواتر ہمارے لئے درست ہے اسی طرح یہ بھی درست ثابت ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد آپ کے زمانہ میں اور قیامت تک آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جو آپ کی اس بات میں شک کرے گا وہ آپ کی رسالت میں شک کرے گا، جو شخص کہے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی تھا یا ہے یا ہوگا اور جو شخص کہے کسی نبی کے آنے کا امکان ہے وہ کافر ہے یہی خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر صحیح ایمان کی شرط ہے۔ (ت)

امام ابن حجر مکی: (نص ۲،۳) امام ابن حجر مکی شافعی خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں:

تنبأ فی زمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ رجل قال امھلونی حتی اٰتی بعلامۃ فقال من طلب منہ علامۃ کفر لانہ بطلبہ ذٰلك مکذب لقول النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لانبی بعدی[198]۔	امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانے میں ایک مدعی نبوت نے کہا مجھے مہلت دو کہ کوئی نشانی دکھاؤں، امام ہمام نے فرمایا جو اس سے نشانی مانگے گا کافر ہوجائے گا کہ وہ اس مانگنے کے سبب مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ارشاد قطعی و متواتر ضروردینی کی تکذیب کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

[197] معتمد فی المعتقد (فارسی)

[198] خیرات الحسان فی مناقب الامام الفصل الحادی والعشرون فی فراستہ، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ص۱۱۹

فتاوٰی ہندیہ: (نص ۴تا۷) فتاوٰی خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاوٰی ہندیہ وغیرہا میں ہیں:

واللفظ للعمادی قال قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیة من پیغمبرم یرید به من پیغام می برم یکفر ولو انه حین قال ھذہ المقالة طلب غیرہ منه المعجزة قیل یکفر الطالب والمتأخرون من المشائخ قالوا ان کان غرض الطالب تعجیزہ و افتضاحه لا یکفر[199]	یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر ہوجائے گا اگرچہ مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں، اور اگر اس کہنے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ بھی مطلقًا کافر ہے، اور مشائخ متأخرین نے فرمایا اگر اسے عاجز و رسوا کرنے کی غرض سے معجزہ طلب کیا تو کافر نہ ہوگا ورنہ ختم نبوۃ میں شک لانے کے سبب یہ بھی کافر ہوجائے گا۔

اعلام بقواطع الاسلام: (نص ۸) اعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

واضح تکفیر مدعی النبوۃ و یظھر کفر من طلب منه معجزۃ لانه بطلبه لھا منه مجوز لصدقه مع استحالته المعلومة من الدین بالضرورۃ نعم ان اراد بذٰلك تسفیھه و بیان کذبه فلا کفر[200]	مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورۃ معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں، ہاں اگر اس طلب سے اسے احمق بنانا اس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

(نص ۹،۱۰) اسی (اعلام بقواطع الاسلام) میں ہے:

ومن ذٰلک (ای المکفرات) ایضاً تکذیب نبی او نسبة تعمد کذب الیه	انہیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کردیتی ہیں کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصداً جھوٹ بولنے

---

[199] فتاوٰی ہندیة بحوالہ الفصول العمادیة، الباب التاسع، نورانی کتب خانہ، پشاور، ۲/ ۲۶۳

[200] اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ، مکتبة الحقیقة استنبول، ترکی، ص ۳۷۶

او محاربته اوسبه او الاستخفاف ومثل ذٰلك كما قال الحليمى مالو تمنى فى زمن نبينا او بعده ان لو كان نبيا فيكفر فى جميع ذٰلك والظاهر انه لافرق بين تمنى ذٰلك باللسان او القلب[201] اھ مختصرًا۔	کی نسبت کرنا یا نبی سے لڑنا یا اسے بُرا کہنا اس کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہونا اور بتصریح امام حلیمی انہیں کفریات کی مثل ہے ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہوجاتا، ان صورتوں میں کافر ہوجائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ تمنا زبان سے یا صرف دل میں کرے اھ مختصرًا۔

سبحان اللہ! جب مجرد تمنا پر کافر ہوتا ہے تو کسی کی نسبت ادعائے نبوت کس درجہ کا کفر خبیث ہوگا، والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

(نص ۱۱ تا ۱۴) تیمیۃ الدہر پھر ہندیہ میں بعض ائمہ حنفیّہ سے اور اشباہ والنظائر وغیرہا میں ہے:

واللفظ لها اذا لم يعرف ان محمدا صلى الله تعالٰى عليه وسلم اٰخر الانبياء فليس بمسلم لانه من الضروريات[202]	جب نہ پہچانے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے پچھلے نبی ہیں تو مسلمان نہیں کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

طائفہ قاسمیہ: مولٰی سبحانہ وتعالٰی ہزاراں ہزار جزاہائے خیر وکرم ورضوان اتم کرامت فرمائے ہمارے علمائے کرام کو ان سے کس نے کہہ دیا تھا کہ صدہا برس بعد وہابیہ میں ایک طائفہ طائفہ قاسمیہ ہونے والا ہے کہ اگرچہ براہ نفاق وفریب کہ عوام مسلمین بھڑک نہ جائیں بظاہر لفظ خاتم النبیین کا اقرار کرے گا مگر اس کے یہ معنی آخر الانبیاء ہونے سے صاف انکار کرے گا اس معنی کو خیال عوام و نا قابل مدح قرار دے گا، اسی دن کے لئے ان اجلہ کرام نے لفظ **اشهر واعرف ومكتوب فى المصحف اعنى خاتم النبيين** کے عوض مسئلہ بلفظ آخر الانبیاء تحریر فرمایا کہ جو حضور کو سب سے پچھلا نبی نہ مانے مسلمان نہیں یعنی ختم نبوت اسی معنی پر داخل ضروریاتِ دین ہے یہی مراد رب العالمین ہے، اسی ضروری دین وارشاد الٰہ العالمین کو یہ گمراہ **معاذ اللہ** عامی خیال بتاتے ہیں۔

---

[201] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ، مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی، ص ۳۵۲

[202] الاشباہ والنظائر، کتاب السیر باب الردۃ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی، ۱/ ۲۹۶

مہمل و مختل ٹھہراتے ہیں "قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○"[203] (اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ت) بحمداللہ یہ کرامت علمائے کرام امت ہے **فجزاهم الله المثوبات الفاخرة ونفعنا ببركاتهم في الدنيا والاٰخرة اٰمين** (اللہ تعالٰی ان کو قابل فخر ثواب کی جزادے اور ہمیں ان کی برکات سے دنیا وآخرت میں نفع عطا فرمائے۔ آمین۔ت)

فتاوٰی تاتارخانیہ: تاتارخانیہ پھر عالمگیریہ میں ہے:

رجل قال لاٰخر من فرشته توام في موضع كذا اعينك على امرك فقد قيل انه لايكفر وكذا اذا قال مطلقًا انا ملك بخلاف ما اذا قال انا نبي[204]	یعنی ایک نے دوسرے سے کہا میں تیرا فرشتہ ہوں فلاں جگہ تیرے کام میں مدد کروں گا اس پر تو بعض نے بیشک کہا کافر نہ ہوگا یوں ہی اگر مطلقًا کہا میں فرشتہ ہوں بخلاف دعوی نبوت کہ بالاجماع کفر ہے۔ یہ حکم عام ہے کہ مدعی زمانہ اقدس میں ہو مثل ابن صیاد واسود خواہ بعد کما تقدم و سیاتی (جیسا کہ گزرا اور آگے آئے گا۔ت)

شفاء قاضی عیاض: شفاء شریف امام قاضی عیاض مالکی اور اس کی شرح نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی میں ہے۔

(وكذلك يكفر من ادعى نبوة احد مع نبينا صلى الله تعالٰى عليه وسلم) اي في زمنه كمسيلمة الكذاب والاسود العنسي (او) ادعى (نبوة احد بعده) فانه خاتم النبيين بنص القراٰن والحديث فهذا تكذيب الله ورسوله صلى الله تعالٰى عليه وسلم (كالعيسوية) وهم طائفة (من اليهود) نسبوا العيسٰى بن اسحٰق اليهودي ادعى النبوة في زمن	یعنی اسی طرح وہ بھی کفر ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کی نبوت کا ادعا کرے جیسے مسیلمہ کذاب واسود عنسی یا حضور کے بعد کسی کی نبوت مانے اس لئے کہ قرآن و حدیث میں حضور کے خاتم النبیین ہونے کی تصریح ہے تو یہ شخص اللہ و رسول کو جھٹلاتا ہے جل جلالہ و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، جیسے یہود کا ایک طائفہ عیسویہ کہ عیسٰی بن اسحٰق یہودی کی طرف منسوب ہے، اس نے مروان الحمار کے زمانے میں ادعائے نبوت کیا تھا اور بہت یہود

[203] القرآن الکریم ۶۳/ ۴

[204] فتاوٰی ہندیہ، الباب التاسع فی احکام المرتدین، نورانی کتب خانہ، پشاور، ۲/ ۲۶۶

مروان الحمار و تبعه کثیر من الیهود وکان من مذهبه تجویز حدوث النبوة بعد نبینا صلی الله تعالٰی علیه وسلم (وکاکثر الرافضة القائلین بمشارکة علی فی الرسالة للنبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم وبعده کالبزیغیة والبیانیة منهم) وهم اکفر من النصارٰی و اشد ضررا منهم لا نهم بحسب الصورة مسلمون ویلتبس امرهم علی العوام (فهٰؤلاء) کلهم (کفار مکذبون للنبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم لانه صلی الله تعالٰی علیه وسلم اخبر انه خاتم النبیین وانه ارسل کافة للناس واجمعت الامة علی ان هذا الکلام علی ظاهره وان مفهومه المراد منه دون تاویل ولا تخصیص فلا شك فی کفر هٰؤلاء الطوائف کلها قطعًا اجماعًا وسمعًا)[205] اھ مختصرًا۔	اس کے تابع ہوگئے، اس کا مذہب تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت ممکن ہے اور جیسے بہت رافضی کہ مولا علی کو رسالت میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا شریک اور حضور کے بعد انہیں نبی کہتے ہیں اور جیسے رافضیوں کے دو فرقے بزیغیہ و بیانیہ، ان لوگوں کا کفر نصارٰی سے بڑھ کر ہے اور ان سے زائد ان کا ضرر کہ یہ صورت میں مسلمان ہیں ان سے عوام دھوکے میں پڑ جاتے ہیں یہ سب کے سب کفار ہیں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور خبر دی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اپنے رب عزوجل سے خبر دی کہ وہ حضور کو خاتم النبیین اور تمام جہان کی طرف رسول بتاتا ہے اور امت نے اجماع کیا کہ یہ آیات و احادیث اپنے معنی ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے خدا اور رسول کی یہی مراد ہے نہ ان میں کچھ تاویل ہے نہ تخصیص، تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے بحکم اجماع امت و بحکم حدیث و آیت بالیقین کافر ہیں۔

منکران ختم نبوت کے طریقے:

الحمد للہ اس کلام رشید نے ولید پلید وروافض بلید و قاسمیہ جدید و امیریہ عــــہ طرید کسی مردود و عنید کا تسمہ نہ لگا **وللہ الحجة السامیه۔**

عــــہ: اسی طرح طائفہ مرزائیہ متبعان غلام احمد قادیانی کہ سب سے تازہ ہے یہ بھی مرزا کو مرسل من اللہ کہتا ہے اور خود مرزا اپنے اوپر وحی اترنے کا مدعی ہے اپنے کلام کو کلام الٰہی و منزل من اللہ (باقی برصفحہ آئندہ)

[205] کتاب الشفاء للقاضی عیاض، فصل فی بیان ما هو من المقالات، مطبعة شرکة صحافیه، ۲/ ۲۷۱۔۲۷۰، نسیم الریاض شرح شفاء للقاضی عیاض فصل فی بیان ما هو من المقالات دار الفکر بیروت، ۴/ ۵۰۶ تا ۵۰۹

یہ فقرے آب زر سے لکھنے کے ہیں کہ ان خبیثوں کا کفر یہود و نصارٰی سے بدتر اور کھلے کافروں سے انکار زائد ضرر۔ **والعیاذ باللہ العزیز الاکبر۔**

مجمع الانہر: وجیز امام کردری و مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے:

اما الایمان بسیدنا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فیجب بانہ رسولنا فی الحال وخاتم الانبیاء والرسل فاذا اٰمن بانہ رسول ولم یؤمن بانہ خاتم الانبیاء لایکون مؤمنا[206]	ہمارے مولا ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر یوں ایمان لانا فرض ہے کہ حضور اب بھی ہمارے رسول ہیں (نہ یہ کہ **معاذاللہ** بعد وصال شریف حضور رسول نہ رہے یا حضور کے بعد اب اور کوئی ہمارا رسول ہوگیا) اور ایمان لانا فرض ہے کہ حضور تمام انبیاء و مرسلین کے خاتم ہیں، اگر حضور کے رسول ہونے پر ایمان لایا اور خاتم الانبیاء ہونے پر ایمان نہ لایا تو مسلمان نہ ہوگا۔

یہاں رسالت پر ایمان مجازاً بنظر صورت بحسب ادعائے قائل بولا گیا ورنہ جو ختم نبوت پر ایمان نہ لایا قطعاً حضور کی رسالت ہی پر ایمان نہ لایا کہ رسول جانتا تو حضور جو کچھ اپنے رب جل جلالہ کے پاس سے لائے سب پر ایمان لاتا۔ **کما تقدم فی کلام الامام التورپشتی رحمہ اللہ تعالٰی** (جیسا کہ امام تورپشتی کے کلام میں پہلے گزر چکا ہے۔ت)

علامہ یوسف اردبیلی: امام علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں فرماتے ہیں:

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) بتاتا ہے اور اس کے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" سے منقول کہ اس میں صراحۃً اپنے آپ کو نبی بلکہ بہت انبیاء سے افضل لکھا ہے اس بارے میں ابھی چند روز ہوئے امر تسر سے سوال آیا تھا جس پر حضرت مصنف علامہ مدظلہ نے مدلل و مفصل فتوٰی تحریر فرمایا جس کا حسن بیان دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس کا نام السوء والعقاب ہے۔ **وللہ الحمد، عفی عنہ مصحح** (م)

[206] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر باب المرتد، ثم ان الفاظ الکفر انواع دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱/ ۶۹۱

من ادعی النبوۃ فی زماننا او صدق مدعیا لھا او اعتقد نبیا فی زمانہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اوقبلہ من لم یکن نبیا کفر اھملخصًا[207]	جو ہمارے زمانے میں نبوت کا مدعی ہو یا دوسرے کسی مدعی کی تصدیق کرے یا حضور کے زمانے میں کسی کو نبی مانے یا حضور سے پہلے کسی غیر کو نبی جانے کافر ہو جائے اھ ملخصًا۔

امام غزالی: امام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:

ان الامت فھمت من ھذا اللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص ومن اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤول ولا مخصوص[208]	یعنی تمام امت محمدیہ علی صاحبہا وعلیہا الصلوٰۃ والتحیۃ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ بتاتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور کے بعد کبھی کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخر النبیین کے سوا خاتم النبیین کے کچھ اور معنی گھڑیئے نہ اس عموم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانے یا زمین کے کسی طبقے سے خاص کیجئے اور جو اس میں تاویل و تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنون یا نشے یا سرسام میں بہکنے بڑانے بکنے کے قبیل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وہ آیت قرآن کی تکذیب کررہا ہے جس میں اصلاً تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امتِ مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے۔

بحمد اللہ یہ عبارت بھی مثل عبارت شفاء ونسیم تمام طوائف جدیدہ قاسمیہ وامیریہ خذلھم اللہ تعالٰی کے ہذیانات کارد جلیل وجلی ہے آٹھ آٹھ سوبرس بعد آنے والے کافروں کارد فرماگئے، یہ ائمہ دین کی کرامت منجلی ہے۔

غنیۃ الطالبین: غنیۃ الطالبین شریف میں عقائد ملعونہ غلاۃ روافض کے بیان میں فرمایا:

ادعت ایضاان علیانبی (الی قولہ رضی اللہ	یعنی غالی رافضیوں کا یہ دعوی بھی ہے کہ مولا علی نبی

[207] الانوار لاعمال الابرار

[208] الاقتصاد فی الاعتقاد

تعالٰی عنہ)لعنھم اللہ وملئکتہ وسائر خلقہ الٰی یوم الدین وقلع آثارھم وابادخضراءھم ولاجعل منھم فی الارض دیارافانھم بالغوا فی غلوھم ومرضوا علی الکفر وترکوا الاسلام وفارقوا الایمان وجحدوا الالٰہ والرسل والتنزیل فنعوذ باللہ ممن ذھب الٰی ھٰذہ المقالۃ[209]	ہیں اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام مخلوق قیامت تک ان رافضیوں پر لعنت کریں اللہ ان کے درخت کی جڑ اکھاڑ کر پھینک دے تباہ کردے زمین پر ان میں کوئی بسنے والا نہ رکھے کہ انہوں نے اپنا غلو حد سے گزار دیا کفر پر جم گئے اسلام چھوڑ بیٹھے ایمان سے جدا ہوئے اللہ و رسول و قرآن سب کے منکر ہوگئے، ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے جو ایسا مذہب رکھے۔

الحمدللہ، اللہ عزوجل نے یہ دعائے کریم مستجاب فرمائی غرابیہ وغیرہا ملعون طوائف کانشان نہ رہا اب جو اس دارالفتن ہند پر محن کی زمین میں فتنوں کی بوچھاڑ کی گندہ بہار میں دوایک حشرات الارض کہیں کہیں تازہ نکل پڑے وہ بھی بحمداللہ تعالٰی جلد جلد اپنے مقر سقر کو پہنچ گئے ایک آدھ کہیں باقی ہو تو وہ بھی قہر الٰہی سے

"اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَؕ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ"[210] کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ت) کا منتظر ہے۔

تحفہ شرح منہاج: تحفہ شرح منہاج میں ہے:

اوکذب رسولا اونبیاً او نقصہ بای منقص کان صغر اسمہ مریدا تحقیرہ اوجوز نبوۃ احد بعد وجود نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعیسٰی علیہ الصلٰوۃ و السلام نبی قبل فلایرد[211]	یعنی کافر ہے جو کسی نبی کی تکذیب کرے یا کسی طرح اس کی شان گھٹائے، مثلاً بہ نیت توہین اس کا نام چھوٹا کرکے لے یا ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کسی کی نبوت ممکن مانے اور عیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام تو حضور کی تشریف آوری سے پہلے نبی ہوچکے ان سے اعتراض وارد نہ ہوگا۔

[209] غنیۃ الطالبین فصل علامات اہل بدعت کے بیان میں، مصطفی البابی مصر، ۱/ ۸۸

[210] القرآن الکریم ۷۷/ ۱۶تا۱۸

[211] المعتقد المنتقد بحوالہ التحفہ شرح المنہاج مع المستند المعتمد، مکتبہ حامدیہ، لاہور، ص ۲۸۔۱۲۷

شرح فرائد: عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

فساد مذھبھم غنی عن البیان بشھادۃ العیان، کیف وھو یؤدی الٰی تجویز مع نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم او بعدہ و ذٰلک یستلزم تکذیب القراٰن اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین واٰخر المرسلین، وفی السنۃ انا العاقب لا نبی بعدی، واجمعت الامۃ علی ابقاء ھذا الکلام علٰی ظاھرہ وھٰذا احدی المسائل المشھورۃ التی کفرنا بھا الفلاسفۃ لعنھم اللہ تعالٰی[212] نقل ھٰذین خاتم المحققین معین الحق المبین السیف المسلول مولانا فضل الرسول قدس سرہ فی المعتقد المنتقد۔	فلاسفہ نے کہا تھا کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے آدمی ریاضتیں مجاہدے کرنے سے پا سکتا ہے اس کے رد میں فرماتے ہیں کہ ان کے مذہب کا بطلان محتاج بیان نہیں آنکھوں دیکھا باطل ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس کے نتیجے میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی نبی کا امکان نکلے گا اور یہ تکذیب قرآن کو مستلزم ہے قرآن عظیم نص فرما چکا کہ حضور خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں ہے میں پچھلا نبی ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اسی معنی پر ہے جو اس کے ظاہر سے سمجھ میں آتے ہیں، یہ ان مشہور مسئلوں میں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے فلاسفہ کو کافر کہا اللہ تعالٰی ان پر لعنت کرے۔ یہ مذکورہ دونوں عبارتیں خاتم المحققین، حق مبین کے معاون ننگی تلوار مولانا فضل رسول قدس سرہ نے اپنی کتاب المعتقد المنتقد میں نقل کی ہیں۔

مواہب شریف: مواہب شریف آخر نوع ثالث، مقصد سادس میں امام ابن حبان صاحب صحیح مسمّٰی بالتقاسیم والانواع سے نقل فرمایا:

من ذھب الٰی ان النبوۃ مکتسبۃ لا تنقطع او الٰی ان الولی افضل من النبی فھو زندیق الٰی آخرہ[213]	جو اس طرف جائے کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے ختم نہ ہوگی، یا کسی ولی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ زندیق بے دین ملحد دہریہ ہے۔

[212] المعتقد المنتقد بحوالہ شرح الفرائد للنابلسی مع المستند المعتمد، مکتبہ حامدیہ، لاہور، ص ۱۵۔ ۱۱۴

[213] المواہب اللدنیہ، المقصد السادس، النوع الثالث، المکتب الاسلامی، بیروت، ۳/ ۱۸۳

علامہ زرقانی نے اس کی دلیل میں فرمایا: لتکذیب القراٰن وخاتم النبیین [214]، یہ شخص اس وجہ سے کافر ہوا کہ قرآن عظیم و ختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

امام نسفی: بحر الکلام امام نسفی پھر تفسیر روح البیان میں ہے:

صنف من الروافض قالوا بان الارض لا تخلو عن النبی والنبوۃ صارت میراثا لعلی واولادہ وقال اھل السنۃ والجماعۃ لا نبی بعد نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال اللہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وقال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا نبی بعدی ومن قال بعد نبینا نبی یکفر لانہ انکر النص وکذٰلك لوشك فیہ [215] ببعض اختصار۔	رافضیوں کا ایک طائفہ کہتا ہے زمین نبی سے خالی نہیں ہوتی اور نبوت مولا علی اور ان کی اولاد کے لئے میراث ہوگئی ہے اور اہلسنّت وجماعت نے فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے ہاں خدا کے رسول ہیں اور سب انبیاء میں پچھلے، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں، تو جو حضور کے بعد کسی کو نبی مانے کافر ہے کہ قرآن عظیم و نص صریح کا منکر ہے یوں ہی جسے ختم نبوت میں کچھ شک ہو وہ بھی کافر ہے۔

تمہید ابو شکور سالمی: تمہید ابو شکور سالمی میں ہے:

قالت الروافض ان العالم لایکون خالیا عن النبی قط وھذا کفر لان اللہ تعالٰی قال وخاتم النبیین ومن ادعی النبوۃ فی زماننا فانہ یصیر کافرا ومن طلب منہ المعجزات فانہ یصیر کافرا لانہ شك فی النص ویجب الاعتقاد بانہ ماکان لاحد شرکۃ فی النبوۃ لمحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بخلاف ماقالت الروافض	رافضی کہتے ہیں دنیا نبی سے خالی نہ ہوگی اور یہ کفر ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے وخاتم النبیین اب جو دعوی نبوت کرے کافر ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے وہ بھی کافر کہ اسے ارشاد الٰہی میں شک پیدا ہوا جب تو معجزہ مانگا اور اس کا اعتقاد فرض ہے کہ کوئی شخص نبوت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا شریک نہ تھا بخلاف روافض کے کہ مولٰی علی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے

[214] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، المقصد السادس النوع الثالث، دار المعرفۃ بیروت ۶/ ۱۸۸

[215] روح البیان، آیہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم الخ المکتبۃ الاسلامیہ ریاض الشیخ ۷/ ۱۸۸

ان علیاً کان شریکا لمحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی النبوۃ وھذا منھم کفر[216]	شریک نبوت مانتے ہیں اور یہ ان کا کفر ہے۔

مولانا عبدالعلی: بحر العلوم ملک العلماء مولانا عبدالعلی محمد شرح سلم میں فرماتے ہیں:

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین وابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ افضل الاصحاب والاولیاء وھاتان القضیتان مما یطلب بالبرھان فی علم الکلام والیقین المتعلق بھما یقین ثابت ضروری باق الی الابد ولیس الحکم فیھما علی امر کلی یجوز العقل تناول ھذا الحکم لغیر ھٰذین الشخصین وانکار ھذا مکابرۃ وکفر[217]	محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ تمام اولیاء سے افضل ہیں اور ان دونوں باتوں پر دلیل قطعی علم عقائد میں مذکور ہے اور ان پر یقین وہ جما ہوا ضروری یقین ہے جو ابدالآباد تک باقی رہے گا اور یہ خاتم النبیین اور افضل الانبیاء ہونا کسی امر کلی کے لئے ثابت نہیں کیا ہے کہ عقل ان دونوں ذات پاک کے سوا کسی اور کے لئے اس کا ثبوت ممکن مانے اور اس کا انکار ہٹ دھرمی اور کفر ہے۔

فیہ لف ونشر بالقلب یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے افضل الاولیاء ہونے سے انکار قرآن وسنت واجماع امت کے ساتھ مکابرہ ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے سے انکار کفر، **والعیاذ باللہ رب العالمین۔**

امام احمد قسطلانی: امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مقصد سابع فصل اول، پھر علامہ عبدالغنی نابلسی حدیقہ ندیہ باب اول فصل ثانی میں فرماتے ہیں:

العلم اللدنی نوعان لدنی رحمانی ولدنی شیطانی والمحك ھو الوحی ولا وحی بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، واماّ قصۃ موسٰی مع الخضر	یعنی علم لدنی دو قسم ہے رحمانی اور شیطانی، اور ان کے پہچاننے کا معیار وحی ہے کہ جو اس کے مطابق ہے رحمانی ہے اور جو اس کے خلاف ہے شیطانی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد وحی نہیں کہ کوئی کہے میرا یہ علم وحی جدید کے

[216] التمھید فی بیان التوحید، الباب السابع فی المعرفۃ والایمان دارالعلوم حزب الاحناف لاہور، ص ۱۱۴۔۱۱۳

[217] شرح سلم لعبد العلی، بحث التصدیقات آخر کتاب، مطبع مجتبائی، دہلی، ص ۲۶۰

علیھما الصلٰوۃ والسلام فالتعلق بھا فی تجویز الاستغناء عن الوحی بالعلم اللدنی الحاد وکفر یخرج عن الاسلام موجب لاراقۃ الدم والفرق ان موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام لم یکن مبعوثا الی الخضر، ولم یکن الخضر مامورا بمتابعتہ ومحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الٰی جمیع الثقلین فرسالتہ عامۃ للجن والانس فی کل زمان. فمن ادعی انہ مع محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کالخضر مع موسٰی علیھما الصلٰوۃ والسلام اوجوز ذٰلک لاحد من الامۃ فلیجدد اسلامہ(لکفرہ بھٰذہ الدعوی)ولیشھد شھادۃ الحق(لیعود الی الاسلام)فانہ مفارق لدین الاسلام بالکلیۃ فضلا عن ان یکون من خاصۃ اولیاء اللہ تعالٰی وانما ھو من اولیاء الشیطٰن وخلفائہ ونوابہ(فی الضلال والاضلال)والعلم اللدنی الرحمانی ھوثمرۃ العبودیۃ والمتابعۃ لھٰذا النبی الکریم علیہ ازکی الصلٰوۃ واتم التسلیم وبہ یحصل الفھم فی الکتاب والسنۃ بامر یختص بہ صاحبہ کما قال علی (امیر المؤمنین)وقد سئل

مطابق ہے، رہا خضر و موسٰی علیہما الصلوٰۃ والسلام کا قصہ (کہ خضر کے پاس وہ علم لدنی تھا جو موسٰی علیہما الصلوٰۃ والسلام کو معلوم نہ تھا، اسے یہاں دستاویز بنا کر علم لدنی کے سبب وحی کی پروانہ رکھنا نری بے دینی و کفر ہے، اسلام سے نکال دینے والی بات ہے جس کے قائل کا قتل واجب، اور فرق یہ ہے کہ موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خضر کی طرف مبعوث نہ تھے نہ خضر کو ان کی پیروی کا حکم (کہ وہ تو خاص بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے کان النبی یبعث الٰی قومہ خاصۃ) اور محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام جن و انس (بلکہ تمام ماسوائے اللہ) کی طرف مبعوث ہیں (وارسلت الی الخلق کافّۃ) تو حضور کی رسالت ہر زمانے میں سب جن و انس کو شامل ہے تو جو مدعی ہو کہ وہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ ایسے تھے جیسے موسٰی کے ساتھ خضر، امت میں کسی کے لئے یہ مرتبہ ممکن مانے وہ نئے سرے سے مسلمان ہو کہ اس قول کے باعث کافر ہوگیا مسلمان ہونے کے لئے کلمہ شہادت پڑھے کہ وہ دین اسلام سے یک لخت جدا ہوگیا چہ جائیکہ اللہ عزوجل کے خاص اولیاء سے ہو وہ تو شیطان کا ولی اور گمراہی و گمراہ گری میں ابلیس کا خلیفہ و نائب ہے علم لدنی رحمانی بندگی خدا و پیروی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا پھل ہے جس سے قرآن و حدیث میں ایک خاص سمجھ حاصل ہوجاتی ہے جس طرح صحیح بخاری و سنن نسائی میں ہے کہ امیر المومنین مولا علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے سوال ہوا کہ تم اہلبیت کو نبی صلی اللہ

(کما فی الصحیح وسنن النسائی)ھل خصکم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بشیئ دون الناس (کما تزعم الشیعۃ)فقال لا الا فھما یؤتیہ اللہ عبدا فی کتابہ اھ [218] مختصرًا مزیدا ما بین الھلالین من شرح العلامۃ الزرقانی۔رزقنا اللہ تعالٰی بمنّہ واٰلائہ بفضل رحمتہ باولیائہ وصل وسلم علٰی خاتم انبیائہ محمد واٰلہ وصحبہ واحبائہ اٰمین۔	تعالٰی علیہ وسلم نے کوئی خاص شیئ ایسی عطا فرمائی ہے جو اور لوگوں کو نہ دی جیسا کہ رافضی گمان کرتے ہیں؟فرمایا: نہ مگر وہ سمجھ جو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو قرآن عزیز میں عطا فرمائی اھ، مختصرًا ہلالین میں شرح زرقانی کی عبارت زائد لائی گئی ہے۔اللہ تعالٰی اپنی رحمت وفضل،احسان ونعمت ہمیں عطا فرمائے بوسیلہ اولیاء اللہ صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر اور ان کی آل واصحاب سب پر۔آمین۔(ت)

سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا:

ولید بلید خواہ کوئی پلید ختم نبوت کا ہر منکر عنید صراحۃً جاحد ہو یا تاویل کا مرید مطلقًا نفی کرے یا تخصیص بعید امیری، قاسمی، مشہدی مرید،رافضی غالی وہابی شدید،سب صریح کافر مرتد طرید علیہم لعنۃ العزیز الحمید(ان پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو)اور جو کافر ہو وہ قطعًا سید نہیں،اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

"اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ" [219]	وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں۔(ت) نہ اسے سید کہنا جائز۔

منافق کو سید نہ کہو:

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یکن سیدا فقد استخطتم ربکم عزوجل [220]،رواہ	منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہو تو بیشک تم پر تمہارے رب عزوجل کا غضب ہو (اس کو

[218] المواہب اللدنیۃ المقصد السابع،الفصل الاول علامات محبۃ الرسول،المکتب الاسلامی،بیروت،۳/ ۹۷-۲۹۶،شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ،الفصل الاول علامات محبۃ الرسول،دارالفکر بیروت،۶/ ۱۱-۳۱۰

[219] القرآن الکریم ۱۱/ ۴۶

[220] سنن ابی داؤد،کتاب الادب باب لا یقول المملوك ربی وربتی آفتاب عالم پریس،لاہور،۲/ ۳۲۴

ابوداؤد والنسائی بسند صحیح عن بریدۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	ابوداؤد اور نسائی نے بسند صحیح حضرت بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا)

روایت حاکم کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ عزوجل[221]	جو کسی منافق کو "اے سید" کہے اس نے اپنے رب کا غضب اپنے اوپر لیا۔والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

پھر یہی نہیں کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے ممانعت شرعی اور نسب سیادت کا انتفائے حکمی ہو حاشا بلکہ واقع میں کافر اس نسل طیب و طاہر سے تھا ہی نہیں اگرچہ سید بنتا اور لوگوں میں براہ غلط سید کہلاتا ہو ائمہ دین اولیائے کاملین علمائے عاملین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کہ سادات کرام بحمد اللہ تعالٰی خباثت کفر سے محفوظ و مصئون ہیں جو واقعی سید ہے اس سے کبھی کفر واقع نہ ہوگا،قال اللہ تعالٰی:

"اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللہُ لِیُذْہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجْسَ اَہۡلَ الْبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیۡرًا ﴿ۚ۳۳﴾"[222]	اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے اے نبی کے گھر والو! اور تمہیں خوب پاک کردے ستھرا کرکے۔

تمام فوائد اور بزار وابویعلٰی مسند اور طبرانی کبیر اور حاکم بافادہ تصحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان فاطمۃ احصنت فرجہا فحرمہا اللہ و ذریتہا علی النّار[223]	بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت پر نگاہ رکھی تو اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کردیا۔

اہل بیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں:

ابوالقاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی،رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سالت ربی ان لا یدخل احدا من اھل بیتی النار فاعطانیہا[224]	میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے اہلبیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔

[221] المستدرک للحاکم،کتاب الرقاق،دارالفکر بیروت،۴ /۳۱۱

[222] القرآن الکریم ۳۳/۳۳

[223] المستدرک للحاکم،کتاب معرفۃ الصحابۃ،دارالفکر بیروت،۳/ ۱۵۲

[224] کنزالعمال بحوالہ ابن بشران فی امالیہ عن عمران بن حصین حدیث ۳۴۱۴۹،موسسۃ الرسالہ،بیروت،۱۲/ ۹۵

اہل بیت عذاب سے بری ہیں:

طبرانی بسند صحیح عــــہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت بتول رضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا:

ان اللہ تعالٰی غیر معذبك ولا ولدك [225]	بیشک اللہ تعالٰی نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو۔

حضرت فاطمہ کی وجہ تسمیہ:

ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انما سمیت فاطمۃ لان اللہ فطمھا وذریتھا عن النار یوم القیٰمۃ [226]	فاطمہ اس لئے نام ہوا کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی نسل کو روز قیامت آگ سے محفوظ فرمادیا۔

اہل بیت آگ میں نہیں جاسکتے:

قرطبی آیہ کریمہ "وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی" کی تفسیر میں حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ناقل کہ انہوں نے فرمایا:

رضا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان لا یدخل احد من اھل بیتہ النّار [227]	یعنی اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے راضی کردینے کا وعدہ فرمایا اور محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رضا اس میں ہے کہ ان کے اہل بیت سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔

نار دو قسم کی ہے، نارِ تطہیر کہ مومن عاصی جس کا مستحق ہو، اور نارِ خلود کافر کے لئے ہے، اہل بیت کرام

عــــہ: افادہ الھیثمی فی الصواعق حیث قال جاء بسند رواتہ ثقات انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال لفاطمۃ فذکرہ۔ ۱۲منہ (م)	ہیثمی نے صواعق میں اس کا افادہ کیا جہاں انہوں نے کہا سند کے ساتھ مروی جس کے تمام راوی ثقہ ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو فرمایا تو پھر اس حدیث کا ذکر کیا ۱۲منہ (ت)

[225] المعجم الکبیر عن ابن عباس حدیث ۱۱۶۸۵، المکتبۃ الفیصلیۃ، بیروت، ۱۱/ ۲۶۳

[226] المواہب اللدنیہ، بحوالہ ابن عساکر، المقصد الثانی، الفصل الثانی، المکتب الاسلامی، بیروت، ۲/ ۶۴، تنزیہ الشریعۃ بحوالہ ابن عساکر باب مناقب السبطین الخ الفصل الاول، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱/ ۴۱۳

[227] الجامع لاحکام القرآن (تفسیر القرطبی) تحت اٰیۃ ولسوف یعطیك ربک، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۲۰/ ۹۵

میں حضرت امیر المؤمنین مرتضی وحضرت بتول زہرا وحضرت سید مجتبٰی وحضرت شہید کربلا صلی اللہ تعالٰی علٰی سید ہم وعلیہم وبارک وسلم تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تو اجماع قائم اور نصوص متواترہ حاکم باقی نسل کریم تا قیام قیامت کے حق میں اگر بفضلہٖ تعالٰی مطلق دخول سے محفوظی لیجئے اور یہی ظاہر لفظ سے متبادر، اور اسی طرف کلماتِ اہل تحقیق ناظر، جب تو مراد بہت ظاہر، اور منع خلود مقصود جب بھی نفی کفر پر دلالت موجود۔ شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی میں زیر حدیث مذکور:

انما سمیت فاطمۃ ھی فاما ھی وابنا ھا فالمنع مطلق واما من عداھم فالممنوع عنھم نار الخلود، واما ما رواہ ابو نعیم والخطیب ان علیا الرضا بن موسٰی الکاظم ابن جعفر الصادق سئل عن حدیث ان فاطمۃ احصنت فقال خاص بالحسن و الحسین وما نقلہ الاخبار یون عنہ من توبیخہ لاخیہ زید حین خرج علی المامون وقولہ اغرك قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان فاطمۃ احصنت الحدیث ان ھذا لمن خرج من بطنھا لا لی ولا لك فھذا من باب التواضع وعدم الاغترار بالمناقب وان کثرت کما کان الصحابۃ المقطوع لھم بالجنّۃ علی غایۃ من الخوف والمراقبۃ والا فلفظ ذریۃ لا یخص بمن خرج من بطنھا فی لسان العرب ومن ذریتہ	بیشک فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا یہ نام ہے لیکن فاطمہ اور ان کے بیٹے تو ان پر مطلقاً جہنم کی آگ ممنوع ہے لیکن ان کے ماسوا کے لئے جہنم کا خلود ممنوع ہے۔ آپ پر اور ان پر اللہ تعالٰی کا سلام ہو۔ اور لیکن جو ابونعیم اور خطیب نے روایت کیا ہے کہ علی رضا بن موسٰی کاظم ابن جعفر الصادق سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا کہ فاطمہ نے اپنے حرم گاہ کو محفوظ رکھا تو انہوں نے جواب میں فرمایا یہ حسن اور حسین کے لئے خاص ہے اور وہ جو مورخین نے ان سے یہ نقل کیا کہ انہوں نے اپنے بھائی زید کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا جب اس نے مامون پر خروج کیا اور کہا کیا تجھے حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کے اس فرمان نے غرور میں مبتلا کیا ہے کہ فاطمہ نے اپنی حرم گاہ کو محفوظ رکھا ہے۔ (الحدیث) اس پر انہوں نے فرمایا یہ میرے اور تیرے لئے خاص نہیں بلکہ جو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے بطن سے پیدا ہوا ہے ان سب کے لئے ہے، تو یہ تواضع اور مناقب کثیرہ کے باوجود غرور نہ کرنے کے باب سے ہے جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے جنت قطعی ہے اس کے باوجود وہ خوف و مراقبہ میں مبتلا تھے، ورنہ تو ذریت کا لفظ عربی

داؤد وسلیمٰن الاٰیۃ وبینھم وبینہ قرون کثیرۃ فلا یرید ذٰلك مثل علی الرضا مع فصاحتہ ومعرفتہ لغۃ العرب علی ان التقلید بالطائع یبطل خصوصیۃ ذریتھا ومحبیھا الا ان یقال ﷲ تعذیب الطائع فالخصوصیۃ ان لا یعذ بہ اکراما لھا واﷲ اعلم[228] اھ مختصرا و رأیتنی کتبت علی ھامش قولہ الا ان یقال ما نصہ۔ **اقول:** ولا یجدی فان الوقوع ممنوع باجماع اھل السنۃ واما الامکان فثابت عند من یقول بہ الی خلاف ائمتنا الماتریدۃ رضی اﷲ تعالٰی عنھم فانھم یحیلونہ وقد تکلمت فی مسئلۃ علی ھامش فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت لبحر العلوم بمایکفی ویشفی فانی اجدنی فیھا ارکن وامیل الی قول ساداتنا الاشعریۃ رحمھم اﷲ تعالٰی ورحمنا بھم جمیعا واﷲ اعلم بالصواب فی کل باب۔	زبان میں ایک پیٹ کی اولاد کے لئے خاص نہیں، جیسے آیہ کریمہ ومن ذریتہ داؤد سلیمٰن ہے، حالانکہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور داؤد و سلیمٰن علیہما السلام کے درمیان کئی قرون کا فاصلہ ہے، لہٰذا علی رضا اپنی فصاحت اور عربی لغت کی معرفت کے باوجود یہ خاص مراد نہیں لے سکتے، علاوہ ازیں نافرمان کی تقلید حضرت زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا کی اولاد کی خصوصیت کو باطل کردیتی ہے، مگر یوں کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالٰی کو نافرمان کی تعذیب کا اختیار ہے لیکن حضرت زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا کے اکرام کے لئے اُسے اِعذاب نہیں دیتا، واﷲ تعالٰی اعلم اھ مختصرًا۔ میں نے زرقانی کے قول "الا ان یقال" پر حاشیہ لکھا ہے جس کی عبارت یہ ہے **اقول:** (میں کہتا ہوں) ان کا یہ بیان مفید نہیں ہے عذاب کا وقوع تو باجماع اہلسنّت ممنوع ہے، باقی رہا امکان تو یہ اس قائل کے ہاں ثابت ہے جو ہمارے ائمہ ماتریدیہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کے خلاف ہے کیونکہ یہ ائمہ محال سمجھتے ہیں، میں نے اس مسئلہ پر کتاب مسلم الثبوت کی شرح بحرالعلوم فواتح الرحموت پر حاشیہ میں کافی اور شافی بحث کی ہے میں نے وہاں اپنے کو سادات اشعریہ رحمہم اللہ کے قول کی طرف مائل پایا، اللہ تعالٰی ہم سب پر رحم فرمائے۔ (واﷲ تعالٰی اعلم)

فتاوٰی حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے:

اذا تقرر ذٰلك فمن علمت نسبتہ الٰی اٰل	توجب یہ ثابت ہوا تو جس کی نسبت اہلبیت نبی اور

[228] شرح الزرقانی المواہب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الثانی، دار المعرفۃ، بیروت، ۳/ ۲۰۳

البیت النبوی والسر العلوی لا یخرجه عن ذٰلك عظیم جنایته ولا عدم دیانته وصیانته ومن ثم قال بعض المحققین ما مثال الشریف الزانی او الشارب او السارق مثلًا اذا اقمنا علیه الحد الا کامیر اوسلطان تلطخت رجلاه بقذر فغسله عنهما بعض خدمه ولقدبر فی هذا المثال وحقق ولیتأمل قول الناس فی امثالهم الولد العاق لا یحرم المیراث نعم الکفران فرض وقوعه لاحد من اهل البیت والعیاذ باللہ تعالٰی هو الذی یقطع النسبة بین من وقع منه وبین شرفه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم انما قلت ان فرض لا نی اکادان اجزم ان حقیقة الکفر لا تقع ممن علم اتصال نسبه الصحیح بتلك البضغة الکریمة حاشا هم اللہ من ذٰلك و قد احال بعضهم وقوع نحو الزنا واللواط ممن علم شرفه فما ظنك بالکفر[229]	علوی حضرات کی طرف معلوم ہے تو اس کی بڑی جنایت اور عدم دیانت وصیانت اس کو اس نسبت سے خارج نہ کرے گی، اس بات کی بناء پر بعض محققین نے فرمایا زانی یا شرابی یا چو رسید پر حد قائم کرنے کی مثال صرف یہی ہے جیسے امیر یا سلطان کا کوئی خادم اس کے پاؤں پر لگی نجاست کو صاف کرے، اس مثال کو غور سے سمجھا جائے اور لوگوں کی اس بات پر بھی غور کیا جائے کہ نافرمان اولاد وراثت سے محروم نہیں ہوتی، ہاں اگر ان حضرات سے کفر کا وقوع فرض کیا جائے، والعیاذ باللہ، تو اس سے وہ نسبت منقطع ہوجائے گی، میں نے صرف فرض کرنے کی بات اس لئے کی ہے کیونکہ مجھے جزم کی حد تک یقین ہے کہ جو صحیح النسب سید ہو اس سے حقیقی کفر کا وقوع نہیں ہوسکتا اللہ تعالٰی ان کو اس سے بلند رکھے، بعض نے ان سے زنا اور لواطت جیسے افعال کو بھی محال کہا ہے بشرطیکہ ان کی نسبی شرافت یقینی ہو تو پھر کفر کے متعلق تیرا کیا خیال ہے۔(ت)

[229] فتاوٰی حدیثیہ، طلب ما الحکمة فی خصوص اولاد فاطمه بالمشرف، المطبعة الجمالیه، مصر، ص ۱۲۲

شیخ اکبر اور اہلبیت:

امام الطریقۃ لسان الحقیقۃ شیخ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ فتوحات مکیہ باب ۲۹ میں فرماتے ہیں:

لما کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم عبدا مخصا قد طھرہ اللّٰہ و اھل بیتہ تطھیرا واذھب عنھم الرجس وھو کل ما یشینھم فھم المطھرون بل ھم عین الطھارۃ فھذہ الاٰیۃ تدل علی ان اللّٰہ تعالٰی قد شرك اھل البیت مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فی قولہ تعالٰی "لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ"، و ای وسخ وقذر من الذنوب فطھر اللّٰہ سبحانہ نبیہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم بالمغفرۃ مما ھو ذنب بالنسبۃ الینا فدخل الشرفاء اولاد فاطمۃ کلھم رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم الی یوم القیمۃ فی حکم ھذہ الاٰیۃ من الغفران الی اٰخر ما افادوا جادو ثمہ کلام طویل نفیس جلیل فعلیك بہ رزقنا اللّٰہ العمل بما یحبہ ویرضاہ اٰمین![230]	جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالٰی کے خاص عبد ہیں کہ ان کو اور ان کے اہل بیت کو کامل طور پر پاک کر دیا ہے اور ناپاکی کو ان سے دور کر دیا ہے اور رجس ہر ایسی چیز ہے جو ان حضرات کو داغدار کرے تو وہ پاکیزہ لوگ بلکہ وہ عین طہارت ہیں، تو اللہ تعالٰی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اہل بیت کو طہارت میں شریک فرمایا ہے جس پر آیہ کریمہ ہے "لیغفر لك اللّٰہ" "اللہ تعالٰی نے آپ کے لئے پہلے اور پچھلے آپ کے خطا یا معاف کردئے یعنی گناہوں کی میل و قذر سے آپ کو پاک رکھا ہے جو ہماری نسبت سے گناہ ہو سکتے ہیں تو تمام سادات حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی اولاد اس حکم میں داخل ہے الخ، تک جو حضرت شیخ نے بہترین فائدہ مند کلام فرمایا یہاں آپ کا جلیل نفیس طویل کلام ہے تو آپ پر لازم ہے کہ اس کی طرف راجع ہوں اللہ تعالٰی ہمیں اپنے پسندیدہ عمل کا حصّہ عطا فرمائے، آمین! (ت)

[230] الفتوحات المکیۃ، الباب التاسع والعشرون، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱/ ۱۹۶

بد عقیدہ سید:

اگر کہے بعض کٹر نیچری بیشمار اشد غالی رافضی بہت سچّے ملحد جھوٹے صوفی کچھ ہفت خاتم شش مثل والے وہابی غرض بکثرت کفار کہ صراحۃً منکرین ضروریات دین ہیں سید کہلاتے میر فلاں لکھے جاتے ہیں۔

اقول: کہلانے سے واقعیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ شہرت پر قناعت **والناس امناء علی انسابھم** (لوگ اپنے نسبوں میں امین ہیں۔ت) مگر جب خلاف پر دلیل قائم ہو تو شہرت بے دلیل نامقبول و علیل اور خود اس کے کفر سے بڑھ کر نفی سیادت پر اور کیا دلیل درکار، کافر نجس ہے **قال تعالٰی** "اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ"[231] (اللہ تعالٰی نے فرمایا: بے شک مشرک نرے ناپاک ہیں) اور ساداتِ کرام طیب و طاہر **قال اللہ تعالٰی** "وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا"[232] (اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے) اور نجس و طاہر باہم متبائن ہیں کہ ایک شیئ پر معًا ان کا صدق محال، جب علمائے کرام تصریح فرما چکے کہ سید صحیح النسب سے کفر واقع نہ ہوگا اور یہ شخص صراحۃً کافر تو اس کا سید صحیح النسب نہ ہونا ضرورۃً ظاہر، اب اگر اس نسب کریم سے انتساب پر کوئی سند معتمد نہ رکھتا ہو تو امر آسان ہے ہزاروں اپنی اغراضِ فاسدہ سے براہِ دعوی سید بن بیٹھے: ع

غلّہ تاارزاں شود امسال سید می شوم

(اس سال سید بنوں گا تاکہ خوراک میں آسانی ہو)

رافضی سید: رافضی صاحبوں کے یہاں تو یہ بائیں ہاتھ کا کھیل ہے، آج ایک رذیل سارذیل دوسرے شہر میں جاکر رفض اختیار کرے کل میر صاحب کا تمغا پائے تو فلاں کافر سے کیا دور ہے کہ خود بن بیٹھا ہو یا اس کے باپ دادا میں کسی نے ادعائے سیادت کیا اور جب سے یونہی مشہور چلا آتا ہو، اور اگر بالفرض کوئی سند بھی ہو تو اس پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے جس کی نسبت یہ شہادت تامہ ہے، علامہ محمد بن علی صبان مصری اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفٰی و فضائل اہل بیت الطاہرین میں فرماتے ہیں:

ومن این تحقق ذٰلك لقیام احتمال زوال بعض النساء و کذب بعض الاصول فی الانتساب[233]	یہ کیسے ثابت ہوا جبکہ بعض عورتوں کی غلط کاری اور نسب بنانے میں بعض مردوں کے جھوٹ کا احتمال ہے۔(ت)

[231] القرآن الکریم ۹/ ۲۸

[232] القرآن الکریم ۳۳/ ۳۳

[233] اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفٰی و فضائل اہل البیت الطاہرین، محمد بن علی صبان مصری

یہ وجوہ ہیں ورنہ حاشاللہ ہزار ہزار حاشاللہ نہ بطن پاک حضرت بتول زہرا میں معاذاللہ کفر وکافری کی گنجائش، نہ جسم اطہر سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا کوئی پارہ کتنے ہی بُعد پر عیاذًا باللہ دخولِ نار کے لائق، الحمدللہ یہ دو دلیل جلیل واجب التعویل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفریہ رکھنے والا رافضی وہابی متصوف نیچری ہرگز سید صحیح النسب نہیں۔ تین قیاس پر مشتمل

دلیل اوّل:

(۱) یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر نجس۔ نتیجہ: یہ شخص نجس ہے۔

(۲) ہر سید صحیح النسب طاہر ہے اور کوئی طاہر نجس نہیں، نتیجہ: کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

(۳) اب یہ دونوں نتیجے ضم کیجئے یہی شخص نجس ہے اور کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

نتیجہ: یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

قیاس اول کا صغرٰی مفروض اور کبرٰی منصوص اور دوم کا صغرٰی منصوص اور کبرٰی بدیہی تو نتیجہ قطعی۔

دلیل دوم:

قیاس مرکب، یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن، یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر مستحقِ نار۔

نتیجہ: یہ شخص مستحقِ نار ہے اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جسم اقدس کا کوئی پارہ مستحقِ نار نہیں۔

نتیجہ: یہ شخص نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جسمِ اقدس کا پارہ نہیں اور ہر سید صحیح النسب نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ ہے۔

نتیجہ: یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

پہلا کبرٰی منصوص قرآن، اور دوسرے کا شاہد ہر مومن کا ایمان، اور تیسرا عقلًا وفقہًا واضح البیان۔

و الحمدللہ الکریم المنان والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علٰی سیدنا ومولانا سید الانس والجان خاتم النبیین بنص الفرقان وعلٰی اٰلہٖ وصحبہ و تابعیھم باحسان وعلینا معھم یااللہ یارحمٰن اٰمین اٰمین یارؤف یاحنان سبحانك اللھم وبحمدك اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرك واتوب الیك واللہ سبحانہ وتعالٰی	تمام تعریفیں احسان فرمانے والے اللہ کریم کے لئے تام وکامل صلوٰۃ وسلام ہمارے آقا و مولٰی انسان و جن کے سردار، قرآنی نص سے خاتم النبیین اور آپ کی آل واصحاب اور تابعین اور ان کے ساتھ ہم پر، یا اللہ یا رحمان، آمین آمین، اے شفقت ومہربانی فرمانے والے! تو پاک ہے اے اللہ! اور تیری ہی تعریفیں، گواہی دیتا ہوں کہ تیرے بغیر کوئی معبود برحق نہیں، تجھ سے بخشش کا طالب ہوں اور تیری طرف ہی رجوع، اللہ سبحانہ وتعالٰی

اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔	بڑے علم والا اور اسی جل مجدہ کا علم نہایت تام اور نہایت قطعی ہے۔(ت)

کتبــہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنه محمد

المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
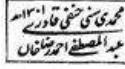
تقریظ جناب مولانا شیخ احمد مکی مدرس مکہ معظمہ دام مجدہ

الحمد لله الذی جعلنا من ذوی العقول و منحنا بالرضا والقبول نسأله الصلٰوۃ والسلام کما ینبغی لجلال عظمة قدر نبینا و سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم خاتم الانبیاء وسید کل رسول اشهد ان لا اله الّا الله وحده لا شریك له المنزه عن الکذب والاقول والصلٰوۃ والسلام علٰی سیدنا محمد خاتم انبیائه و اشرف رسله المبعوث الٰی کافة الخلق والی الاسود و الاحمر هو الشافع المشفع فی المحشر صلی الله تعالٰی علیه وعلٰی اٰله واصحابه المصابیح العزر وعلی الائمة المجتهدین الی یوم الیقین اما بعد فقد نورت جفنی باثمد هٰذا الجواب فیاطرب من جواب اصاب لا یاتیه الباطل من بین	تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے جس نے ہمیں ذوالعقول بنایا اور رضا و قبول کا تحفہ دیا، اس سے ہم اپنے نبی و سردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جو انبیاء کے پچھلے اور تمام رسولوں کے سردار کی پُر جلال عظمتِ قدر کے مناسب پر صلٰوۃ وسلام کا سوال کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے بغیر کوئی معبود برحق نہیں جو کذب اور بے جا بات سے پاک ہے، ہمارے سردار، اللہ تعالٰی کے انبیاء ورسولوں کے خاتم واشرف، جو تمام مخلوق کی طرف مبعوث وہ محشر کے روز شفاعت کرنے والے جن کی شفاعت مقبول ہے سیدنا محمد پر صلٰوۃ و سلام اور ان کی آل واصحاب پر جو قابلِ قدر چراغ ہیں اور ائمہ مجتہدین پر قیامت تک، امابعد میں نے اس جواب کے سرمہ اثمد سے اپنی پلکوں کو منور کیا، کیا ہی خوشی ہے ایسے جواب باصواب سے کہ باطل اس کے قریب نہیں پھٹک سکتا، بلکہ یہ نری ہدایت ہے جو حق وصواب تک پہنچانے

یدیه ولا من خلفه بل هدایة مهداة الی الحق و الصواب و کیف لا وهو للبحر الطمطام والحبر الفهام قدوة الفقهاء والمحدثین وزبدة الکملاء والمفسرین ریاض البلغاء المتکلمین ومرکز الفصحاء الماهرین جامع المتون وشارح الفنون التقی النقی نعمان الزمان مولانا الحاج الحافظ القاری الشیخ احمد رضا خاں لا زالت شموس افاضته علی العٰلمین مشرقة وصمصام اجوبته لاعناق الملحدین قاطعة جزاہ اللہ عنا وعن المسلمین خیرا لجزاء وجمع اللہ شمله مع الاوتاد والنجباء فلعمری ان هذا الجواب لا یقبله الاّ ذو قلب سلیم ولا یخوض فیه بالباطل الاّ الملحد الزندیق الرجیم کما قیل ؎	والی ہے کیوں نہ ہو کہ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر، انتہائی فہم والے ماہر، فقہاء اور محدثین کے مقتداء، کاملین و مفسرین کے نشان، بلیغ کلام والوں کے باغ، فصیح ماہرین کے مرکز، متون کے جامع، فنون کے شارح، پاکیزہ، متقی، نعمانِ وقت مولانا الحاج حافظ قاری الشیخ احمد رضا خاں کا یہ جواب ہے ان کے فیض کا سورج تمام جہانوں پر چمکتا رہے اور ان کے جوابات کی تلوار ملحدین کی گردن کو کاٹتی رہے، اللہ ان کو ہماری اور تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور اللہ تعالٰی ان کی مقبول خدمات کو اوتاد و نجباء کے ساتھ شمار فرمائے، مجھے اپنی عمر کی قسم اس جواب کو صرف سلیم قلب والے لوگ ہی قبول کریں گے اور اس میں باطل کی تلاش صرف ملحد وزندیق مردود کو ہی ہوگی، جیسے کسی نے کہا:
الحمد للہ ان الحق قد ظهرا الا علی اکمه لا یعرف القمرا من فاضل نال من ابائه الشرفا اروی سحاب نداہ الجن والبشرا	الحمد للہ بیشک حق ظاہر ہوا مگر اندھوں کے لئے نہیں جو چاند کو نہیں پہچانتے، یہ ظہور ایسے فاضل سے ہوا جس نے اپنے آباء واجداد سے شرف پایا، اس کی مجلس کے بادل نے جن وبشر کو سیراب کیا۔
والحق ان من یضلل اللہ فلا هادی له ومن یهده فلا مضل له اللهم اجعلنا متصفین بالافعال کما جعلتنا واصفین بالاقوال وارضنا وارض عنّا بجاہ سیدنا محمد والاٰل واحفظنا عن زائغ الزائغین ومن همزات الشیاطین واٰخر دعوانا	یہ حق ہے کہ جس کو اللہ تعالٰی گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی نہیں اور جس کو وہ ہدایت دے اس کو گمراہ کرنے والا کوئی نہیں، اے اللہ! ہمیں افعال میں ایسے متصف فرما جیسے تو نے ہمیں اقوال میں واصف بنایا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل پاک کے وسیلہ سے

ان الحمد للہ رب العٰلمین نمقه بیناٴنه الراجی عفو ربه الحفی البارٴی احمد المکی الجشتی الصابری الامدادی المدرس باٴلمدرسة الاحمدیة الواقعة فی مکّة المحمیة ۱۳۱۷ھ۔	ہمیں راضی بنا اور ہم سے راضی رہ،اور ہمیں گمراہوں کی گمراہی اور شیطانوں کی شیطنت سے محفوظ فرما،ہماری آخری التجا اللہ رب العالمین کی حمد ہے،احمد مکی چشتی صابری امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ نے ۱۳۱۷ھ میں اپنے دستخطوں سے مکہ مکرمہ میں جاری کیا۔(ت)